تسہیل الصرف
حافظ محمد خان صاحب نوری
فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی
پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

تسہیل الصرف
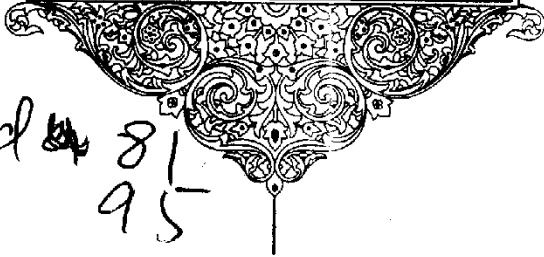
حافظ محمد خان صاحب نوری
فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور کراچی ○ پاکستان

0 01008 70002 2

نام کتاب	تسہیل الصرف
مصنف	مولانا حافظ محمد خان نوری ابدالوی
تاریخ اشاعت	اپریل 2009ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	تین ہزار
کمپیوٹر کوڈ	DR2
قیمت	-/90 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- Info@zia-ul-quran.com

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

○ اس عہد آفریں شخصیت کے نام جن کے قول و عمل سے ہزاروں درماندہ راہرو منزل آشنا ہوئے۔

○ جن کے فکری انقلاب نے نوجوانانِ امت کو ذوقِ تحقیق و جستجو عطا کیا۔

○ جن کے مرتب کردہ تعلیمی نصاب نے ملتِ اسلامیہ کو زندگی کی نئی راہیں بخشیں۔

○ جن کے زبانِ قلم میں نشتر کی چبھن نہیں، احساسِ زیاں کی مرہم ہے، مایوسی کے طعنے نہیں امید افزا نغمات ہیں۔

یعنی سیدی و مرشدی و استاذی ضیاء الامت

حضرت جسٹس **پیر محمد کرم شاہ الازہری** دامت برکاتہم العالیہ

جن کی نظر کیمیا اثر نے اس مشتِ خاک کو اس قابل بنایا کہ یہ حقیر سی کوشش دین کے طلبہ کی نذر کر سکے۔

احقر حافظ محمد خاں ابدالوی نوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مصنّف

علومِ عربیہ دینیہ کی تفہیم و تدریس کے سلسلہ میں صرف و نحو کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ میرا تقریباً پچیس سالہ تدریسی دور انہی علوم کی خدمت پر محیط ہے۔ بیشک اردو زبان میں ان ہر دو فنون پر بے شمار کتب تصنیف کی گئی ہیں اور علماء نے اپنے اپنے علمی ذوق کے مطابق ان میں بھرپور کوشش فرمائی ہے لیکن یقینی طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کتب دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق اپنے اپنے موضوع کا حق ادا کر رہی ہیں، اسی تشنگی کے پیشِ نظر میں نے ابتدائی قواعدِ نحو کو ترتیب دیا اور "تسہیل النحو" کے نام سے میری یہ کتاب ۱۹۸۶ء میں ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور نے شائع کی۔ میری اس کوشش کو اہلِ علم نے بے حد سراہا اور جہاں کہیں اصلاح اور وضاحت کی ضرورت محسوس کی اس پر مجھے متنبہ کیا۔

اب قواعدِ صرف پر مشتمل یہ کتاب تسہیل الصرف ہدیۂ ناظرین کر رہا ہوں۔ مبتدی طلباء کے ذہنی معیار کے پیشِ نظر کتاب کی زبان نہایت واضح رکھنے کی کوشش کی گئی ہے امثلہ سلیس اور عام فہم ہیں۔ گردانوں کے سلسلہ میں نمونہ کے طور پر مختلف ابواب کی ایک ایک گردان بالتفصیل لکھ دی گئی ہے اور طلباء کو مشق کرانے کے لئے چند مزید مصادر ذکر کئے گئے ہیں اور ہر بحث کے اختتام پر سوالات کی شکل میں تمرینات کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ اس بحث میں بیان کردہ قواعد کا اجراء کیا جائے۔

میری ان ساری کوششوں کے باوجود مجھے علماءِ کرام کے مشوروں کی اشد ضرورت ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ اہلِ علم پہلے کی طرح میرے ساتھ پر خلوص تعاون فرمائیں گے اور جہاں کہیں اصلاح کی ضرورت محسوس ہوئی راہنمائی کریں گے۔

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کے جنرل مینیجر صاحبزادہ الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ صاحب (دام فیوضہ) کا بطورِ خاص شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میری ہر دو کتابوں کو

طباعت کی جملہ رعنائیوں کے ساتھ شائع کیا خصوصاً دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے سرپرست اعلیٰ حضرت سیدی ومرشدی جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری مدظلہ العالی کا از حد مشکور ہوں جن کی دعائیں اور قیمتی مشورے میرے شاملِ حال رہے نیز جملہ اساتذہ کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے کتاب کی تدوین وترتیب کے سلسلہ میں میری مکمل معاونت فرمائی اور ان طلباء کے لئے دعاگو ہوں جنہوں نے مسودہ کی تیاری میں کتابت کے فرائض سرانجام دیئے۔

خادم العلماء ـــــــــــ

احقر حافظ محمد خاں ابدالوی نوری عفی عنہ
مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
ضلع سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کچھ مصنفؒ کے بارے میں

"آج ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہے جو شجرِ ملت میں پھول بن کر مہکنا چاہتے ہیں اور پھل بن کر کام و دہن کو شیریں کرنا چاہتے ہیں، ہمیں ان کی ضرورت ہے جو کھاد بن کر زمین میں جذب ہوتے ہیں اور جڑوں کو مضبوط کرتے ہیں، جو مٹی اور پانی میں مل کر پھول پیدا کرتے ہیں، جو خود فنا ہوتے ہیں اور پھولوں میں لذت و شیرینی پیدا کرتے ہیں، ہم کو ان کی ضرورت نہیں ہے جو کاخ و ایوان کے نقش و نگار بن کر نگاہِ نظارہ باز کو خیرہ کرنا چاہتے ہیں، ہم ان بنیاد کے پتھروں کو چاہتے ہیں جو ہمیشہ کے لئے زمین میں دفن ہو کر اور مٹی کے نیچے دب کر اپنے اوپر عمارت کی مضبوطی کی ضمانت قبول کرتے ہیں۔"

یہ نواب بہادر یار جنگ کے الفاظ ہیں جو تحریکِ پاکستان کے دوران ایک موقع پر انہوں نے سامعین سے کہے تھے۔ کہاں اب بار بار تحریکِ پاکستان جیسے مناظر پیدا ہوں گے اور کہاں جانثاروں کو لیے کردار ساز پیغام سنائی دیں گے لیکن مادرِ گیتی کی کوکھ بانجھ تو بہرحال نہیں ہوئی۔

آج بھی ہو اگر ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

میں نے اپنی ان مادی آنکھوں سے دیکھا ہے اور علیٰ وجہ البصیرت کہہ رہا ہوں کہ ایک طالب علم نے اس نوعیت کی ایک صدائے قلندرانہ پر لبیک کہتے ہوئے واقعی ایسا کر دکھایا اگرچہ اس کی عمر دورِ طالب علمی سے تجاوز کر چکی تھی، پھر بھی ایک دھن، لگن اور کشش تھی جو اسے ایک دینی درس گاہ میں لے آئی اور بمطابق نصاب اس نے اپنا دورِ طالب علمی بڑے احسن انداز میں گزارا، پھر اپنے آپ کو اسی ادارہ کے لئے وقف کر دیا، اسے نام و نمود کی ضرورت نہیں اس نے اپنے علم کی بڑائی اس میں نہیں سمجھی کہ وہ بڑے سے بڑے اسباق پڑھائے اگرچہ وہ

پڑھا رہا ہے لیکن اسے اس بات پر فخر ہے کہ اس نے اپنی عمرِ عزیز کی کھاد علومِ اسلامیہ کے پودے کی جڑوں میں اس انداز سے ڈالی ہے کہ آج وہ تناور درخت بن کر گلریز و ثمر بار ہے' اس نے قصرِ دین کو ایسی مضبوط بنیادیں مہیا کی ہیں جن کے بل بوتے پر آج اس کی رفعتوں پر ثریا کو رشک ہے، میری مراد پیشِ نظر کتاب کے مصنف استاذی المکرم مولانا حافظ محمد خاں ابدالوی ہیں۔

آپ ۱۹۳۹ء کو ضلع سرگودھا کے ایک گاؤں موضع ابدال میں پیدا ہوئے قرآنِ کریم وہیں حفظ کیا اور پھر پرائمری پاس کرنے کے بعد ان خوش نصیبوں میں شامل ہو گئے جنہیں ۱۹۵۷ء میں دار العلوم محمدیہ غوثیہ کی نشأۃِ ثانیہ کے بعد پہلے طلبہ ہونے کا شرف حاصل ہے آپ ۱۹۶۷ء میں اسی ادارے سے فارغ التحصیل ہوئے اور آج تک تدریس میں پورے انہماک کے ساتھ ساتھ جملہ انتظامی امور میں برابر حصہ لے رہے ہیں، پابندیٔ وقت اور ذمہ داری کی ادائیگی کا جو تصور آپ نے پیش کیا ہے شاید ہی کوئی دوسرا پیش کر سکے۔ ٹریفک کی ہڑتالوں کے دوران بھی بیس بیس میل پاپیادہ اور بذریعہ سائیکل سفر کر کے اپنے اسباق پڑھاتے رہے اور ناغہ نہ ہونے دیا۔ بے شک تکلیف اٹھائی لیکن اس میں بھی لذت پائی

ان آبلوں سے پاؤں کے گھبرا گیا تھا میں
جی خوش ہوا ہے راہ کو پُر خار دیکھ کر

دورانِ تدریس قواعد کے اجراء میں اس حد تک سخت ہیں کہ طلباء نے بطور لطیفہ یہاں تک کہہ ڈالا کہ "روزِ حساب اگر نکیرین نے سوال کر ڈالا کہ مَنْ رَبُّكَ تو جواب میں ان سے پہلے ترکیب ضرور پوچھیں گے بعد میں جواب ارشاد فرمائیں گے۔"

آپ نے اپنے سالہا سال کے تجربہ کے بعد صرف و نحو ہر دو فنون پر جامع کتب "تسہیل الصرف اور تسہیل النحو" تصنیف فرمائی ہیں اور پوری ذمہ داری سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ اپنے فن میں لاشریک ہیں۔

آپ صرف و نحو کے علوم کے علاوہ کئی سالوں سے تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل

المعروف بالبیضاوی شریف اور مؤطا امام مالک جیسے اہم ترین اسباق پڑھا رہے ہیں۔

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ میں آپ ہی شیخ التفسیر کی مسند پر فائز ہیں طلباء کی اخلاقی اور روحانی تربیت میں آپ کمال درجہ حریص ہیں، نماز باجماعت کی پابندی کرانا آپ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے اور گذشتہ پچیس سال سے ہر روز صبح بلا ناغہ طلباء کو جگاتے اور انہیں مسجد میں لے جاتے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ بقول حضرت ضیاء الامت مدظلہ العالی "حافظ محمد خاں کا خاموش کردار ان عظیم ہستیوں کا کردار ہے جنہیں تاریخ ساز کہا جاتا ہے"

میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور صحت و تندرستی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے تاکہ تشنگان علوم دین آپ سے فیض یاب ہوتے رہیں آمین۔

پروفیسر حافظ احمد بخش
دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

مشتملات

۱

سبق نمبر ۱

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ النبی الکریم وآلہ الطیبین الطاھرین وازواجہ الطاھرات امہات المؤمنین وسائر الصحابۃ والتابعین اجمعین۔

۱

علم صرف کی تعریف:

صرف کا لغوی معنٰی ایک چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا ہے۔
اصطلاح میں صرف سے مراد وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور صیغوں میں تغیر کرنے کے قواعد وضوابط بیان کئے جائیں۔

ضرورت

اس علم کی ضرورت یہ ہے کہ انسان کلمات کا صحیح تلفظ کر سکے

موضوع

کسی علم کا موضوع وہ شے ہوتی ہے جس میں اس کے عوارضِ ذاتیہ[1] سے بحث کی جائے۔

علم صرف کا موضوع

اس علم کا موضوع صیغہ کے اعتبار سے کلمہ ہے۔

کلمہ کا معنٰی اور تقسیم

کلمہ کا لغوی معنٰی زخمی کرنا اور اثر کرنا ہے۔ اصطلاح میں بامعنٰی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں جیسے اللہ

---

[1] عوارضِ ذاتیہ سے مراد شئی کی مختلف حالتیں ہیں جیسے اعلال، امالہ، نسبت اور تصغیر وغیرہ۔

رسول، کتاب۔

صرفیوں کے نزدیک کلمہ کی تقسیم تین اعتبار سے کی گئی ہے ا۔معنی کے اعتبار سے ۲۔مادہ کے اعتبار ۳۔حرفِ صحیح اور حروفِ علت کے اعتبار سے۔

صرفیوں کی اصطلاح میں اس تقسیم کو سہ اقسام، شش اقسام اور ہفت اقسام کہتے ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

سہ اقسام: معنی کے اعتبار کلمہ کی تین قسمیں ہیں اسم، فعل اور حرف، انہی کو سہ اقسام کہتے ہیں۔

اسم کی تعریف

اسم کا معنے نشانی یا بلندی ہے، اس سے مراد وہ کلمہ ہے جو دوسرے کلمہ کے ساتھ ملے بغیر اپنے معنیٰ پر دلالت کرے اور ماضی، حال، مستقبل میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے۔ جیسے کُرْسِیٌّ (کرسی)، فَرَسٌ (گھوڑا)، وَرْدَۃٌ (گلاب کا پھول)۔

فعل کی تعریف

فعل (کام کرنا)۔ یہ وہ کلمہ ہے جو دوسرے کلمہ کے ساتھ ملے بغیر اپنے معنیٰ پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ اس میں پایا جائے۔ جیسے عَلِمَ (اس نے جان لیا) یَعْلَمُ (وہ جانتا ہے یا جانے گا)

حرف کی تعریف

حرف (طرف یا کنارہ)، یہ وہ کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ پر ظاہر کرنے میں دوسرے کلمہ (اسم فعل) کا محتاج ہو جیسے بِ (ساتھ)، مِنْ (سے)، اِلٰی (تک)۔

نوٹ: اسم فعل اور حرف تینوں کی اکٹھی مثال یہ ہے اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً (اللہ تعالےٰ نے آسمان سے پانی برسایا)، وَضَعْتُ الْقَلَمَ فِی الدُّرْجِ (میں نے دراز میں قلم رکھا)۔

اصل کے اعتبار سے اسم کی اقسام

اسم کی تین قسمیں ہیں ا۔مصدر ۲۔مشتق ۳۔جامد

ا۔**مصدر**: (نکلنے کی جگہ) وہ اسم ہے کہ جو کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے اور اس سے افعال اور اسماء مشتقہ بنائے جائیں اور اس کے ترجمہ کے آخر میں "نا" اور فارسی میں "دَن" یا "تَن" آئے،

جیسے نَصْرٌ (مدد کرنا)، شُرْبٌ (پینا)۔

۲۔ **مشتق** : (نکلا ہوا) وہ اسم ہے جو مصدر سے اِس طرح نکلے کہ اِس کے اصلی حروف اور معنیٰ باقی رہیں، صرف اس کی شکل نئی بن جائے جیسے مٹی سے برتن اور سونے اور چاندی سے زیورات بنائے جاتے ہیں جیسے عَالِمٌ (جاننے والا)، مَعْلُومٌ (جانا ہوا)۔ یہ لفظ عِلْمٌ سے نکلے ہیں۔

اِس کی سات قسمیں ہیں ۱۔اسمِ فاعل ۲۔اسمِ مفعول ۳۔صفتِ مشبہہ ۴۔اسمِ تفضیل ۵۔اسمِ مبالغہ ۶۔اسمِ آلہ ۷۔اسمِ ظرف۔

۳۔ **جامد** : (منجمد) یہ وہ اسم ہے جو کسی دوسرے کلمے سے نہ نکلا ہو اور نہ مصدر ہو جیسے اَلْغُبَارُ (گرد)، اَلْغُصْنُ (ٹہنی)، زَهْرَةٌ (پھول کی کلی)

سوالات

۱۔ علمِ صرف کا فائدہ اور ضرورت کیا ہے؟

۲۔ موضوع کی تعریف کریں اور علمِ صرف کا موضوع بتائیں۔

۳۔ سہ اقسام سے کیا مراد ہے؟

۴۔ کلمہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بتائیں اور اسکی اقسام کی وضاحت کریں۔

۵۔ اسمِ مشتق کی کتنی قسمیں ہیں؟

سبق نمبر ۲

شش اقسام کا بیان

شش اقسام سے مراد کلمہ کی وہ اقسام ہیں جو مادہ کے اعتبار سے ہوتی ہیں جو حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ ثلاثی مجرد ۲۔ ثلاثی مزید فیہ ۳۔ رباعی مجرد

۴۔ رباعی مزید فیہ ۵۔ خماسی مجرد ۶۔ خماسی مزید فیہ

ابتدائی طور پر مادہ کے اعتبار سے کلمہ تین طرح کا ہوتا ہے :

۱۔ ثلاثی (سہ حرفی) وہ کلمہ جس میں تین حروفِ اصلیہ ہوں جیسے عِلْمٌ ، قَلَمٌ ۔

۲۔ رباعی (چہار حرفی) جس کلمہ کے چار حروفِ اصلیہ ہوں جیسے دَحْرَجَ (اس نے لڑھکایا) جَعْفَرٌ (کسی شخص کا نام)۔

۳۔ خماسی (پانچ حرفی) جس کلمہ کے پانچ حروفِ اصلیہ ہوں جیسے سَفَرْجَلٌ (بہیدانہ)۔

مذکورہ بالا میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں :

۱۔ ثلاثی مجرد : جس میں تین حروفِ اصلیہ ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے نَصَرَ ، کَرُمَ ۔

۲۔ ثلاثی مزید فیہ : جس میں تین حروفِ اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے زَمَانٌ ، اَکْرَمَ ، ان میں الف زائد ہے۔

۳۔ رباعی مجرد : جس میں صرف چار حروفِ اصلیہ ہوں جیسے دَحْرَجَ ، ثَعْلَبٌ (لومڑ)

۴۔ رباعی مزید فیہ : جس میں چار حروفِ اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے تَدَحْرَجَ (لڑھکا)، قِنْدِیْلٌ (شمع)۔ ان میں تَ اور یْ زائد ہیں۔

۵۔ خماسی مجرد : جس میں پانچ حروفِ اصلیہ ہوں جیسے سَفَرْجَلٌ ۔

۶۔ خماسی مزید فیہ : جس میں پانچ حروفِ اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے خَنْدَرِیْسٌ (پرانی شراب)۔ اس میں یْ زائد ہے۔

نوٹ : مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ اسم کی چھ اقسام بنتی ہیں جن کو شش اقسام کہتے ہیں اور فعل کی صرف چار اقسام ہیں کیونکہ خماسی سے فعل کے صیغے نہیں بنتے۔

حرفِ اصلی اور زائد کا فرق

جو حرف کلمہ کے تمام تغیرات میں قائم رہے وہ اصلی اور جو ایک ہی مادہ کے مختلف صیغوں میں قائم نہ رہے وہ زائد ہوتا ہے جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ، عَالِمٌ اور مَعْلُوْمٌ ان میں ع ل اور م حروفِ اصلیہ ہیں اور ی الف اور واؤ زائدہ ہیں۔

سبق نمبر ۳

فعل کی تقسیم کے کئی اعتبار ہیں

زمانہ کے اعتبار سے اس کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ماضی ۲۔مضارع ۳۔امر

۱۔**ماضی** : (گذرا ہوا) ماضی وہ فعل ہے جو کسی کام کے گذشتہ زمانہ میں واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے نَصَرَ (اس نے مدد کی)، عَلِمَ (اس نے جان لیا)۔

۲۔**مضارع** : وہ فعل ہے جو کسی کام کے زمانہ حال یا مستقبل میں واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا)، یَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)

۳۔**امر** : (حکم دینا) وہ فعل ہے جس کے ساتھ کسی کو زمانہ مستقبل میں کام کرنے کا حکم دیا جاتا ہے یا کسی سے کام کرانے کی خواہش کی جاتی ہے جیسے اُنْصُرْ (تو مدد کر)، لِیَنْصُرْ (چاہیے کہ وہ مدد کرے)

نوٹ **نہی** : (روکنا) وہ فعل ہے جس کے ساتھ کسی کو زمانہ مستقبل میں کام کرنے سے روکا جاتا ہے جیسے لَا تَنْصُرْ (تو مدد مت کر)

نہی کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ درحقیقت وہ فعل مضارع ہے جس سے پہلے لائے نہی لگایا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع کے آخری حرف پر جزم آجاتی ہے جیسے لَا تَنْصُرْ لَا یَنْصُرْ۔

مفعول بہ کی ضرورت یا عدم ضرورت کے لحاظ سے فعل کی تقسیم

اس لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں ۱۔لازم ۲۔متعدی۔

۱۔**لازم** : وہ فعل ہے جو صرف فاعل کو چاہتا ہے، اسے مفعول بہ کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے ذَهَبَ

تِلْمِیْذٌ (شاگرد گیا)، دَخَلَ مُعَلِّمٌ (استاد داخل ہوا)۔ ذَھَبَ اور دَخَلَ فعل لازم ہیں۔

۲۔ **متعدی** : وہ فعل جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہتا ہے جیسے شَرِبَ التِّلْمِیْذُ مَاءً (شاگرد نے پانی پیا)۔ شَرِبَ فعل متعدی ہے۔

۳۔ نسبت کے اعتبار سے فعل کی تقسیم

اس لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں ۱۔ معروف ۲۔ مجہول

۱۔ **معروف** : وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو اور اس کی نسبت فاعل کی طرف ہو جیسے شَرِبَ التِّلْمِیْذُ مَاءً، ذَھَبَ زَیْدٌ۔ (طالب علم نے پانی پیا، زید گیا)

۲۔ **مجہول** : وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو اور اس میں فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو، اسے "نائب فاعل" کہتے ہیں جیسے شُرِبَ مَاءٌ (پانی پیا گیا)

۴۔ گردان ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے تقسیم

اِس اعتبار سے بھی فعل کی دو قسمیں ہیں ۱۔ جامد ۲۔ متصرف۔

۱۔ **جامد** : وہ فعل ہے جس کی ایک ہی صورت ہوتی ہے، اس سے باقی صیغے مشتق نہیں ہوتے، اس کی دو قسمیں ہیں :۔

۱۔ وہ فعلِ جامد جس سے صرف ماضی کی گردان آتی ہے، مضارع اور امر کے صیغے نہیں آتے جیسے نِعْمَ، عَسٰی۔

۲۔ وہ فعلِ جامد جس سے صرف امر کے صیغے آتے ہیں، ماضی اور مضارع کے صیغے نہیں آتے جیسے ھَبْ اور تَعَلَّمْ، جبکہ یہ افعال شروع سے ہوں۔

۲۔ **متصرف** : وہ فعل ہے جس سے تمام افعال (ماضی، مضارع، امر، نہی) اور اسمائے مشتقہ کی گردانیں آتی ہیں جیسے نَصَرَ، دَحْرَجَ وغیرہ۔

۵۔ نفی اور اثبات کے اعتبار سے تقسیم

اس اعتبار سے بھی فعل کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مثبت ۲۔ منفی۔

۱۔ **مثبت**: وہ فعل ہے جس سے پہلے حرفِ نفی (ما، لا نفی، لم، لن) نہ ہوں جیسے شَرِبَ (اس نے پیا) یَشْرَبُ (وہ پیتا ہے یا پیئے گا)۔

۲۔ **منفی**: وہ فعل ہے جسکے پہلے کوئی حرفِ نفی آجائے جیسے مَا شَرِبَ (اس نے نہیں پیا) لَمْ یَنْصُرْ (اس نے مدد نہیں کی)۔

سوالات

۱۔ بناوٹ کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲۔ مجرد اور مزید فیہ میں کیا فرق ہوتا ہے؟

۳۔ مثبت سے منفی کیسے بنتا ہے؟

۴۔ درجِ ذیل کلمات میں سے مثبت کے منفی اور منفی کے مثبت بنائیں:

۱۔ قَرَءَ ۲۔ حَفِظَ ۳۔ مَا طَلَعَ ۴۔ زَلْزَلَ ۵۔ لَا یَنْصُرُ
۶۔ لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی۔

۵۔ درجِ ذیل الفاظ سے مجرد اور مزید فیہ پہچانیں:۔

۱۔ اَکْرَمَ ۲۔ قَعَدَ ۳۔ اِنْفَطَرَ ۴۔ تَزَلْزَلَ ۵۔ حَبَسَ
۶۔ اِسْتَخْرَجَ ۷۔ تَبَعْثَرَ۔

سبق نمبر ۴

حرف صحیح اور حرف علت کے اعتبار سے کلمہ کی تقسیم

نوٹ : حروف علت تین ہیں واؤ، الف، یاء، ان کے علاوہ باقی تمام حروف صحیح ہیں۔ اس اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں ۱۔ صحیح ۲۔ معتل۔

۱۔ **صحیح** : وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں سے کوئی بھی حرف علت نہ ہو اور اس کی تین قسمیں ہیں ۱۔ سالم ۲۔ مہموز ۳۔ مضاعف

۱۔ سالم : وہ کلمہ ہے جس میں ہمزہ اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں جیسے نَصَرَ (اس نے مدد کی)، طِفْلٌ (بچہ)

۲۔ مہموز : وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں سے کوئی ایک ہمزہ ہو جیسے اَمَرَ (اس نے حکم دیا) رَأْسٌ (سر)، قَرَأَ (اس نے پڑھا)۔

۳۔ مضاعف : وہ کلمہ ہے جس کے دو حروف اصلیہ ایک جنس کے ہو جیسے مَدَّ (اس نے کھینچا) سَبَبٌ (وسیلہ، ذریعہ)۔

۲۔ **معتل** : وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں سے کوئی ایک حرف علت ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں ۱۔ معتل بیک حرف ۲۔ معتل بدو حرف۔

۱۔ معتل بیک حرف : وہ کلمہ ہے جس کا ایک حرف اصلی حرف علت ہو، اس کی تین قسمیں ہیں ۱۔ مثال ۲۔ اجوف ۳۔ ناقص۔

(۱) مثال : وہ کلمہ ہے جس کا فاء کلمہ حرف علت ہو جیسے وَعَدَ، وَدٌّ، اسے معتل الفاء بھی کہتے ہیں۔

(۲) اجوف : وہ کلمہ ہے جس کا عین کلمہ حرف علت ہو جیسے صَوْمٌ، بَيْعٌ، اسے معتل العین بھی کہتے ہیں۔

(۳) ناقص : وہ کلمہ ہے جس کا لام کلمہ حرف علت ہو جیسے دَعْوَةٌ، خَشِيَ، اسے معتل اللام بھی کہتے ہیں۔

۲۔ معتل بدو حرف : وہ کلمہ ہے جس کے دو حروف اصلیہ حرف علت ہوں، اس کو لفیف بھی

کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں ۱۔ لفیف مفروق ۲۔ لفیف مقرون۔

(۱) لفیف مفروق : وہ کلمہ جس کا فاء اور لام کلمہ حرفِ علت ہوں جیسے وَقْی، وَلْیٌ۔

(۲) لفیف مقرون : جس کا فاء اور عین یا عین اور لام کلمہ حرفِ علت ہوں جیسے یَوْمٌ، طَوٰی۔

صرفیوں کی اصطلاح میں اِن سب کو "ہفت اقسام" بھی کہتے ہیں۔

سوالات

۱۔ صحیح کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں ؟

۲۔ لفیف کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں ؟

۳۔ درجِ ذیل کلمات سے صحیح اور معتل کی پہچان کریں :۔

(۱) قُعُوْدٌ (بیٹھنا) (۲) لَمْسٌ (چھونا) (۳) اَخَذَ (اس نے پکڑا)

(۴) وَھَبَ (اس نے بخشا) (۵) صَوْمٌ (روزہ) (۶) لَفٌّ (لپیٹنا)

(۷) جَوْفٌ (درمیان سے خالی ہونا) (۸) نَجْوَةٌ (ٹیلا) (۹) سَئِمَ (مایوس ہوا)

(۱۰) وَجَلٌ (درد) (۱۱) طَوْفٌ (چکر) (۱۲) لَوُمَ (ملامت کی)

(۱۳) رِضْوَانٌ (خوش ہونا) (۱۴) عَدٌّ (شمار کرنا) (۱۵) جَرَءَ (اس نے جرأت کی)

(۱۶) شَیْئٌ (چیز) (۱۷) وَأْدٌ (زندہ درگور کرنا) (۱۸) اَمَّ (اس نے قصد کیا)

(۱۹) مَسٌّ (چھونا) (۲۰) قَوِیَ (وہ طاقتور ہوا) (۲۱) وَعٰی (اس نے یاد کیا)

سبق نمبر ۵

اسمِ ظاہر اور اسمِ ضمیر کا بیان

اسم کی دو قسمیں ہیں ۱۔ اسمِ ظاہر ۲۔ اسمِ ضمیر

۱۔ **اسمِ ظاہر**: وہ اسم ہے جو کسی شے یا ذات پر صراحتہً دلالت کرتا ہے جیسے اَلرَّجُلُ (مرد) اَلْقَلَمُ۔

۲۔ **اسمِ ضمیر**: وہ اسم ہے جو غائب، مخاطب یا متکلم پر کنایتہً دلالت کرتا ہے جیسے هُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) اَنَا (میں)

اسمِ ضمیر کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ ضمیر متصل ۲۔ ضمیر منفصل۔

۱۔ **ضمیر متصل**: وہ کلمہ ہے جس کو دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے بغیر بولنا ممکن نہیں ہوتا، اس کی دو قسمیں ہیں

۱۔ بارز (ظاہر) ۲۔ مستتر (پوشیدہ)۔

i۔ ضمیر بارز: اس کی تین قسمیں ہیں i۔ مرفوع متصل (جو مرفوع کی جگہ آتی ہے)۔ ii۔ منصوب متصل (جو مفتوح کی جگہ آتی ہے)۔ iii۔ مجرور متصل (جو مکسور کی جگہ آتی ہے)۔

(۱) **ضمیر مرفوع متصل**: یہ ہمیشہ فاعل بنتی ہیں اور جو فعل ماضی معروف یا مجہول کے ساتھ آتی ہیں وہ یہ درج ذیل ہیں

اَ تثنیہ، واوَ جمع، نونِ نسوہ (جمع مؤنث کا نون) تَ تُمَا تُمْ تِ تُمَا تُنَّ تُ نَا۔

نوٹ: اور جو فعل مضارع، امر اور نہی کے ساتھ متصل ہوتی ہیں وہ چار ضمیریں یہ ہیں اَ تثنیہ، واوَ جمع ی مخاطبہ، نْ جمع مؤنث کا نون۔

(۲) **ضمیر منصوب متصل**: یہ ضمیریں محل نصب میں آتی ہیں اور اگر فعل سے متصل ہوں مفعول بنتی ہیں یہ درج ذیل ہیں

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	هٗ (اس کا)	هُمَا (ان دو کا)	هُمْ (ان سب کا)
مؤنث غائب	هَا (اس ایک مؤنث کا)	هُمَا	هُنَّ
مذکر مخاطب	كَ (تیرا)	كُمَا	كُمْ
مؤنث مخاطب	كِ (تجھ ایک مؤنث کا)	كُمَا	كُنَّ
مذکر و مؤنث متکلم	نِيْ (مجھے)		نَا (ہمیں)

۳۔ مجرور متصل : یہ ضمیریں اسم اور حرفِ جرّ کے بعد آتی ہیں، اسم کے بعد مضاف الیہ اور حرفِ جر کے بعد مجرور کہلاتی ہیں۔

كِتَابُهُ كِتَابُهُمَا كِتَابُهُمْ كِتَابُهَا كِتَابُهُمَا كِتَابُهُنَّ

كِتَابُكَ كِتَابُكُمَا كِتَابُكُمْ كِتَابُكِ كِتَابُكُمَا كِتَابُكُنَّ

كِتَابِي كِتَابُنَا۔

مجرور بحرفِ جرّ لَهُ لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ لَكَ لَكُمَا لَكُمْ

لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ لِي لَنَا۔

نوٹ : مذکورہ بالا مثالوں میں کتاب مضاف اور ضمائر مضاف الیہ ہے اور اسی طرح لام حرفِ جر اور ضمائر مجرور ہیں

ب۔ مستتر (پوشیدہ) : وہ ضمیر ہے جو ظاہر نہیں ہوتی بلکہ سمجھی جاتی ہے جیسے ذَهَبَ (وہ گیا)۔ اسمیں هُوَ ضمیر مستتر ہے، ان کی تفصیل صفحہ نمبر ۱۳ سبق نمبر ۶ میں مذکور ہے

۲۔ ضمیرِ منفصل : وہ ضمیر جو اسم ظاہر کی طرح ایک مستقل کلمہ ہوتی ہے اور دوسرے کلمے کے ساتھ ملے بغیر اسکا مستقل بولنا ممکن ہوتا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں ۱۔ مرفوع منفصل ۲۔ منصوب منفصل

(۱) مرفوع منفصل :

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	هُوَ	هُمَا	هُمْ
مؤنث غائب	هِيَ	هُمَا	هُنَّ
مذکر مخاطب	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ
مؤنث مخاطب	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ
مذکر و مؤنث متکلم	أَنَا		نَحْنُ

۲۔ منصوب منفصل :

غائب إِيَّاهُ إِيَّاهُمَا إِيَّاهُمْ إِيَّاهَا إِيَّاهُمَا إِيَّاهُنَّ

مخاطب إِيَّاكَ إِيَّاكُمَا إِيَّاكُمْ إِيَّاكِ إِيَّاكُمَا إِيَّاكُنَّ

متکلم إِيَّايَ إِيَّانَا

سبق نمبر ۶

صرف کبیر (گردان)

ہر فعل کا تعلق فاعل کے ساتھ ہوتا ہے اور فاعل کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں، کبھی واحد، کبھی تثنیہ اور کبھی جمع ہوتا ہے اور ہر حالت میں مذکر یا مؤنث ہوتا ہے نیز کبھی فاعل غائب، کبھی حاضر اور کبھی متکلم ہوتا ہے اس طرح فاعل کے بدلنے کے ساتھ ساتھ فعل کا صیغہ بھی بدلتا رہتا ہے، اِس طرح کل اٹھارہ صورتیں بنتی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

تین مذکر غائب ، تین مؤنث غائب ، تین مذکر مخاطب ، تین مؤنث مخاطب

تین مذکر متکلم اور تین مؤنث متکلم۔

مگر متکلم کے چھ صیغوں کی بجائے صرف دو صیغے استعمال ہوتے ہیں یعنی واحد مذکر و مؤنث متکلم کے لئے صرف ایک صیغہ واحد متکلم استعمال ہوتا ہے جبکہ تثنیہ اور جمع مذکر اور مؤنث متکلم کے لئے صرف جمع متکلم کا صیغہ استعمال ہوتا ہے، اس طرح ہر فعل کے چودہ صیغے بن جاتے ہیں، ان تمام صیغوں کو ملا کر پڑھنے کو گردان یا صرف کبیر کہتے ہیں جن کی تفصیل صفحہ آئندہ پر مذکور ہے۔

فعلِ ماضی کا بیان

فعلِ ماضی کی دو قسمیں ہیں ۱۔ ماضی معروف ۲۔ ماضی مجہول

۱۔ **ماضی معروف** : وہ فعل ہے جس کی نسبت زمانۂ ماضی میں فاعل کی طرف ہو اور یہ ثلاثی مجرد سے مصدر کے فا کلمہ کو فتحہ (زبر) عین کلمہ کو کبھی فتحہ، کبھی کسرہ (زیر) اور کبھی ضمہ (پیش) دینے اور لام کلمہ کو تنوین کی جگہ فتحہ لگانے سے بنتا ہے جیسے نَصْرٌ سے نَصَرَ، شُرْبٌ سے شَرِبَ، شَرَفٌ سے شَرُفَ۔ اس طرح ماضی معروف کے تین وزن فَعَلَ فَعِلَ اور فَعُلَ آتے ہیں، ہر ایک کی گردان الگ الگ ذکر کی جاتی ہے۔

فَعَلَ (بفتحۂ عین) کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	فَعَلَ (اس ایک مرد نے کیا)	فَعَلَا	فَعَلُوْا
مؤنث غائب	فَعَلَتْ (اس ایک عورت نے کیا)	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ
مذکر مخاطب	فَعَلْتَ (تو ایک مرد نے کیا)	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ
مؤنث مخاطب	فَعَلْتِ (تو ایک عورت نے کیا)	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ
مذکر و مؤنث متکلم	فَعَلْتُ (میں ایک مرد یا عورت نے کیا)		فَعَلْنَا (ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے کیا)

نوٹ : ماضی کے صیغہ واحد مذکر کے ساتھ ضمائر مرفوعہ متصلہ (آ تثنیہ، واؤ جمع، نَ۔ تَ تُمَا تُمْ تِ تُمَا تُنَّ تُ نَا) لگائی جاتی ہیں اور فعل کا صیغہ بدلتا رہتا ہے جیسے مذکورہ گردان سے ظاہر ہے اور یہی ضمیریں اس فعل کا فاعل بنتی ہیں البتہ واحد مذکر غائب کے صیغہ کے ساتھ تْ ساکن لگا دیتے ہیں جو علامتِ تانیث ہوتی ہے جیسے فَعَلَتْ میں تْ ضمیر نہیں۔

درج ذیل مصادر سے فَعَلَ کے وزن پر ماضی معروف کی گردان کریں :۔

۱۔ فَتْحٌ (کھولنا) ۲۔ نَصْرٌ (مدد کرنا) ۳۔ طَلَبٌ (مانگنا) ۴۔ غَسْلٌ (دھونا)

۵۔ غَلَبَۃٌ (غالب ہونا) ۶۔ ضَرْبٌ (مارنا) (۷) مَنْعٌ (روکنا)۔

ماضی مکسور العین کی گردان (فَعِلَ)

واحد	تثنیہ	جمع
فَعِلَ	فَعِلَا	فَعِلُوْا
فَعِلَتْ	فَعِلَتَا	فَعِلْنَ
فَعِلْتَ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُمْ
فَعِلْتِ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُنَّ
فَعِلْتُ		فَعِلْنَا

درجِ ذیل مصادر سے فَعِلَ کے وزن پر ماضی معروف کی گردان کریں:۔

۱۔ سَمْعٌ (سننا) ۲۔ عِلْمٌ (جاننا) ۳۔ فَهْمٌ (سمجھنا) ۴۔ جَهْلٌ (نہ جاننا)
۵۔ شَهَادَةٌ (گواہی دینا) ۶۔ حِسْبَانٌ (گمان کرنا) ۷۔ نِعْمَةٌ (انعام کرنا)۔

ماضی مضموم العین کی گردان (فَعُلَ)

واحد	تثنیہ	جمع
فَعُلَ	فَعُلَا	فَعُلُوْا
فَعُلَتْ	فَعُلَتَا	فَعُلْنَ
فَعُلْتَ	فَعُلْتُمَا	فَعُلْتُمْ
فَعُلْتِ	فَعُلْتُمَا	فَعُلْتُنَّ
فَعُلْتُ		فَعُلْنَا

درجِ ذیل مصادر سے فَعُلَ کے وزن پر گردان کریں:۔

۱۔ کَرَامَةٌ (بزرگ ہونا) ۲۔ لَطَافَةٌ (مہربان ہونا) ۳۔ قُرْبٌ (نزدیک ہونا) ۴۔ بُعْدٌ (دور ہونا)
۵۔ کَثْرَةٌ (زیادہ ہونا) ۶۔ شَرَافَةٌ (شریف ہونا)۔

نوٹ: یہ تمام مصادر لازم ہیں۔

سبق نمبر

ماضی مجہول کا بیان

یہ وہ فعل ہے جس کی نسبت زمانۂ ماضی میں مفعول بہٖ کی طرف کی جاتی ہے، اس مفعول کو نائب فاعل کہتے ہیں جیسے سُمِعَ کِتَابٌ (کتاب سنی گئی) ثلاثی مجرد افعال سے اس طرح بنتا ہے۔

بنانے کا طریقہ : یہ ماضی معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ ماضی معروف کے فا کلمہ کو ضمہ، عین کلمہ کو کسرہ دیا جاتا ہے اور لام کلمہ اپنی حالت پر رہتا ہے جیسے نَصَرَ سے نُصِرَ (وہ مدد کیا گیا)، شَرِبَ سے شُرِبَ (وہ پیا گیا) اور فَتَحَ سے فُتِحَ (وہ کھولا گیا)۔

نوٹ : فعلِ مجہول فعلِ متعدی سے بنتا ہے فعلِ لازم سے نہیں بن سکتا کیونکہ فعلِ مجہول کی نسبت مفعول کی طرف کی جاتی ہے اور لازم فعل کا مفعول نہیں ہوتا۔ اگر لازم فعل سے فعلِ مجہول بنانا مقصود ہو تو مذکورہ قاعدے کے مطابق فعلِ معروف سے مجہول بنا کر نائب فاعل سے پہلے حرفِ جرّ بٌ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے ذَهَبَ (وہ گیا) سے ذُهِبَ بِہٖ، دَخَلَ سے دُخِلَ بِہٖ۔

نائب فاعل کے بدلنے کے ساتھ فعل کا صیغہ تبدیل نہیں ہوتا ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے جیسے گردان سے ظاہر ہوگا۔

فعلِ مجہول کی گردان جیسے فَعَلَ سے فُعِلَ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	فُعِلَ (وہ ایک مرد کیا گیا)	فُعِلَا	فُعِلُوْا
مؤنث غائب	فُعِلَتْ (وہ ایک عورت کی گئی)	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ
مذکر مخاطب	فُعِلْتَ (تو ایک مرد کیا گیا)	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ
مؤنث مخاطب	فُعِلْتِ (تو ایک عورت کی گئی)	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ
مذکر و مؤنث متکلّم	فُعِلْتُ (میں ایک مرد کیا گیا یا ایک عورت کی گئی)		فُعِلْنَا (ہم دو مرد کیے گئے یا دو عورتیں کی گئیں یا سب مرد یا سب عورتیں کیے گئے)

درج ذیل مصادر فعلِ متعدی کے ہیں، ان سے مذکورہ قاعدے کے مطابق گردانیں کریں۔

نَصْرٌ فَتْحٌ سَمْعٌ شُرْبٌ فَهْمٌ ضَرْبٌ عِلْمٌ

فعلِ لازم سے ماضی مجہول کی گردان ذَهَبَ سے ذُهِبَ بِهٖ

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	ذُهِبَ بِهٖ (اسے لیجایا گیا)	ذُهِبَ بِهِمَا	ذُهِبَ بِهِمْ
مؤنث غائب	ذُهِبَ بِهَا (اس عورت کو لیجایا گیا)	ذُهِبَ بِهِمَا	ذُهِبَ بِهِنَّ
مذکر مخاطب	ذُهِبَ بِكَ (تجھے لیجایا گیا)	ذُهِبَ بِكُمَا	ذُهِبَ بِكُمْ
مؤنث مخاطب	ذُهِبَ بِكِ	ذُهِبَ بِكُمَا	ذُهِبَ بِكُنَّ
مذکر و مؤنث متکلم	ذُهِبَ بِيْ		ذُهِبَ بِنَا

نوٹ: درج ذیل مصادر فعلِ لازم کے ہیں ان سے ماضی مجہول کی گردان کریں۔

كَرَامَةٌ (بزرگ ہونا) دُخُوْلٌ (داخل ہونا) كَثْرَةٌ (زیادہ ہونا) شَرَافَةٌ (شریف ہونا)
بُعْدٌ (دور ہونا) قُرْبٌ (قریب ہونا)۔

مثبت اور منفی

مثبت سے منفی بنانے کے لئے فعل ماضی معروف اور مجہول سے پہلے مَا یا لَا حرفِ نفی لگائے جاتے ہیں، ان حروف کے آنے سے فعل کے صیغہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، صرف نفی کے معنے پیدا ہو جاتے ہیں جیسے مَا نَصَرَ (اس نے مدد نہیں کی)، مَا سُمِعَ (وہ نہیں سنا گیا)۔

مَا اور لَا کے استعمال میں فرق

ان دو حرفوں کے استعمال میں فرق صرف اس قدر ہے کہ حرفِ مَا فعل ماضی سے پہلے اکیلا آتا ہے جیسے مَا ذَهَبَ اور لَا کا تکرار دوسرے فعل ماضی کے ساتھ ضروری ہے جیسے لَا ذَهَبَ وَلَا دَخَلَ اور لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی

سوالات

۱۔ بناوٹ کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں ؟

۲۔ فعلِ لازم اور متعدّی میں کیا فرق ہے ؟

۳۔ فعلِ لازم سے فعلِ مجہول کیسے بنتا ہے ؟

۴۔ مَا اور لَا کے استعمال میں کیا فرق ہے ؟

۵۔ نیچے دیئے گئے فعلوں سے پہلے مَا لگاکر گردان کریں :۔

سَمِعَ فَسَدَ لَطُفَ حَسِبَ شَهِدَ۔

۶۔ درج ذیل کیا صیغے ہیں، ان کا معنٰے کیا ہے

كَبُرَتَا حَسُنَتْ حُشِرَتْ نَصَرْتُنَّ عَلِمْتِ عَلِمْتُ عَلِمْتَ

اَكَلْنَا كَتَبُوْا شَهِدْتَ عَبَدْتُّمْ خُلِقُوْا سَجَدُوْا مَاخَلَقْنَا

كَثُرْنَ شَرِبْنَا۔

۷۔ كَرُمَ سے واحد مذکر مخاطب کا اور سَمِعَ سے تثنیہ مؤنّث غائب کا صیغہ بنائیں۔

۸۔ جَهِلَ سے ماضی مجہول کی گردان کریں اور ترجمہ کریں۔

سبق نمبر ۸

فعلِ مضارع کا بیان

اس کی دو قسمیں ہیں :-

۱۔ مضارع معروف ۲۔ مضارع مجہول۔

مضارع معروف: وہ فعل ہے جس کے واقع ہونے کی نسبت زمانۂ حال یا مستقبل میں فاعل کی طرف کیجاتی ہے جیسے یَرْحَمُ (وہ مہربانی کرتا ہے یا کرے گا)

بنانے کا طریقہ : یہ فعل ماضی معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ ماضی معروف کے شروع میں حروفِ اَتَیْنَ (ا، ت، ی، ن) میں سے ایک لگاتے ہیں، ماضی کا پہلا حرف ساکن ہو جاتا ہے، عین کلمہ پر فتحہ، ضمہ، کسرہ تینوں حرکتیں آتی ہیں اور لام کلمہ پر رفع آتا ہے جیسے فَعَلَ سے یَفْعَلُ، جَلَسَ سے یَجْلِسُ، شَرُفَ سے یَشْرُفُ۔

نوٹ : حروفِ اَتَیْنَ کو حروفِ مضارع اور علامتِ مضارع بھی کہتے ہیں۔
تفصیل حسبِ ذیل ہے :-

۱۔ یٓ : مضارع کے چار صیغوں سے پہلے آتی ہے، تین مذکر غائب کے اور ایک جمع مؤنث غائب کا۔
۲۔ تٓ : آٹھ صیغوں سے پہلے آتی ہے، دو (واحد، تثنیہ) مؤنث غائب کے اور چھ مذکر اور مؤنث مخاطب کے۔
۳۔ الف : واحد متکلم کے ایک صیغہ سے پہلے آتا ہے۔
۴۔ نٓ : جمع متکلم کے ایک صیغہ سے پہلے آتا ہے۔

اِعراب

فعلِ مضارع، اسمِ فاعل کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے معرب ہوتا ہے اور جب اس پر نصب اور جزم دینے والے حروف داخل نہ ہوں تو یہ مرفوع ہوتا ہے، تفصیل یہ ہے :-

۱۔ پانچ صیغے (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم، جمع متکلم) مرفوع ہوتے ہیں

۲۔ چار تثنیوں کے آخر میں نون مکسور اور جمع مذکر غائب و مخاطب اور واحد مونث مخاطب کے آخر میں نون مفتوح آتا ہے اس کو نونِ اعرابی کہتے ہیں۔ نون اعرابی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ واحد مذکر غائب کے رفع کے عوض آتا ہے۔

۳۔ دو صیغوں (جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب) کے آخر میں بھی نون مفتوح ہوتا ہے، یہ نون ضمیر فاعل ہے؛ اسے نونِ ضمیر یا نونِ نسوہ کہتے ہیں اور یہ کسی حالت میں بھی مضارع کے آخر سے نہیں گرتا۔

ثلاثی مجرد فعل مضارع معروف مثبت کی گردان (فَعَلَ یَفْعَلُ)

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	یَفْعَلُ (وہ کرتا ہے یا کریگا)	یَفْعَلَانِ	یَفْعَلُوْنَ
مؤنث غائب	تَفْعَلُ (وہ کرتی ہے یا کریگی)	تَفْعَلَانِ	یَفْعَلْنَ
مذکر مخاطب	تَفْعَلُ (تو کرتا ہے یا کریگا)	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُوْنَ
مؤنث مخاطب	تَفْعَلِیْنَ (تو کرتی ہے یا کریگی)	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلْنَ
متکلم	اَفْعَلُ (میں ایک مرد یا ایک عورت کرتا ہوں یا کرونگا)		نَفْعَلُ (ہم دو مرد، دو عورتیں، سب مرد یا سب عورتیں کرتے ہیں یا کرینگے)

نوٹ: فعلِ مضارع معروف کے تین وزن ہیں ۱۔ یَفْعَلُ (بفتحۂ عین) ۲۔ یَفْعِلُ (بکسرۂ عین) ۳۔ یَفْعُلُ (بضمۂ عین)۔ ہر ایک وزن کی الگ الگ گردان کی جاتی ہے۔

۱۔ یَفْعِلُ کے وزن پر جیسے (ضَرَبَ سے یَضْرِبُ) (وہ مارتا ہے یا مارے گا)

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	یَضْرِبُ	یَضْرِبَانِ	یَضْرِبُوْنَ
مؤنث غائب	تَضْرِبُ	تَضْرِبَانِ	یَضْرِبْنَ

مذکر مخاطب	تَضْرِبُ	تَضْرِبَانِ	تَضْرِبُوْنَ
مؤنث مخاطب	تَضْرِبِيْنَ	تَضْرِبَانِ	تَضْرِبْنَ
مذکر و مؤنث متکلم	اَضْرِبُ		نَضْرِبُ

۲۔ یَفْعَلُ (بفتحۂ عین) کے وزن پر جیسے (فَتَحَ سے یَفْتَحُ)

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا)	یَفْتَحَانِ	یَفْتَحُوْنَ
مؤنث غائب	تَفْتَحُ	تَفْتَحَانِ	یَفْتَحْنَ
مذکر حاضر	تَفْتَحُ	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُوْنَ
مؤنث حاضر	تَفْتَحِيْنَ	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحْنَ
مذکر و مؤنث متکلم	اَفْتَحُ		نَفْتَحُ

۳۔ یَفْعُلُ (بضمۂ عین) کے وزن پر جیسے (نَصَرَ سے یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کریگا)

مذکر غائب	یَنْصُرُ	یَنْصُرَانِ	یَنْصُرُوْنَ
مؤنث غائب	تَنْصُرُ	تَنْصُرَانِ	یَنْصُرْنَ
مذکر حاضر	تَنْصُرُ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرُوْنَ
مؤنث حاضر	تَنْصُرِيْنَ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرْنَ
مذکر و مؤنث متکلم	اَنْصُرُ		نَنْصُرُ

نوٹ

جب ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو اس کے مضارع کے عین کلمہ پر فتحہ، ضمہ اور کسرہ تینوں حرکتیں آتی ہیں اور جب ماضی کا عین کلمہ مکسور ہو تو اس کے مضارع کے عین کلمہ پر فتحہ اور کسرہ دو حرکتیں آتی ہیں اور جب ماضی کا عین کلمہ مضموم ہو تو مضارع کے عین کلمہ پر صرف حرکتِ ضمہ آتی ہے۔

مشق کے لئے ہر وزن کے لئے مصدر، ماضی اور مضارع کا صیغہ الگ الگ لکھا جاتا ہے۔

۱۔ فَعَلَ يَفْعِلُ کی مثالیں

مصدر	ماضی	مضارع
غَسْلٌ (دھونا)	غَسَلَ	يَغْسِلُ
غَلَبَةٌ (غالب آنا)	غَلَبَ	يَغْلِبُ
ظُلْمٌ (زیادتی کرنا)	ظَلَمَ	يَظْلِمُ
كَذِبٌ (جھوٹ بولنا)	كَذَبَ	يَكْذِبُ
رُجُوعٌ (لوٹنا)	رَجَعَ	يَرْجِعُ
عِرْفَانٌ (جاننا)	عَرَفَ	يَعْرِفُ

۲۔ فَعَلَ يَفْعَلُ کی مثالیں

مصدر	ماضی	مضارع
فَتْحٌ (کھولنا)	فَتَحَ	يَفْتَحُ
جَعْلٌ (بنانا)	جَعَلَ	يَجْعَلُ
بَعْثٌ (بھیجنا)	بَعَثَ	يَبْعَثُ
صَبْغٌ (رنگنا)	صَبَغَ	يَصْبَغُ
مَنْعٌ (روکنا)	مَنَعَ	يَمْنَعُ
جَرْحٌ (زخمی کرنا)	جَرَحَ	يَجْرَحُ

۳۔ فَعَلَ يَفْعُلُ کی مثالیں

مصدر	ماضی	مضارع
سُجُودٌ (سجدہ کرنا)	سَجَدَ	يَسْجُدُ
طَلَبٌ (طلب کرنا)	طَلَبَ	يَطْلُبُ
دُخُولٌ (داخل ہونا)	دَخَلَ	يَدْخُلُ
فَسَادٌ (بگاڑنا)	فَسَدَ	يَفْسُدُ
قَتْلٌ (مار ڈالنا)	قَتَلَ	يَقْتُلُ

۴۔ فَعِلَ يَفْعَلُ کی مثالیں

مصدر	ماضی	مضارع
سَمْعٌ (سننا)	سَمِعَ	يَسْمَعُ
عِلْمٌ (جاننا)	عَلِمَ	يَعْلَمُ
شُرْبٌ (پینا)	شَرِبَ	يَشْرَبُ
حَذَرٌ (ڈرنا)	حَذِرَ	يَحْذَرُ
جَهْلٌ (نہ جاننا)	جَهِلَ	يَجْهَلُ
فَهْمٌ (سمجھنا)	فَهِمَ	يَفْهَمُ

۵۔ فَعِلَ يَفْعِلُ کی مثالیں

مصدر	ماضی	مضارع
حِسْبَانٌ (گمان کرنا)	حَسِبَ	يَحْسِبُ
نِعْمَةٌ (انعام کرنا)	نَعِمَ	يَنْعِمُ
وَرَمٌ (سوجنا)	وَرِمَ	يَرِمُ
وِرَاثَةٌ (وارث ہونا)	وَرِثَ	يَرِثُ

۶۔ فَعُلَ يَفْعُلُ کی مثالیں

مصدر	ماضی	مضارع
كَرَمٌ، كَرَامَةٌ (بزرگ ہونا)	كَرُمَ	يَكْرُمُ
لُطْفٌ، لَطَافَةٌ (مہربان ہونا)	لَطُفَ	يَلْطُفُ
قُرْبٌ (نزدیک ہونا)	قَرُبَ	يَقْرُبُ
بُعْدٌ (دور ہونا)	بَعُدَ	يَبْعُدُ
كَثْرَةٌ (زیادہ ہونا)	كَثُرَ	يَكْثُرُ
شَرَافَةٌ (شریف ہونا)	شَرُفَ	يَشْرُفُ

مذکورہ بالا افعال کی بالتفصیل گردانیں کریں۔

سبق نمبر ۹

مضارع مجہول کا بیان

مضارع مجہول وہ فعل ہے جس کو واقع ہونے کی نسبت زمانہ حال یا مستقبل میں مفعول کی طرف کی جاتی ہے، مفعول کو نائب فاعل بھی کہتے ہیں جیسے پانی پیا جاتا ہے کھانا کھایا جاتا ہے، اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد سے بنتا ہے اس طرح کہ علامتِ مضارع یعنی حروفِ اَتَین (ا۔ت۔ی۔ن) کو ضمہ اور عین کلمہ کو فتحہ دیا جاتا ہے اور لام کلمہ اپنی حالت پر قائم رہتا ہے یَفْعَلُ سے یُفْعَلُ (کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا)۔ یَنْصُرُ سے یُنْصَرُ (مدد کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا)۔ گردان درج ذیل ہے:۔

جمع	تثنیہ	واحد
یُفْعَلُوْنَ	یُفْعَلَانِ	یُفْعَلُ
یُفْعَلْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُ
تُفْعَلُوْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُ
تُفْعَلْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلِیْنَ
نُفْعَلُ		اُفْعَلُ

نوٹ: درجِ ذیل فعلِ متعدی کے مصدر ہیں، ان سے مذکورہ بالا قاعدے کے مطابق گردان کریں:۔

شُرْبٌ عِلْمٌ ضَرْبٌ بَعْثٌ نَصْرٌ

قَتْلٌ

فعل لازم سے مجہول بنانے کا طریقہ: فعل لازم کے مضارع معروف سے اوپر والے قاعدے کے مطابق مجہول بنا کر نائب فاعل سے پہلے حرفِ جر لگا دیں جیسے یُذْھَبُ بِہٖ

یُکْرَمُ بِہٖ۔

گردان

جمع	تثنیہ	واحد
یُذْهَبُ بِهِمْ	یُذْهَبُ بِهِمَا	یُذْهَبُ بِهٖ
یُذْهَبُ بِهِنَّ	یُذْهَبُ بِهِمَا	یُذْهَبُ بِهَا
یُذْهَبُ بِكُمْ	یُذْهَبُ بِكُمَا	یُذْهَبُ بِكَ
یُذْهَبُ بِكُنَّ	یُذْهَبُ بِكُمَا	یُذْهَبُ بِكِ
یُذْهَبُ بِنَا		یُذْهَبُ بِیْ

نوٹ : درج ذیل مصادر فعلِ لازم سے ہیں ان سے مجہول بنا کر گردان کریں :-

كَثْرَةٌ بُعْدٌ عَطَشٌ فَهْمٌ

مثبت اور منفی

فعلِ مضارع معروف اور مضارع مجہول سے پہلے مَا یا لَا لگانے سے مثبت سے منفی بن جاتا ہے جیسے مَا یَفْتَحُ (وہ نہیں کھولتا ہے یا نہیں کھولے گا) اور لَا یُفْتَحُ (وہ نہیں کھولا جاتا ہے یا نہیں کھولا جائے گا)۔ ان حروف کے داخل ہونے سے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی

سوالات

۱۔ سَ اور سَوْفَ مضارع کے کتنے صیغوں سے پہلے آتے ہیں ؟

۲۔ مضارع کے کونسے صیغے مرفوع ہوتے ہیں اور کتنے صیغوں کے آخر میں نونِ ضمیری ہوتا ہے ؟

۳۔ نونِ اعرابی کو نونِ اعرابی کیوں کہتے ہیں ؟

۴۔ مندرجہ ذیل صیغوں کی پہچان کریں :-

یَجْعَلُوْنَ لَا یَعْلَمَانِ تَضْحَكِیْنَ یَكُوْنُ نَعْبُدُ یَعْرِفُوْنَ

اَخْلُقُ تَكْفُرَانِ یَأْكُلْنَ تُرْزَقُوْنَ یَحْذَرُوْنَ تَرْكَعْنَ نَحْشُرُ

اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ لَآ اَمْلِكُ۔

۵۔ درج ذیل مصادر سے فعلِ مضارع کے مختلف صیغے بنائیں :۔

(i) بُلُوغٌ مصدر سے واحد مؤنث مخاطب فعل مضارع معروف۔

(ii) كُفْرٌ سے جمع مؤنث مخاطب اور واحد مؤنث مخاطب فعل مضارع معروف۔

۶۔ درجِ ذیل فقرات کا عربی میں ترجمہ کریں :۔

۱۔ وہ ظلم کرتا ہے   ۲۔ تو غسل کرتی ہے   ۳۔ میں داخل ہوتا ہوں

۴۔ تم جاتے ہو   ۵۔ وہ سبق یاد نہیں کرتے   ۶۔ وہ کھولتی ہیں

۷۔ تم دونوں مدرسے جاتے ہو۔

سبق نمبر ۱۰

ماضی کی اقسام

صرف کی کتابوں میں عام طور ایک ہی قسم کی ماضی لکھی جاتی ہے جسے ماضی مطلق کہتے ہیں لیکن درحقیقت اس کی سات قسمیں ہیں ۱۔ ماضی مطلق ۲۔ ماضی قریب ۳۔ ماضی بعید ۴۔ ماضی استمراری ۵۔ ماضی تحقیقی ۶۔ ماضی تمنی ۷۔ ماضی شرطی۔

۱۔ ماضی مطلق : وہ فعل ہے جو مطلق گزرے ہوئے زمانہ پر دلالت کرے اور اس میں قرب و بُعد کا کوئی لحاظ نہ ہو جیسے نَصَرَ (اس نے مدد کی)، شَرِبَ (اس نے پیا)، کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔

۲۔ ماضی قریب : وہ فعل ہے جو قریب ہی گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے وقوع پر دلالت کرے قَدْ اَکَلَ (اس نے ابھی کھایا ہے)۔ یہ ماضی مطلق سے پہلے قَدْ لگانے سے بنتا ہے، ماضی کے صیغے کے بدلنے سے قَدْ تبدیل نہیں ہوتا بلکہ بدستور قائم رہتا ہے جیسے قَدْ دَخَلَ (وہ ابھی داخل ہوا)۔

گردان

واحد	تثنیہ	جمع
قَدْ نَصَرَ (اس نے ابھی مدد کی)	قَدْ نَصَرَا	قَدْ نَصَرُوْا
قَدْ نَصَرَتْ	قَدْ نَصَرَتَا	قَدْ نَصَرْنَ
قَدْ نَصَرْتَ	قَدْ نَصَرْتُمَا	قَدْ نَصَرْتُمْ
قَدْ نَصَرْتِ	قَدْ نَصَرْتُمَا	قَدْ نَصَرْتُنَّ
قَدْ نَصَرْتُ		قَدْ نَصَرْنَا

۳۔ ماضی بعید : وہ فعل ہے جو دور کے گذشتہ زمانے میں کسی کام کے وقوع پر دلالت کرے جیسے "اس نے کھایا تھا" یہ ماضی مطلق پر کَانَ لگانے سے بنتا ہے، جس طرح ماضی مطلق کا صیغہ بدلتا ہے اسیطرح کَانَ بھی تبدیل ہو جاتا ہے جیسے کَانَ نَصَرَ (اس نے مدد کی تھی)۔ ماضی مطلق کی طرح کَانَ کے بھی چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

ماضی بعید کی گردان

جمع	تثنیہ	واحد
کَانُوْا نَصَرُوْا	کَانَا نَصَرَا	کَانَ نَصَرَ (اس نے مدد کی تھی)
کُنَّ نَصَرْنَ	کَانَتَا نَصَرَتَا	کَانَتْ نَصَرَتْ
کُنْتُمْ نَصَرْتُمْ	کُنْتُمَا نَصَرْتُمَا	کُنْتَ نَصَرْتَ
کُنْتُنَّ نَصَرْتُنَّ	کُنْتُمَا نَصَرْتُمَا	کُنْتِ نَصَرْتِ
کُنَّا نَصَرْنَا		کُنْتُ نَصَرْتُ

۴۔ماضی استمراری : وہ فعل ہے جو کسی کام کے زمانۂ گذشتہ میں جاری رہنے پر دلالت کرے جیسے" وہ کھا رہا ہے یا وہ کھاتا رہتا ہے۔ یہ ماضی مضارع پر کَانَ داخل کرنے سے بنتی ہے، مضارع کا صیغہ بدلنے کے ساتھ ساتھ کَانَ بھی بدلتا رہتا ہے جیسے کَانَ یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا رہا)۔

گردان

جمع	تثنیہ	واحد
کَانُوْا یَنْصُرُوْنَ	کَانَا یَنْصُرَانِ	کَانَ یَنْصُرُ
کُنَّ یَنْصُرْنَ	کَانَتَا تَنْصُرَانِ	کَانَتْ تَنْصُرُ
کُنْتُمْ تَنْصُرُوْنَ	کُنْتُمَا تَنْصُرَانِ	کُنْتَ تَنْصُرُ
کُنْتُنَّ تَنْصُرْنَ	کُنْتُمَا تَنْصُرَانِ	کُنْتِ تَنْصُرِیْنَ
کُنَّا نَنْصُرُ		کُنْتُ اَنْصُرُ

۵۔ماضی شکی : وہ ماضی ہے جس میں شک کے معنی پائے جائیں جیسے" شاید وہ گیا ہوگا" اس ماضی کو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ لَعَلَّ یا یَکُوْنُ ماضی مطلق پر داخل کر دیے جائیں اور لَعَلَّ کے بعد ایک اسم منصوب یا ضمیر منصوب کا ہونا ضروری ہے جبکہ یَکُوْنُ کے بعد وہ اسم مرفوع ہوتا ہے نیز اس اسم یا ضمیر کے بدلنے سے ماضی کا صیغہ بھی بدلتا رہتا ہے جیسے لَعَلَّہٗ ذَھَبَ (شاید وہ گیا ہوگا) یا یَکُوْنُ التِّلْمِیْذُ ذَھَبَ (شاید شاگرد گیا ہوگا)۔

گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَعَلَّہٗ ذَهَبَ (شاید وہ گیا ہوگا)	لَعَلَّهُمَا ذَهَبَا	لَعَلَّهُمْ ذَهَبُوْا
لَعَلَّهَا ذَهَبَتْ	لَعَلَّهُمَا ذَهَبَتَا	لَعَلَّهُنَّ ذَهَبْنَ
لَعَلَّكَ ذَهَبْتَ	لَعَلَّكُمَا ذَهَبْتُمَا	لَعَلَّكُمْ ذَهَبْتُمْ
لَعَلَّكِ ذَهَبْتِ	لَعَلَّكُمَا ذَهَبْتُمَا	لَعَلَّكُنَّ ذَهَبْتُنَّ
لَعَلِّیْ ذَهَبْتُ		لَعَلَّنَا ذَهَبْنَا

۶۔ ماضی تمنّی : وہ فعل ہے جو زمانہ ماضی میں کسی چیز کی تمنّی (آرزو) پر دلالت کرے جیسے کاش وہ گیا ہوتا یہ ماضی مطلق پر لَیْتَ یا لَیْتَمَا کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے لَیْتَہٗ ذَهَبَ (کاش وہ گیا ہوتا) لَیْتَ کے بعد اسم منصوب یا ضمیر منصوب کا ہونا ضروری ہے جبکہ لَیْتَمَا کے بعد یہ ضروری نہیں اور اس اسم یا ضمیر کے بدلنے سے ماضی کا صیغہ بدلتا رہتا ہے

گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَیْتَہٗ ذَهَبَ	لَیْتَهُمَا ذَهَبَا	لَیْتَهُمْ ذَهَبُوْا
لَیْتَهَا ذَهَبَتْ	لَیْتَهُمَا ذَهَبَتَا	لَیْتَهُنَّ ذَهَبْنَ
لَیْتَكَ ذَهَبْتَ	لَیْتَكُمَا ذَهَبْتُمَا	لَیْتَكُمْ ذَهَبْتُمْ
لَیْتَكِ ذَهَبْتِ	لَیْتَكُمَا ذَهَبْتُمَا	لَیْتَكُنَّ ذَهَبْتُنَّ
لَیْتَنِیْ ذَهَبْتُ		لَیْتَنَا ذَهَبْنَا

۷۔ ماضی شرطی : وہ ماضی ہے جس میں شرط کے معنے پائے جاتے ہیں اور یہ ماضی مطلق پر لَوْ (اگر) لگانے سے بنتا ہے جیسے لَوِ اجْتَهَدْتَ لَنَجَحْتَ (اگر تو محنت کرتا تو کامیاب ہو جاتا)

نوٹ : ماضی شرطی میں کبھی لَوْ کے بعد کَانَ یا اس سے مشتق کوئی صیغہ لگا دیتے ہیں اور کَانَ کے بعد فعلِ ماضی مطلق یا مضارع کا صیغہ لگا دیتے ہیں جیسے لَوْ کَانَ اجْتَهَدَ لَوْ کَانَ یَجْتَهِدُ لَنَجَحَ (اگر وہ محنت کرتا تو کامیاب ہو جاتا)

سوالات

۱۔ درج ذیل مصادر سے ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی تمنّی یا شکّی کی گردان کریں :۔

اَلْغَلَبَۃُ   اَلْقَتْلُ   اَلْفَتْحُ   اَلْقُرْبُ

۲۔ درج ذیل عبارتوں سے ماضی کی اقسام اور صیغے بتائیں :۔

(i) لَیْتَہٗ ذَھَبَ اِلَی الْحَقْلِ (شاید وہ کھیت کی طرف گیا ہوگا)

(ii) مَا کُنَّا نَسْمَعُ بِھٰذَا (یہ ہم نے اس سے پہلے نہیں سنا تھا یا سن نہیں رہے تھے)

(iii) یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا (کاش میں مٹی ہوتا)۔

(iv) وَلَوْ اَنَّھُمْ مَا فَعَلُوْا۔ مَا کَانَ اللِّصُّ نَقَبَ

(v) لَیْتَکَ قَرَأْتَ الْجَرِیْدَۃَ (کاش تو نے اخبار پڑھا ہوتا)

(vi) لِمَ کُنْتُمْ دَخَلْتُمْ فِی الْغُرْفَۃِ الْمُظْلِمَۃِ (تم کیوں تاریک کمرے میں داخل ہوئے تھے)

سبق نمبر ۱۱

تغیراتِ مضارع کا بیان

تغیرات (تبدیلیاں) سے مراد مضارع کے صیغہ میں لفظی اور معنوی تبدیلیاں ہیں کیونکہ مضارع کا صیغہ زمانہ حال اور مستقبل دونوں میں مشترک ہوتا ہے ۲۔ اس کے پانچ صیغے مرفوع ہوتے ہیں ۳۔ سات صیغوں کے آخر میں نونِ اعرابی ہوتا ہے ۴۔ جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب کے آخر میں نونِ ضمیری ہوتا ہے مگر اس سے پہلے بعض حروف کے داخل ہونے سے اس کے لفظوں اور معنوں میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اس تبدیلی کو تغیراتِ مضارع کہتے ہیں تفصیل حسبِ ذیل ہے :۔

نوٹ : مضارع پر داخل ہونے والے حروف اس میں دو قسم کی تبدیلی پیدا کرتے ہیں ۱معنوی ۲لفظی اور معنوی۔

۱معنوی تبدیلی وہ حروف جو صرف مضارع کے معنوں میں تبدیلی پیدا کرتے ہیں، چار ہیں ۱۔ لامِ مفتوح ۲۔ سَ ۳۔ سَوْفَ ۴۔ لَا ۔

(i) لَ مفتوح : یہ مضارع پر آتا ہے اور اسے زمانہ حال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے لَيَفْتَحُ (وہ البتہ کھولتا ہے) اِنِّي لَيَحْزُنُنِيْ (بیشک وہ مجھے غم میں ڈالتا ہے)۔

(ii) سَ : یہ مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے سَيَعْلَمُ (وہ ابھی جان لے گا)

(iii) سَوْفَ : یہ مضارع کو مستقبلِ بعید کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ (وہ تھوڑی دیر بعد جان لیں گے)

(iv) لَا : یہ مضارع کو مستقبلِ منفی کے معنوں میں کر دیتا ہے جیسے لَا يَدْخُلُ (وہ داخل نہیں ہوگا)

۲ لفظی و معنوی تبدیلی : تین قسم کے حروف مضارع میں لفظی و معنوی تبدیلی کا باعث بنتے ہیں :

۱۔ حروفِ نواصب ۲۔ حروفِ جوازم ۳۔ نونِ تاکید

پہلی دو قسمیں تنہا اور نونِ تاکید دوسرے حرف کے ساتھ مل کر تبدیلی کرتا ہے۔

حروفِ نواصب : (نصب دینے والے حروف) یہ حروف تعداد میں چار ہیں اَنْ ، لَنْ ، كَيْ ، اِذَنْ ۔

لفظی تبدیلی : حروفِ ناصبہ درج ذیل لفظی تبدیلی کرتے ہیں :۔

۱۔ یہ حروف مضارع کے پانچ مرفوع صیغوں کو نصب دیتے ہیں جیسے لَنْ یَنْصُرَ ، لَنْ تَنْصُرَ۔

۲۔ سات صیغوں کے آخر سے نونِ اعرابی گرا دیتے ہیں جیسے لَنْ یَنْصُرَا ، لَنْ یَنْصُرُوْا۔

۳۔ نونِ ضمیری میں کچھ عمل نہیں کرتے جیسے لَنْ یَفْعَلْنَ۔

۴۔ اگر مضارع کے آخر میں حرفِ علت (و۔ا۔ی) ہو تو ان کو نہیں گراتے البتہ اگر و ، ی ہو تو نصب ظاہر ہوتی ہے اور اگر آخر میں ا ہو تو نصب تقدیری ہوتی ہے جیسے لَنْ یَدْعُوَ ، لَنْ یَرْمِیَ لَنْ یَرْضٰی۔

معنوی تبدیلی : معنوی تبدیلی حسبِ ذیل ہیں :۔

۱۔ اَنْ (کہ) : یہ مضارع کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اور مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ اس اَنْ کو اَنْ مصدریہ کہتے ہیں جیسے اَنْ یَنْصُرَنِیْ (اس کا میری مدد کرنا) اس اَنْ اور فعل کے مجموعہ کو مصدرِ مُؤَوَّل کہتے ہیں۔

۲۔ لَنْ (ہرگز نہیں) : یہ مضارع میں نفی کی تاکید کا معنی پیدا کر دیتا ہے اور اسے مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ اس کو نفی تاکید بلن کہتے ہیں جیسے لَنْ یَنْصُرَنِیْ (وہ ہرگز میری مدد نہیں کریگا)۔

۳۔ کَیْ[1] (تاکہ) : یہ مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور اس کا ماقبل اس کے مابعد کا سبب ہوتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوں

۴۔ اِذَنْ (پھر یا تب) : یہ مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور اس کا مابعد کسی سوال کا جواب ہوتا ہے جیسے اَسْلِمْ اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (تو اسلام لا تب جنت میں داخل ہوگا)

حروفِ جوازم (جزم دینے والے حروف)

ان سے مراد وہ حروف ہیں جو مضارع کے آخر کو جزم دیتے ہیں اور یہ پانچ حروف ہیں :

لَمْ ، لَمَّا ، لامِ امر ، لائے نہی ، اِنْ شرطیہ۔

یہ حروف مضارع پر داخل ہو کر دو قسم کی تبدیلی پیدا کرتے ہیں ۱۔ لفظی ۲۔ معنوی۔

۱۔ **لفظی تبدیلی** : حروفِ جازمہ سے درج ذیل لفظی تبدیلیاں آتی ہیں :۔

---

[1] اس سے پہلے لام جارہ کا لفظاً یا تقدیراً ہونا ضروری ہے

۱۔ یہ مضارع کے پانچ مرفوع صیغوں کو جزم دیتے ہیں جیسے لَمْ یَفْعَلْ، لَمْ تَفْعَلْ۔

۲۔ سات صیغوں کے آخر سے نونِ اعرابی گرا دیتے ہیں جیسے لَمْ یَفْعَلَا، لَمْ یَفْعَلُوْا۔

۳۔ نونِ ضمیری میں کچھ عمل نہیں کرتے جیسے لَمْ یَفْعَلْنَ، لَمْ تَفْعَلْنَ۔

۴۔ اگر واحد کے صیغے کے آخر میں حرفِ علت ہو تو اسے بھی گرا دیتے ہیں جیسے یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ،
یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ، یَرْضٰی سے لَمْ یَرْضَ۔

۲۔ **معنوی تبدیلی** حسبِ ذیل ہے :۔

۱۔ لَمْ : یہ مضارع کو ماضی منفی کے معنے میں کر دیتا ہے اور اسے نفی جحد بلم کہا جاتا ہے جیسے
لَمْ یَنْصُرُوْا (انہوں نے مدد نہ کی)

۲۔ لَمَّا (ابھی تک نہیں) : یہ بھی مضارع کو ماضی منفی کے معنے میں کر دیتا ہے جیسے لَمَّا یَنْصُرْ
(اس نے ابھی تک مدد نہیں کی)۔

نوٹ : لَمْ اور لَمَّا دونوں مضارع کو ماضی منفی کے معنے میں کرتے ہیں مگر ان کی نفی میں فرق یہ ہے
لَمَّا کی نفی تمام زمانۂ ماضی کو، گفتگو کرنے کے زمانہ تک شامل ہوتی ہے جیسے لَمَّا یَنْصُرْ جبکہ
لَمْ کی نفی تمام زمانہ ماضی کو شامل نہیں ہوتی جیسے لَمْ یَنْصُرْ کا معنی ہوگا کہ اس نے مدد نہیں کی

۳۔ لامِ امر : یہ لام مکسور ہوتا ہے، یہ فعل مضارع پر داخل ہو کر اسکو زمانہ مستقبل میں کسی کام کی طلب کے
معنی میں کر دیتا ہے جیسے لِیَنْصُرْ (چاہیئے کہ وہ مدد کرے)، لِیَدْخُلْ (چاہیئے کہ وہ داخل ہو) اور اگر
اس لام سے پہلے وَاوْ یا فَ آ جائے تو لام ساکن ہو جاتا ہے جیسے وَلْیَدْخُلْ، فَلْیَنْصُرْ۔

۴۔ لائے نہی : یہ مضارع کو زمانہ مستقبل میں کسی کام کے ترک کرنے کے معنے میں کر دیتا ہے جیسے لَا تَنْصُرْ
(تو مت مدد کر)، لَا یَنْصُرْ (وہ مدد نہ کرے)۔

۵۔ اِنْ شرطیہ (اگر) : یہ فعلِ مضارع کے دو صیغوں پر داخل ہوتا ہے، دونوں کے آخر کو جزم دیتا ہے ان کو
مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے پہلے فعل کو شرط اور
دوسرے کو جزا کہتے ہیں جیسے اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ (اگر تو مدد کریگا تو میں مدد کرونگا)۔

سبق نمبر ۱۲

نفی جحد بلم اور نفی تاکید بلن کا فرق

نفی تاکید بلن : حرفِ لَنْ جب مضارع پر داخل ہوتا ہے، اس کے مرفوع صیغوں کو نصب دیتا ہے، سات صیغوں کے آخر سے نونِ اعرابی گرا دیتا ہے، نونِ ضمیری میں کچھ عمل نہیں کرتا، اگر آخر میں حرفِ علت ہو تو اُسے بھی نہیں گراتا جیسے لَنْ یَّدْعُوَ ، لَنْ یَّرْمِیَ ، لَنْ یَّرْضٰی۔

گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَنْ یَّفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کریگا)	لَنْ یَّفْعَلَا	لَنْ یَّفْعَلُوْا
لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ یَّفْعَلْنَ
لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلُوْا
لَنْ تَفْعَلِیْ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلْنَ
لَنْ اَفْعَلَ		لَنْ نَّفْعَلَ

نفی تاکید بلن مجہول کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَنْ یُّفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کیا جائیگا)	لَنْ یُّفْعَلَا	لَنْ یُّفْعَلُوْا
لَنْ تُفْعَلَ	لَنْ تُفْعَلَا	لَنْ یُّفْعَلْنَ
لَنْ تُفْعَلَ	لَنْ تُفْعَلَا	لَنْ تُفْعَلُوْا
لَنْ تُفْعَلِیْ	لَنْ تُفْعَلَا	لَنْ تُفْعَلْنَ
لَنْ اُفْعَلَ		لَنْ نُّفْعَلَ

نوٹ : درجِ ذیل مصادر سے نفی تاکید بلن معروف و مجہول کی گردانیں کریں :-

عِلْمٌ ضَرْبٌ ذَهَابٌ نَصْرٌ كَذِبٌ فَتْحٌ۔

نفی جحد بلم

١- حرفِ لَمْ جب مضارع سے پہلے آتا ہے تو اس کے پانچ مرفوع صیغوں کو جزم دیتا ہے۔

٢- انہی پانچ صیغوں کے آخر میں اگر حرفِ علت ہو تو اُسے گرا دیتا ہے۔

٣- سات صیغوں کے آخر سے نونِ اعرابی بھی گرا دیتا ہے۔

٤- نونِ ضمیری میں کچھ عمل نہیں کرتا۔

گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَمْ يَفْعَلْ (اس نے نہ کیا)	لَمْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلُوْا
لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلْنَ
لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلُوْا
لَمْ تَفْعَلِيْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلْنَ
لَمْ أَفْعَلْ		لَمْ نَفْعَلْ

گردان مجہول

واحد	تثنیہ	جمع
لَمْ يُفْعَلْ (وہ نہ کیا گیا)	لَمْ يُفْعَلَا	لَمْ يُفْعَلُوْا
لَمْ تُفْعَلْ	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ يُفْعَلْنَ
لَمْ تُفْعَلْ	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلُوْا
لَمْ تُفْعَلِيْ	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلْنَ
لَمْ أُفْعَلْ		لَمْ نُفْعَلْ

نوٹ: عِلْمٌ، شُرْبٌ، مَنْعٌ، ظُلْمٌ، نَصْرٌ مصادر سے نفی جحد بلم معروف اور مجہول کی گردان کریں۔

سوالات

۱۔ درج ذیل صیغے اور ان کے معنے بتائیں :۔

۱۔ لَمْ يَعْلَمُوْا ۲۔ لَمْ نَشْرَحْ ۳۔ لَمْ تَجْعَلِيْ ۴۔ لَمْ تَخْرِقْ
۵۔ لَمْ يَحْمَدُوْا ۶۔ لَمْ يُوْلَدَا ۷۔ لَنْ تُقْبَلَا ۸۔ لَنْ تَصْبِرَ
۹۔ لَنْ تَخْلُقُوْا۔

۲۔ درج ذیل فقرات کا اردو میں ترجمہ کریں :۔

۱۔ میں ہرگز نہیں جاؤں گا۔ ۲۔ تم دو مردوں نے نہیں کھایا۔ ۳۔ تو ایک عورت ہرگز نہیں کھیلے گی۔ ۴۔ میں نے نہیں پیا۔ ۵۔ میں نے ابھی تک نہیں دیکھا۔

سبق نمبر ۱۳

نونِ تاکید کا بیان

تعریف : یہ نون مضارع کے آخر میں آتا ہے اور اس کے آنے سے مضارع سے پہلے لامِ مفتوح یا اِمّا آجاتا ہے، یہ اس کے معنی میں تاکید پیدا کرتا ہے اور اسے زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اور اس کے آنے سے مضارع کے آخری حرف پر فتحہ آجاتا ہے جیسے یَفْعَلُ سے لَیَفْعَلَنَّ (وہ ضرور کرے گا)، اِمَّا یَبْلُغَنَّ (وہ ضرور پہنچے گا)، اس کو مضارع مؤکد بلامِ تاکید و نونِ تاکید کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں ۱۔ نونِ ثقیلہ (جو مشدد ہوتا ہے) ۲۔ نونِ خفیفہ (جو ساکن ہوتا ہے)۔

ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے :۔

نونِ ثقیلہ کے احکام :

۱۔ یہ نون مشدّد ہوتا ہے۔

۲۔ مضارع کے چودہ صیغوں کے آخر میں آتا ہے۔ سات صیغوں کے آخر سے نونِ اعرابی گرا دیا جاتا ہے جیسے لَیَفْعَلَانِّ۔

۳۔ جمع مذکر غائب اور جمع مذکر مخاطب کے آخر سے واؤ جمع بھی گر جاتی ہے جیسے یَفْعَلُوْنَ سے لَیَفْعَلُنَّ۔

۴۔ واحد مؤنث مخاطب کے آخر سے ی بھی گر جاتی ہے جیسے لَتَفْعَلِنَّ۔

۵۔ جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب کے نونِ ضمیری کے پیچھے اور نونِ ثقیلہ سے پہلے "ا" ساکن کا اضافہ کیا جاتا ہے تاکہ نونِ ضمیری اور نونِ ثقیلہ کے جمع ہونے سے ثقل واقع نہ ہو، کیونکہ نونِ ثقیلہ دو نونوں کے قائم مقام ہوتا ہے جیسے لَیَفْعَلْنَانِّ۔

۶۔ اگر صیغہ واحد کے آخر میں حرفِ علت واؤ یا ی ہو تو وہ قائم رہتے ہیں جیسے لَیَدْعُوَنَّ، لَیَرْمِیَنَّ اگر آخر میں حرفِ علت "ا" ہو تو ی میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسے یَرْضٰی سے لَیَرْضَیَنَّ۔

نونِ ثقیلہ کے ماقبل کا اعراب :

۱۔ مرفوع پانچ صیغوں میں نونِ ثقیلہ کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔

۲۔ چھ صیغوں (چار تثنیہ، اور جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب) کے آخر میں نونِ ثقیلہ سے پہلے الف ساکن ہوتا ہے۔

۳۔ جمع مذکر غائب اور جمع مذکر مخاطب میں اس کا ماقبل مضموم اور واحد مؤنث مخاطب میں مکسور ہوتا ہے۔

نوٹ: اگر نونِ ثقیلہ سے قبل الف ہو تو خود نونِ ثقیلہ مکسور ہوتا ہے اور باقی صیغوں میں مفتوح۔

مضارع مؤکد بلامِ تاکید و نونِ ثقیلہ معروف کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَيَفْعَلَنَّ (وہ ضرور کرے گا)	لَيَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلُنَّ
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلْنَانِّ
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلُنَّ
لَتَفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلْنَانِّ
لَأَفْعَلَنَّ		لَنَفْعَلَنَّ

مضارع مؤکد بلامِ تاکید و نونِ ثقیلہ مجہول کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَيُفْعَلَنَّ	لَيُفْعَلَانِّ	لَيُفْعَلُنَّ
لَتُفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَيُفْعَلْنَانِّ
لَتُفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلُنَّ
لَتُفْعَلِنَّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلْنَانِّ
لَأُفْعَلَنَّ		لَنُفْعَلَنَّ

نونِ خفیفہ کے احکام

یہ نون مضارع کے ان صیغوں کے آخر میں آتا ہے جن میں نونِ ثقیلہ سے پہلے الف ساکن نہیں ہوتا

کیونکہ نونِ خفیفہ بھی ساکن اور الف بھی ساکن اور دو ساکنوں کا اجتماع جائز نہیں۔ باقی تمام احکام میں یہ نونِ ثقیلہ جیسا ہوتا ہے، وہ آٹھ صیغے ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

نونِ خفیفہ معروف کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَیَفْعَلَنْ	×	لَیَفْعَلُنْ
لَتَفْعَلَنْ	×	×
لَتَفْعَلَنْ	×	لَتَفْعَلُنْ
لَتَفْعَلِنْ	×	×
لَاَفْعَلَنْ	×	لَنَفْعَلَنْ

نونِ خفیفہ مجہول کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَیُفْعَلَنْ	×	لَیُفْعَلُنْ
لَتُفْعَلَنْ	×	×
لَتُفْعَلَنْ	×	لَتُفْعَلُنْ
لَتُفْعَلِنْ	×	×
لَاُفْعَلَنْ	×	لَنُفْعَلَنْ

نوٹ: وہ افعال جن کو نونِ ثقیلہ یا خفیفہ کے ساتھ مؤکد کرنا واجب یا جائز ہے وہ یہ ہیں:۔

۱۔ فعلِ مضارع جب جوابِ قسم ہو، مستقبل کے معنے پر دلالت کرتا ہو، لامِ تاکید اور مضارع کے درمیان فاصلہ نہ ہو، مثبت ہو منفی نہ ہو تو اسے نونِ تاکید سے مؤکد کرنا واجب ہے جیسے واللہ لَیَنْصُرَنَّ الْکَرِیْمُ الْمَظْلُوْمَ، وَاللّٰہِ لَاَنْصُرَنَّ الْمَظْلُوْمَ۔

۲۔ جب فعلِ مضارع سے پہلے مَا، اِنْ شرطیہ میں مدغم ہو کر داخل ہو تو مضارع کی تاکید جائز ہے جیسے اِمَّا تُسَافِرَنَّ یا اِمَّا تُسَافِرْنْ۔

۳۔ جب فعلِ مضارع سے پہلے لامِ امر، لائے نہی، حرفِ استفہام، عرض، تحضیض اور حرفِ تمنی میں سے کوئی

آجائے تو تاکید جائز ہے جیسے لَیَرْحَمَنَّ یا لَیَرْحَمْ وغیرہ۔

۴۔ امر حاضر کی تاکید بھی نونِ ثقیلہ سے جائز ہے جیسے اُنْصُرَنَّ یا اُنْصُرْ۔

۵۔ عموماً فعلِ ماضی کو نونِ تاکید سے مؤکد نہیں کیا جاتا مگر کبھی اس کی تاکید بھی آنا ثابت ہے جیسے حدیثِ پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان موجود ہے فَاِمَّا اَدْرَکَنَّ مِنْکُمُ الدَّجَّالُ۔ اس مثال میں اَدْرَکَنَّ اصل میں اَدْرَکَ تھا۔

سوالات

۱۔ درجِ ذیل مصادر سے مضارع معروف و مجہول بالامِ تاکید و نونِ ثقیلہ وخفیفہ کی گردانیں کریں:۔

عِلْمٌ شُرْبٌ ضَرْبٌ قَتْلٌ نَصْرٌ کَرَامَةٌ۔

۲۔ درجِ ذیل صیغے کیا ہیں اور ان کے ساتھ نونِ ثقیلہ وخفیفہ لگانے سے کیا تبدیلی ہوئی ہے؟

لَیَحْمِلَنَّ لَیَدْخُلَنَّ لَتَکْفُرُنَّ لَتُسْئَلُنَّ لَیَدْخُلُنَانِّ لَیَعْرِفَانِّ لَنَسْفَعًا[1]۔

---

[1] اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا، نونِ خفیفہ الف سے تبدیل ہو گیا۔

نوٹ: فعل کے آخر سے نونِ خفیفہ کو حذف کرنا بھی جائز ہے جبکہ نونِ ثقیلہ حذف نہیں ہوتا جیسے لَاتُهِينَ الْفَقِيرَ اصل میں لَاتُهِيْنَنْ تھا۔

سبق نمبر ۱۴

فعلِ امر کی بحث

تعریف: فعلِ امر وہ فعل ہے جس کے ساتھ کسی کو زمانہ مستقبل میں کام کرنے کا حکم دیا جاتا ہے یا مستقبل میں اس سے کام کرنے کی خواہش کی جاتی ہے جیسے اُنْصُرْ (تو مدد کر)، لِیَنْصُرْ (چاہیے کہ وہ مدد کرے) امر معروف کی دو قسمیں ہیں ۱۔ امر حاضر معروف ۲۔ امر غائب و متکلم معروف۔

۱۔ امر حاضر معروف: امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں جو مضارع حاضر معروف کے چھ صیغوں سے بنتے ہیں، بنانے کا طریقہ حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ علامتِ مضارع کو حذف کر دیں اور پھر دیکھیں اگر علامتِ مضارع کا مابعد متحرک ہے تو آخر کو جزم دیں جیسے تَهَبُ سے هَبْ، تَعِدُ سے عِدْ، تَزِنُ سے زِنْ۔

۲۔ اگر علامتِ مضارع کا مابعد ساکن ہو تو ابتدا میں ہمزہ وصلی لگا دیں اور آخر کو جزم دیں اور عین کلمہ کو دیکھیں، اگر مضموم ہو تو ہمزہ وصلی مضموم ہوگا جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزہ وصلی مکسور ہوگا جیسے تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ، تَعْرِفُ سے اِعْرِفْ۔

۳۔ واحد مؤنث مخاطب، تثنیہ اور جمع کے صیغوں سے نونِ اعرابی گر جاتا ہے جیسے تَسْمَعَانِ سے اِسْمَعَا، تَنْصُرُوْنَ سے اُنْصُرُوْا۔

۴۔ نونِ ضمیری اپنی حالت پر قائم رہتا ہے جیسے تَنْصُرْنَ سے اُنْصُرْنَ۔

۵۔ اگر مضارع کے واحد کے صیغے کے آخر میں حرفِ علت ہو تو گر جاتا ہے جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ، تَرْضٰی سے اِرْضَ، تَرْمِیْ سے اِرْمِ۔

۲۔ امر غائب و متکلم معروف: امر غائب و متکلم معروف کے آٹھ صیغے ہوتے ہیں۔ بنانے کا طریقہ یہ ہے: مضارع غائب و متکلم معروف کے آٹھ صیغوں کے پہلے لامِ امر لگانے اور آخری حرف کو جزم دینے سے بنتا ہے جیسے یَنْصُرُ سے لِیَنْصُرْ، اَنْصُرُ سے لِاَنْصُرْ۔

۲۔ واحد کے صیغوں کے آخر میں حرفِ علت ہو تو وہ بھی گر جاتا ہے جیسے یَدْعُوْ سے لِیَدْعُ، یَرْمِیْ سے لِیَرْمِ۔

۳۔ نونِ اعرابی گر جاتا ہے۔

۴۔ نونِ ضمیری اپنی حالت پر قائم رہتا ہے۔

امرِ مجہول

امرِ مجہول کے چودہ صیغے ہوتے ہیں اور مضارع مجہول سے پہلے لامِ امر لگانے سے بن جاتے ہیں جیسے یُنْصَرُ سے لِیُنْصَرْ، تُنْصَرُ سے لِتُنْصَرْ۔

نونِ تاکید

امر مجہول ہو یا معروف اس کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ لاحق ہوتے ہیں جیسے اُنْصُرْ سے اُنْصُرَنَّ، اُنْصُرَنْ، لِیَنْصُرْ سے لِیَنْصُرَنَّ وغیرہ۔

نوٹ: مذکورہ بالا بحث سے یہ معلوم ہوا کہ امر حاضر معروف کے پہلے لامِ مکسور نہیں ہوتا جبکہ امر غائب و متکلم معروف اور امر مجہول کے پہلے لام مکسور آتا ہے۔

کوفیوں کے نزدیک امر حاضر معروف ہو یا امر غائب و متکلم اس کے پہلے لفظاً یا تقدیراً لامِ امر کا ہونا ضروری ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِتَفْرَحُوْا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے لِتَأْخُذُوْا مَصَافَّکُمْ (اپنی صفوں کو لازم پکڑو)

امر حاضر معروف اور غائب و متکلم معروف کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
امر حاضر:	اِفْعَلْ (تو کر)	اِفْعَلَا	اِفْعَلُوْا
	اِفْعَلِیْ	اِفْعَلَا	اِفْعَلْنَ
امر غائب و متکلم:	لِیَفْعَلْ	لِیَفْعَلَا	لِیَفْعَلُوْا
	لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِیَفْعَلْنَ
	لِاَفْعَلْ		لِنَفْعَلْ

امر مجہول کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لِیُفْعَلْ (چاہیئے کہ وہ کیا جائے)	لِیُفْعَلَا	لِیُفْعَلُوْا
لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلَا	لِیُفْعَلْنَ
لِتُفْعَلْ	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلُوْا
لِتُفْعَلِیْ	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلْنَ
لِاُفْعَلْ		لِنُفْعَلْ

امر حاضر مؤکد با نون تاکید کی گردانیں

امر حاضر معروف با نون ثقیلہ

واحد	تثنیہ	جمع
اِفْعَلَنَّ	اِفْعَلَانِّ	اِفْعَلُنَّ
اِفْعَلِنَّ	اِفْعَلَانِّ	اِفْعَلْنَانِّ

امر غائب و متکلم معروف با نون ثقیلہ

واحد	تثنیہ	جمع
لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلَانِّ	لِیَفْعَلُنَّ
لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَانِّ	لِیَفْعَلْنَانِّ

لِاُفْعَلَنَّ		لِنُفْعَلَنَّ

امر حاضر معروف بانونِ خفیفہ

واحد	تثنیہ	جمع
اِفْعَلَنْ	×	اِفْعَلُنْ
اِفْعَلِنْ	×	×

امر غائب و متکلّم معروف بانونِ خفیفہ

واحد	تثنیہ	جمع
لِیَفْعَلَنْ	×	لِیَفْعَلُنْ
لِتَفْعَلَنْ	×	×
لِاَفْعَلَنْ		لِنَفْعَلَنْ

امر مجہول بانونِ خفیفہ و ثقیلہ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لِیُفْعَلَنَّ	لِیُفْعَلَانِّ	لِیُفْعَلُنَّ
لِتُفْعَلَنَّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِیُفْعَلْنَانِّ
لِتُفْعَلَنَّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلُنَّ
لِتُفْعَلِنَّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلْنَانِّ
لِاُفْعَلَنَّ		لِنُفْعَلَنَّ

امر مجہول بانونِ خفیفہ کی گردان

لِیُفْعَلَنْ	×	لِیُفْعَلُنْ
لِتُفْعَلَنْ	×	×
لِتُفْعَلَنْ	×	لِتُفْعَلُنْ
لِتُفْعَلِنْ	×	×
لِاُفْعَلَنْ		لِنُفْعَلَنْ

سوالات

۱۔ نیچے والے مصادر سے امر حاضر معروف اور امر غائب معروف کی گردانیں کریں :۔

ظُلْمٌ ضَرْبٌ فَتْحٌ نَصْرٌ كَرَامَةٌ شُرْبٌ

۲۔ درج ذیل مصادر سے امر حاضر با نون ثقیلہ و خفیفہ کی گردان اور امر مجہول با نون ثقیلہ و خفیفہ کی گردانیں کریں :۔

طَلَبٌ مَنْعٌ حِسْبَانٌ قَتْلٌ عِرْفَانٌ

سبق نمبر ۱۵

فعلِ نہی کا بیان

نہی (روکنا) سے مراد وہ فعل ہے جس کے ساتھ کسی کو زمانۂ مستقبل میں کام کرنے سے روکا جائے جیسے لَا تَنْصُرْ (تو مت مدد کر) لَا يَنْصُرْ (چاہیئے کہ وہ مدد نہ کرے)۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ نہی معروف ۲۔ نہی مجہول۔

بنانے کا طریقہ

۱۔ یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ درحقیقت وہ فعلِ مضارع ہے جس کے پہلے لائے نہی لگایا جاتا ہے۔ یہ لائے نہی مضارع کے پانچ مرفوع صیغوں کو جزم دیتا ہے جیسے لَا يَذْهَبْ، لَا تَذْهَبْ۔

۲۔ اگر ان پانچ صیغوں کے آخر میں حرفِ علّت (واؤ، الف، ی) ہوں تو ان کو گرا دیتا ہے جیسے لَا تَدْعُ، لَا تَرْمِ، لَا تَرْضَ۔

۳۔ سات صیغوں کے آخر سے نونِ اعرابی گرا دیتا ہے۔

۴۔ نونِ ضمیری اپنی حالت پر قائم رہتا ہے۔

۵۔ نہی معروف ہو یا مجہول، اس میں لا کا عمل یکساں ہے۔

نوٹ: نہی معروف ہو یا مجہول دونوں کے آخر میں نونِ ثقیلہ اور خفیفہ لاحق ہوتے ہیں، گردانیں حسبِ ذیل ہیں:۔

نہی معروف کی گردان

جمع	تثنیہ	واحد
لَا يَفْعَلُوْا	لَا يَفْعَلَا	لَا يَفْعَلْ
لَا يَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلْ
لَا تَفْعَلُوْا	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلْ
لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلِيْ
لَا نَفْعَلْ		لَا أَفْعَلْ

نہی مجہول کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَا يُفْعَلْ	لَا يُفْعَلَا	لَا يُفْعَلُوْا
لَا تُفْعَلْ	لَا تُفْعَلَا	لَا يُفْعَلْنَ
لَا تُفْعَلْ	لَا تُفْعَلَا	لَا تُفْعَلُوْا
لَا تُفْعَلِيْ	لَا تُفْعَلَا	لَا تُفْعَلْنَ
لَا اُفْعَلْ		لَا نُفْعَلْ

نہی معروف با نون ثقیلہ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَا يَفْعَلَنَّ	لَا يَفْعَلَانِّ	لَا يَفْعَلُنَّ
لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا يَفْعَلْنَانِّ
لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا تَفْعَلُنَّ
لَا تَفْعَلِنَّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا تَفْعَلْنَانِّ
لَا اَفْعَلَنَّ		لَا نَفْعَلَنَّ

نہی مجہول با نون ثقیلہ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَا يُفْعَلَنَّ	لَا يُفْعَلَانِّ	لَا يُفْعَلُنَّ
لَا تُفْعَلَنَّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا يُفْعَلْنَانِّ
لَا تُفْعَلَنَّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا تُفْعَلُنَّ
لَا تُفْعَلِنَّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا تُفْعَلْنَانِّ
لَا اُفْعَلَنَّ		لَا نُفْعَلَنَّ

نہی معروف با نون خفیفہ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَا يَفْعَلَنْ	×	لَا يَفْعَلُنْ

لَا تَفْعَلَنْ	×	×
لَا تَفْعَلَنْ	×	لَا تَفْعَلُنْ
لَا تَفْعَلِنْ	×	×
لَا أَفْعَلَنْ	×	لَا نَفْعَلَنْ

نہی مجہول با نونِ خفیفہ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَا يُفْعَلَنْ	×	لَا يُفْعَلُنْ
لَا تُفْعَلَنْ	×	×
لَا تُفْعَلَنْ	×	لَا تُفْعَلُنْ
لَا تُفْعَلِنْ	×	×
لَا أُفْعَلَنْ	×	لَا نُفْعَلَنْ

نوٹ : درج ذیل مصادر سے نہی معروف اور مجہول کی گردانیں کریں :-

بُخْلٌ (بخل کرنا) رَفْعٌ (بلند کرنا) شُكْرٌ (شکر کرنا) بَذْلٌ (خرچ کرنا) شَهَادَةٌ (گواہی دینا) بَسْطٌ (پھیلانا)۔

ضروری نوٹ

(لائے نہی اور لائے نفی میں فرق)

ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ لائے نفی مضارع پر داخل ہو کر اس میں صرف نفی کے معنے پیدا کرتا ہے اور اس کے لفظوں میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرتا جیسے لَا يَضْرِبُ (وہ نہیں مارے گا) اور لائے نہی ترکِ فعل کے معنے پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ فعل کے لفظوں میں بھی تبدیلی پیدا کر دیتا ہے جیسے کہ گذشتہ صفحہ میں ذکر ہو چکا ہے۔

نفی مضارع معروف کی گردان حسب ذیل ہے

لَا يَضْرِبُ لَا يَضْرِبَانِ لَا يَضْرِبُوْنَ لَا تَضْرِبُ لَا تَضْرِبَانِ لَا يَضْرِبْنَ لَا تَضْرِبُ لَا تَضْرِبَانِ لَا تَضْرِبُوْنَ لَا تَضْرِبِيْنَ لَا تَضْرِبَانِ لَا تَضْرِبْنَ لَا أَضْرِبُ لَا نَضْرِبُ۔

سوالات

۱۔ امرِ حاضر معروف اور امرِ غائب و متکلم معروف میں کیا فرق ہے؟

۲۔ کیا امرِ حاضر معروف کے لئے مضارع سے پہلے لامِ امر لگانا جائز ہے؟

۳۔ درج ذیل صیغے کس کس فعل کے ہیں:۔

إِذْهَبُوْا لَا يَمْنَعَنَّ لَا يَنْزِعَا فَلْيَعْبُدُوْا اُسْجُدْنَ لَا أَلْزِمَنَّ لَا تَقْنَطُوْا اُنْصُرِيْ لَا أَعْبُدُ لَا تَبْخَلْ إِعْدِلَانِّ إِشْرَبْنَ لِتَفْرَحُوْا لَا يَأْكُلْنَ لَيَشْرِبْنَانِّ۔

۴۔ درجِ ذیل صیغوں سے امر اور نہی کے صیغے بنائیں:۔

تَشْكُرُوْنَ تَشْرَبِيْنَ تَعْرِفْنَ تَبْذُلُ تَبْسُطَانِ يَجْلِسُوْنَ يَرْكَبْنَ أَضْحَكُ يَشْهَدَانِ تَفْتَحُوْنَ۔

۵۔ اِن فقروں کا عربی میں ترجمہ کریں:۔

(۱) تو ایک عورت مدد کر۔
(۲) چاہیئے کہ وہ سب عورتیں چلی جائیں۔
(۳) تو مت جا۔
(۴) چاہیے کہ وہ سب ضرور بیٹھیں
(۵) چاہیئے کہ وہ صبر نہ کریں۔

سبق نمبر ۱۶
اسمائے مشتقہ کا بیان

ان کی سات قسمیں ہیں ۱۔ اسمِ فاعل ۲۔ اسمِ مفعول ۳۔ صفتِ مشبّہہ ۴۔ اسمِ تفضیل ۵۔ اسمِ آلہ ۶۔ اسمِ ظرف ۷۔ مبالغہ۔

۱۔ اسمِ فاعل

اسمِ فاعل (کام کرنیوالا) وہ اسمِ مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ قائم ہو جیسے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا) جَالِسٌ (بیٹھنے والا)۔

بنانے کا طریقہ : یہ فعلِ مضارع معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ علامتِ مضارع کو حذف کریں، فا کلمہ کو فتحہ دیکر اس کے بعد الف لگا دیں اور عین کلمہ کو کسرہ دیں، حرف آخر پر تنوین[1] لگا دیں جیسے یَجْلِسُ سے جَالِسٌ

---

[1] تنوین سے مراد وہ نونِ ساکن ہے جو کلمے کے آخر میں پڑھا جاتا ہے مگر لکھا نہیں جاتا اور یہ نون تاکید نہیں ہوتا جیسے رَجُلٌ، قَلَمٌ۔ اس کی پانچ قسمیں ہیں ۱۔ تنوینِ تمکّن ۲۔ تنوینِ تنکیر ۳۔ تنوینِ عوض ۴۔ تنوینِ مقابلہ ۵۔ تنوینِ ترنّم۔

(۱) تنوینِ تمکّن : یہ منصرف کلموں کے آخر میں آتی ہے جیسے قَلَمٌ اسے تنوینِ صرف اور تمکینیہ بھی کہتے ہیں۔

(۲) تنوینِ تنکیر : یہ بعض مبنی کلمات کے آخر میں معرفہ اور نکرہ کے درمیان فرق کرنے کیلئے آتی ہے یہ اسمائے افعال کے آخر میں بھی لاحق ہوتی ہے جیسے صَهٍ

(۳) تنوینِ عوض : یہ حرف، اسم یا جملہ محذوفہ کے عوض میں آتی ہے جیسے جَوَارٍ (جواری) حِيْنَئِذٍ (حين اذ كان كذا۔)

(۴) تنوینِ مقابلہ : یہ جمع مؤنث کے آخر میں جمع مذکر سالم کے نون کے عوض میں آتی ہے جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

(۵) تنوینِ ترنّم : یہ قوافی کے لئے اسم، فعل اور حرف تینوں کے آخر میں آتی ہے جیسے اَصَابًا۔ اصل میں اَصَابَ تھا۔

يَنْصُرُ سے نَاصِرٌ ، يَضْرِبُ سے ضَارِبٌ۔ تثنیہ اور جمع کی حالت میں ان کی علامتیں (ا تثنیہ اور واو جمع) لگا دیتے ہیں۔

اسم فاعل کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر :	فَاعِلٌ	فَاعِلَانِ	فَاعِلُونَ - فَعَلَةٌ
مؤنث :	فَاعِلَةٌ	فَاعِلَتَانِ	فَاعِلَاتٌ - فَوَاعِلُ

اگر فعل غیر ثلاثی ہو تو علامتِ مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ م مضموم لگا دیتے ہیں اور ما قبل آخر کو کسرہ اور آخری حرف پر تنوین لگا دیتے ہیں جیسے يُكْرِمُ سے مُكْرِمٌ ، يَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ

گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر :	مُكْرِمٌ (عزت کرنے والا ایک مرد)	مُكْرِمَانِ	مُكْرِمُوْنَ
مؤنث :	مُكْرِمَةٌ (عزت کرنے والی ایک عورت)	مُكْرِمَتَانِ	مُكْرِمَاتٌ

اسم مفعول

یہ وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَفْعُوْلٌ، مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)۔

بنانے کا طریقہ : یہ فعل مضارع مجہول سے بنتا ہے۔ ثلاثی مجرد افعال میں علامتِ مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ مَ مفتوح، عین کلمہ پر ضمہ اور اس کے بعد واؤ کا اضافہ اور لام کلمہ پر تنوین لگانے سے بنتا ہے جیسے يُفْعَلُ سے مَفْعُوْلٌ ، يُنْصَرُ سے مَنْصُوْرٌ۔ تثنیہ اور جمع کی علامتیں لاحق ہوتی ہیں۔ تین صیغے مذکر اور تین مؤنث کے لئے آتے ہیں۔

گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر :	مَفْعُوْلٌ	مَفْعُوْلَانِ	مَفْعُوْلُوْنَ
مؤنث :	مَفْعُوْلَةٌ	مَفْعُوْلَتَانِ	مَفْعُوْلَاتٌ

اگر فعل غیر ثلاثی ہو تو مضارع مجہول سے علامتِ مضارع کو حذف کر کے اسکی جگہ مُ مضموم لگانے،

اور آخری حرف پر تنوین لگانے اور باقی متحرک حروف کو بحالہٖ اپنی حالت پر رکھنے سے بنتا ہے جیسے کَرُمَ سے مُکْرَمٌ، یَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ۔ گردان حسبِ ذیل ہے:۔

گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر:	مُکْرَمٌ	مُکْرَمَانِ	مُکْرَمُوْنَ
مؤنث:	مُکْرَمَةٌ	مُکْرَمَتَانِ	مُکْرَمَاتٌ

نوٹ: درج ذیل الفاظ سے اسمِ فاعل اور مفعول کی گردانیں کریں:۔

فَتْحٌ جُلُوْسٌ ذِهَابٌ سَمْعٌ شُرْبٌ شَهَادَةٌ۔

ثلاثی مجرد سے فَاعِلٌ اور مَفْعُوْلٌ کے وزن کے علاوہ کبھی فَعِیْلٌ اور فَعُوْلٌ کے وزن بمعنے اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول آتے ہیں جیسے سَمِیْعٌ (سننے والا) عَلِیْمٌ (جاننے والا) اسمِ فاعل ہیں اور فَعُوْلٌ کے وزن پر اسمِ فاعل بَتُوْلٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنے والی) آیا ہے۔ جَرِیْحٌ بمعنے مَجْرُوْحٌ (زخمی)، قَتِیْلٌ بمعنے مَقْتُوْلٌ (قتل کیا ہوا)، رَسُوْلٌ بمعنے مُرْسَلٌ (بھیجا ہوا) اسمِ مفعول ہیں۔

نوٹ: علامہ سیوطی نے فَاعِلٌ بمعنے مَفْعُوْلٌ کی پانچ مثالیں بیان فرمائی ہیں جو درجِ ذیل ہیں:۔

۱۔ دَافِقٌ بمعنے مَدْفُوْقٌ (ٹپکا ہوا پانی) ۲۔ سَافِحٌ بمعنے مَسْفُوْحٌ (زیادہ بہایا ہوا پانی)

۳۔ رَاضِیَةٌ بمعنے مَرْضِیَّةٌ (پسندیدہ) ۴۔ کَاتِمٌ بمعنے مَکْتُوْمٌ (پوشیدہ راز)

۵۔ لَیْلٌ نَائِمٌ بمعنے لَیْلٌ مَنُوْمٌ (ایک ایسی رات جس میں سویا جائے۔)

ضمیروں کا استعمال: جب اسمِ فاعل اور مفعول سے غائب، متکلم یا مخاطب کے معنے لینے مقصود ہوں تو ان سے پہلے غائب، مخاطب یا متکلم کی ضمیریں لگا دیتے ہیں جیسے هُوَ عَالِمٌ (وہ جاننے والا ہے) اَنْتَ عَالِمٌ (تو جاننے والا ہے) اَنَا عَالِمٌ (میں جاننے والا ہوں)۔

---

[۱] اسمِ فاعل مذکر کے لئے عام طور پر فَاعِلٌ کا وزن اور مؤنث کے لئے فَاعِلَةٌ کا وزن استعمال ہوتا ہے مگر بعض مخصوص حالتوں میں فَاعِلٌ کا وزن بغیر ۃ کے مؤنث کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے حَامِلٌ (حاملہ عورت)، حَائِضٌ (حیض والی عورت)، مُرْضِعٌ (دودھ پلانے والی عورت)۔

سبق نمبر ۱۰

مبالغہ کا بیان

مبالغہ (زیادتی بیان کرنا) : جب فاعل میں مصدری معنے کی زیادتی پائی جائے تو اسے مبالغہ کہتے ہیں اس کے اوزان اسمِ فاعل کے اوزان سے مختلف ہوتے ہیں جیسے عَلَّامٌ (بہت زیادہ جاننے والا) نَفَّاعٌ (بہت زیادہ نفع دینے والا)۔

بنانے کا طریقہ : اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں مگر ثلاثی مجرّد افعال سے کبھی حروف کو مکرر لانے اور کبھی و، آ، ی کو متفرق طور زیادہ کرنے سے بنتا ہے اور غیر ثلاثی افعال سے اس کا صیغہ بہت کم استعمال ہوتا ہے سوائے چند صیغوں کے اور کوئی صیغہ استعمال نہیں ہوتا جیسے مِعْطَاءٌ (بہت زیادہ دینے والا) نَذِیْرٌ (بہت زیادہ ڈرانے والا) بَشِیْرٌ (زیادہ خوشخبری دینے والا)۔ یہ بالترتیب اَعْطٰی، اَنْذَرَ اور بَشَّرَ سے نکلے ہیں۔ ثلاثی سے اس کے اوزان بے شمار ہیں جو تمام کے تمام سماعی ہیں اور کثیر الاستعمال درج ذیل ہیں :۔

فَعِلٌ فَعِیْلٌ فَعُوْلٌ جیسے حَذِرٌ (بہت زیادہ محتاط) عَلِیْمٌ (بہت جاننے والا) اَکُوْلٌ (بہت کھانے والا)۔

فَعَّالٌ فُعَّالٌ فِعِّیْلٌ جیسے سَفَّاکٌ (خونریزی کرنے والا) کُبَّارٌ (بہت بڑا) صِدِّیْقٌ (بہت سچا)۔

مِفْعَلٌ مِفْعَالٌ مِفْعِیْلٌ جیسے مِجْذَمٌ (بہت کاٹنے والا) مِنْعَامٌ (بہت انعام دینے والا)، مِنْطِیْقٌ (بہت باتونی)۔

فُعَالٌ فَاعُوْلٌ فُعَلَۃٌ جیسے عُجَابٌ (بہت عجیب) فَارُوْقٌ (بہت فرق کرنے والا) ضُحَکَۃٌ (بہت ہنسنے والا)۔

فَعُّوْلٌ فُعُّوْلٌ فُعَّلٌ جیسے قَیُّوْمٌ (بہت قیام کرنے والا) قُدُّوْسٌ (بہت پاک) قُلَّبٌ (بہت پلٹنے والا)۔

اوزانِ مبالغہ میں تذکیر و تانیث کا کوئی فرق نہیں ہوتا مگر کبھی مبالغہ میں زیادتی کے لئے اسکے آخر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں جیسے رَجُلٌ عَلَّامَۃٌ (بہت زیادہ جاننے والا مرد) اِمْرَأَۃٌ عَلَّامَۃٌ

(بہت زیادہ جلنے والی عورت) رَجُلٌ فَرُوْقَةٌ (بہت فرق کرنے والا مرد) اِمْرَاَةٌ فَرُوْقَةٌ (بہت فرق کرنے والی عورت)۔

جب فعیل بمعنے فاعل اور فعول بمعنے مفعول ہو تو تذکیر و تانیث میں تفریق کی جاتی ہے جیسے اَنْتَ عَلِیْمٌ، هِیَ عَلِیْمَۃٌ، جَمَلٌ حَمُوْلٌ (بوجھ اٹھانے والا اونٹ) نَاقَةٌ حَمُوْلَةٌ (بوجھ اٹھانے والی اونٹنی)۔

وہ فعل جس میں حرفہ اور پیشہ کے معنے ہوں اس سے فَعَّالٌ کے وزن پر فعّال کا صیغہ مشتق کر لیتے ہیں جیسے خَیَّاطٌ (درزی) بَزَّازٌ (کپڑا فروش) حَجَّامٌ (پچھنے لگانے والا)۔ کبھی اسم جامد سے فَعَّالٌ کا وزن مشتق کر لیتے ہیں جیسے بَقَّالٌ (سبزی فروش) بَقْلَةٌ سے اور جَمَّالٌ (شتربان) جَمَلٌ سے نکلا ہے۔

سوالات

۱۔ فعل غیر ثلاثی سے اسم فاعل اور اسم مفعول کیسے بنتا ہے؟

۲۔ تنوین کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام بتائیں۔

۳۔ مبالغہ اور اسم فاعل میں فرق بتائیں۔

۴۔ درج ذیل کلمات سے اسم فاعل، اسم مفعول اور مبالغہ کے صیغے الگ الگ کریں:۔

غَیُوْرٌ ضَاحِکَاتٌ طَلُوْبٌ مَبْعُوْثُوْنَ عَجُوْلٌ جَرِیْحٌ عَارِضَتَانِ اَفَّاكٌ بَشِیْرٌ خَاطِئُوْنَ مَبْثُوْثَتَانِ نَذِیْرٌ مِهْذَارٌ مَحْظُوْرَةٌ مِقْدَامٌ اَثِیْمٌ۔

سبق نمبر ۱۸

صفتِ مشبّہ کا بیان

صفتِ مشبّہ وہ اسمِ مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں صفت دائمی ہوتی ہے جیسے جَمِیْلٌ (خوبصورت) کَرِیْمٌ (سخی)۔

اسمِ فاعل اور صفتِ مشبّہ میں فرق :۱۔ صفتِ مشبّہ بھی اسمِ فاعل کے معنے میں استعمال ہوتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ اسمِ فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے اور صفتِ مشبّہ میں دائمی ہوتی ہے اور لازمی جیسے نَاصِرٌ (وہ شخص جس سے نُصرۃ کی صفت صادر ہو) اور حسین (وہ جو ہمیشہ خوبصورت ہو)

۲۔ اسمِ فاعل فعلِ لازم اور متعدی دونوں سے مشتق ہوتا ہے جیسے ذَاھِبٌ، نَاصِرٌ اور صفتِ مشبّہ ہمیشہ فعلِ لازم سے مشتق ہوتی ہے۔ اگر فعلِ متعدی سے مشتق ہو تو لازم معنے میں ہی استعمال ہو گی جیسے سَمِیْعٌ۔

وجہ تسمیہ : مشبّہ کا معنے مشابہت دیا ہوا، چونکہ صفتِ مشبّہ تثنیہ جمع، تذکیر و تانیث اور عمل میں اسمِ فاعل کے مشابہ ہوتی ہے اس لئے اسے صفتِ مشبّہ کہتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ : اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں، کبھی مصدر کے دوسرے حرف کے بعد واؤ، آ اور یاء کا اضافہ کرتے ہیں جیسے شُجَاعٌ (بہادر آدمی) وَقُوْرٌ (صاحبِ وقار) شَرِیْفٌ (شرافت والا)۔

چونکہ صفتِ مشبّہ فعلِ لازم سے مشتق ہوتی ہے اس لئے اس کا صیغہ عموماً درج ذیل افعال سے درج ذیل طریقہ پر مشتق ہوتا ہے :۔ ۱۔ ماضی مکسور العین سے صفتِ مشبّہ کے تین وزن ہیں :۔

۱۔ فَعِلٌ مذکر اور فَعِلَۃٌ مؤنث۔ ۲۔ اَفْعَلُ مذکر فَعْلَاءُ مؤنث۔

۳۔ فَعْلَانُ مذکر اور فَعْلٰی مؤنث۔

ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے :۔

۱۔ جب فعل میں خوشی یا غمی کے معنے پائے جائیں تو اس سے مذکر کا صیغہ فَعِلٌ کے وزن پر اور مؤنث

کا صیغہ فَعِلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے :-

فَرِحَ : (خوش ہوا) سے مذکر فَرِحٌ (خوش مرد)، مؤنث فَرِحَۃٌ (خوش عورت)۔

حَزِنَ : (غمزدہ ہوا) سے مذکر حَزِنٌ (غمزدہ مرد)، مؤنث حَزِنَۃٌ (غمزدہ عورت)۔

گردان

جمع	تثنیہ	واحد
فَرِحُوْنَ	فَرِحَانِ	فَرِحٌ
فَرِحَاتٌ	فَرِحَتَانِ	فَرِحَۃٌ

۲۔ جب فَعِلَ میں رنگ، عیب یا حلیہ کے معنے پائے جائیں تو صفتِ مشبہ مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ اور مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے جیسے :

حَمِرَ (سرخ ہوا) سے مذکر اَحْمَرُ (سرخ مرد) مؤنث حَمْرَاءُ (سرخ عورت)

عَوِرَ (کانا ہوا) سے مذکر اَعْوَرُ (کانا مرد) مؤنث عَوْرَاءُ (کانی عورت)

عَیِنَ (فراخ چشم ہوا) سے مذکر اَعْیَنُ (مرد فراخ چشم) مؤنث عَیْنَاءُ (عورت فراخ چشم)

گردان

حُمْرٌ	اَحْمَرَانِ	اَحْمَرُ
حُمْرٌ	حَمْرَاوَانِ	حَمْرَاءُ

نوٹ : جب صفتِ مشبہ مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ اور مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آئے تو مذکر اور مؤنث کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے حُمْرٌ اور عُوْرٌ۔ اگر جمع کے صیغہ کے عین کلمہ کی جگہ یَ ہو تو فاء کلمہ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں جیسے بُیْضٌ سے بِیْضٌ اور عُیْنٌ سے عِیْنٌ نیز اس کی مؤنث کا ہمزہ تثنیہ میں واؤ سے وجوباً بدل جاتا ہے جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ اور عَیْنَاءُ سے عَیْنَاوَانِ۔

۳۔ جب ماضی مکسور العین میں بھوک، پیاس یا اس کی ضد کے معنے پائے جائیں تو مذکر کا صیغہ فَعْلَانُ کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فَعْلیٰ کے وزن پر آتا ہے جیسے عَطِشَ سے عَطْشَانُ (پیاسا مرد) عَطْشیٰ (پیاسی عورت) شَبِعَ (سیر ہوا) سے مذکر شَبْعَانُ (سیر شدہ مرد) مؤنث شَبْعیٰ (سیر شدہ عورت)۔

گردان

عَطْشَانُ	عَطْشَانَانِ	عِطَاشٌ
عَطْشَىٰ	عَطْشَيَانِ	عِطَاشٌ

۲۔ ماضی مضموم العین: اس سے عموماً مذکر کا صیغہ فَعِیْلٌ اور مؤنث کا صیغہ فَعِیْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے کَرُمَ سے مذکر کَرِیْمٌ اور مؤنث کَرِیْمَۃٌ۔

گردان

کَرِیْمٌ	کَرِیْمَانِ	کَرِیْمُوْنَ، کُرَمَاءُ
کَرِیْمَۃٌ	کَرِیْمَتَانِ	کَرِیْمَاتٌ، کِرَامٌ

نوٹ: ماضی مضموم العین سے چند اور اوزان پر بھی صفتِ مشبہ کا صیغہ آتا ہے:

۱۔ فَعُوْلٌ فُعَالٌ فَعَالٌ جیسے وَقُوْرٌ شُجَاعٌ جَبَانٌ (بزدل)
۲۔ فِعْلٌ فُعْلٌ فَعْلٌ جیسے صِفْرٌ (خالی)، صُلْبٌ (سخت)، جُنُبٌ (ناپاک)
۳۔ فَعَلٌ فَعْلٌ فَعِلٌ جیسے شَہْمٌ (دلاور)، بَطَلٌ (جوان)، لَسِنٌ (تیز)

۳۔ ماضی مفتوح العین: اس سے صفتِ مشبہ مذکر کا صیغہ فَعَلٌ کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فَعَلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے جَلَسَ سے جَلَسٌ مذکر مؤنث جَلَسَۃٌ ہے۔

گردان

جَلَسٌ	جَلَسَانِ	جَلَسُوْنَ، جُلَسَاءُ
جَلَسَۃٌ	جَلَسَتَانِ	جَلَسَاتٌ

نوٹ: ماضی مکسور العین سے صفتِ مشبہ کا صیغہ بیشتر آتا ہے جبکہ ماضی مضموم العین سے کم اور سب سے کم مفتوح العین سے استعمال ہوتا ہے۔

نوٹ: جب صفتِ مشبہ مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر یا فَعْلَانُ کے وزن پر آجائے اور اس کی مؤنث کے آخر میں ۃ نہ ہو تو ان کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتیں کیونکہ وہ غیر منصرف ہیں۔
صفتِ مشبہ کے اسمِ فاعل کی طرح عموماً چھ صیغے استعمال ہوتے ہیں اور ان کے آخر میں علامات تثنیہ اور جمع لاحق ہوتی نیز غیب، مخاطب یا متکلم کے معنی لیتا ہوں تو ان کے

پہلے ضمیریں بھی لگائی جاتی ہیں جیسے ھُوَ اَحمَرُ (وہ سرخ رنگ کا مرد ہے) اَنْتِ حَمْرَآءُ (تو سرخ رنگ کی عورت ہے) اَنَا سَیِّدٌ (میں سردار ہوں)۔

سوالات

۱۔ درجِ ذیل افعال سے صفتِ مشبّہ کا صیغہ بنائیں اور گردان کریں :۔

عَرِجَ (لنگڑا ہوا)

ظَمِئَ (پیاسا ہوا) تَعِبَ (تھکا ماندہ ہونا)۔

۲۔ درجِ ذیل الفاظ سے اسمِ فاعل اور صفتِ مشبّہ الگ الگ کریں :۔

نَافِرَۃٌ عَسِیْرٌ صَدْیَانُ صَفْرَاوَانِ زَرْقَاءُ سُوْدٌ بِیْضٌ اَقْرَعَانِ

اَزْعَرُ رَائِعَۃٌ طَاھِرَانِ صَعْبٌ شَدِیْدٌ عُرْجٌ۔

۳۔ جب فعل میں بھوک پیاس یا سیر ہونے کے معنے پائے جائیں تو صفتِ مشبّہ کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے۔

۴۔ صفتِ مشبّہ کے صیغے کے آخر میں کسرہ کس صورت میں نہیں آتا۔

سبق نمبر ۱۹

اسمِ تفضیل کا بیان

اسمِ تفضیل (ایک چیز کو دوسری چیز پر فضیلت دینا) اس سے مراد وہ اسمِ مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں بہ نسبت دوسرے کے مصدری معنے کی زیادتی پائی جائے جس میں مصدری معنی کی زیادتی ہو اس کو مفضّل اور جس کے مقابلہ میں ہو اُسے مفضّل علیہ کہتے ہیں جیسے اَلْاَسَدُ اَشْجَعُ مِنَ النَّمِرِ (شیر چیتے سے بہادر ہے)۔ اس میں الاسد مُفَضَّل اشجع اسمِ تفضیل اور النمر مفضل علیہ ہے۔

اسمِ تفضیل اور اسمِ مبالغہ میں فرق : ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اسمِ تفضیل میں مصدری معنے کی زیادتی دوسرے کے مقابلہ میں ہوتی ہے جبکہ مبالغہ میں یہ زیادتی فی نفسہٖ ہوتی ہے، دوسرے کا لحاظ نہیں ہوتا جیسے نَفَّاعٌ (بہت زیادہ نفع دینے والا) اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور اَنْفَعُ مِنَ التِّلْمِیْذِ (شاگرد کے مقابلہ میں زیادہ نفع دینے والا)۔

بنانے کا طریقہ : اسمِ تفضیل کے مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے بشرطیکہ اس میں مندرجہ ذیل امور موجود ہوں :

۱۔ وہ فعل مجرّد ہو مزید فیہ نہ ہو۔ ۲۔ ثلاثی ہو، غیر ثلاثی نہ ہو۔

۳۔ تام ہو ناقص نہ ہو۔ ۴۔ متصرف ہو غیر متصرف نہ ہو۔

۵۔ معروف ہو۔ ۶۔ مثبت ہو منفی نہ ہو۔

۷۔ اس فعل کا معنٰے فرق کو قبول کرتا ہو اور اس سے صفتِ مشبّہ مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ یا فَعْلَانُ کے وزن پر نہ آتا ہو جیسے نَصَرَ سے اَنْصَرُ مذکر اور نُصْرٰی مؤنث آتا ہے۔

گردان

اَفْعَلُ	اَفْعَلَانِ	اَفْعَلُوْنَ، اَفَاعِلُ
فُعْلٰی	فُعْلَیَانِ	فُعْلَیَاتٌ، فُعَلٌ

نوٹ : وہ افعال جن میں مذکورہ بالا شرائط نہ پائی جائیں، ان سے اسمِ تفضیل کا صیغہ اَفْعَلُ اور فُعْلٰی کے وزن پر نہیں آتا بلکہ ایسے فعلوں کے مصادر سے پہلے اَشَدُّ یا اَکْبَرُ وغیرہ الفاظ ذکر کرلیے جاتے ہیں

اور ان کے بعد اس فعل کا مصدر بطور تمیز منصوب ذکر کیا جاتا ہے جیسے اَشَدُّ حُمْرَۃً (سب سے زیادہ سرخ رنگ) اَشَدُّ اجْتِنَابًا (سب سے زیادہ بچنے والا) وغیرہ۔

اگر فعل منفی یا فعل مجہول ہو تو اس سے اسم تفضیل بمعنیٰ فاعل نہیں بنتا۔

نوٹ : اسم تفضیل عام طور پر اسم فاعل کا معنٰی دیتا ہے جیسے اَنْصَرُ (سب سے زیادہ مدد کرنیوالا) مگر کبھی اسم مفعول کے معنٰی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اَشْهَرُ (سب سے زیادہ مشہور) اَشْغَلُ (سب سے زیادہ مشغول)۔

اسم تفضیل کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتے کیونکہ یہ غیر منصرف ہے۔

فعلِ تعجّب کا بیان

فعلِ تعجب (حیران ہونا) صرفیوں کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ افعال ہیں جن کے ساتھ کسی چیز پر تعجب اور حیرانگی کا اظہار کیا جائے۔ اس کے دو صیغے ہوتے ہیں ۱۔ مَا اَفْعَلَہٗ ۲۔ اَفْعِلْ بِہٖ۔

ان مذکورہ دو اوزان پر اس کا صیغہ بنانے کے لئے ان تمام شرائط کا پایا جانا ضروری ہے جو اسم تفضیل کے باب میں بیان کی گئی ہیں جیسے عَدَلَ سے مَا اَعْدَلَہٗ و اَعْدِلْ بِہٖ۔

جن افعال میں اسم تفضیل کی مذکورہ شرائط نہ پائی جائیں ان سے فعلِ تعجب کا صیغہ مَا اَفْعَلَہٗ اور اَفْعِلْ بِہٖ کے وزن پر نہیں آتا بلکہ ان افعال کے مصادر کے پہلے مَا اَشَدَّ اور اَشْدِدْ بِہٖ یا ان کے ہم وزن دوسرے الفاظ لگانے سے تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے جیسے حَمِرَ (سرخ ہوا) سے مَا اَشَدَّ حُمْرَۃً اور اَشْدِدْ بِحُمْرَتِہٖ یا مَا اَنْفَعَ اِکْرَامًا و اَنْفِعْ بِاِکْرَامِہٖ۔

نوٹ : یہ دونوں فعل جامد ہیں ان کی تفصیل "تسہیل النحو" کے سبق نمبر ۵۱ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

٭ ٭ ٭

٭ ٭ ٭

٭

سوالات

۱۔ اسمِ تفضیل اور فعلِ تعجب کا صیغہ کس کس وزن پر آتا ہے؟

۲۔ ان کا صیغہ بنانے کے لئے کیا شرائط ہیں؟

۳۔ کیا اسمِ تفضیل اسمِ مفعول کے معنے میں بھی استعمال ہوتا ہے، اس کی کیا صورت ہے؟

۴۔ درجِ ذیل افعال سے اسمِ تفضیل اور فعلِ تعجب کے صیغے بنائیں نیز اسمِ تفضیل کی گردان کریں:۔

۱۔ ثَبَتَ ۲۔ قَرُبَ ۳۔ لَزِمَ ۴۔ شَجُعَ ۵۔ خَضِرَ ۶۔ عَلِمَ۔

۵۔ درج ذیل صیغوں میں کیا فرق ہے:۔

۱۔ أَكْبَرُ ۲۔ أَعْرَجُ (لنگڑا) ۳۔ أَشْرَفُ ۴۔ أَحْوَلُ (بھینگا) ۵۔ أَسْوَدُ (سیاہ)۔

سبق نمبر ۲۰

اسمِ آلہ کا بیان

اسمِ آلہ (ہتھیار) سے مراد وہ اسمِ مشتق ہے جو اُس ذات پر دلالت کرے جو کسی کام کے کرنیکا ذریعہ ہو جیسے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا ذریعہ یعنی چابی)۔

بنانے کا طریقہ، اس کا صیغہ واحد ثلاثی فعلوں سے علامتِ مضارع کو حذف کرکے اِس کی جگہ میم مکسور لگانے، آخری حرف کو تنوین دینے اور عین کلمہ کو فتحہ دینے سے بنتا ہے جیسے یَنْصُرُ سے مِنْصَرٌ، یَغْزِلُ سے مِغْزَلٌ (کاتنے کا آلہ) یَقُوْدُ سے مِقْوَدٌ (کھینچنے کا آلہ یعنی نکیل)۔

ثلاثی مجرد افعال سے آلہ کا صیغہ تین اوزان پر آتا ہے:

مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ، مِفْعَلَةٌ جیسے مِغْزَلٌ، مِنْشَارٌ (چیرنے کا آلہ یعنی آری) مِرْوَحَةٌ (پنکھا)۔ اِن میں تذکیر و تانیث کا کوئی فرق نہیں ہوتا۔

گردان

مِفْعَلٌ	مِفْعَلَانِ	مَفَاعِلُ[1]
مِفْعَلَةٌ	مِفْعَلَتَانِ	مَفَاعِلُ
مِفْعَالٌ	مِفْعَالَانِ	مَفَاعِيْلُ

غیر ثلاثی فعل سے اسمِ آلہ کا صیغہ نہیں آتا، اگر غیر ثلاثی سے آلہ کے معنے لینے ہوں تو مصدر سے پہلے مَا بِہٖ کا لفظ لگا دیتے ہیں اور مصدر کو رفع دیتے ہیں جیسے اِجْتَنَبَ سے مَا بِہِ الْاِجْتِنَابُ اور اَکْرَمَ سے مَا بِہِ الْاِکْرَامُ۔ (۱) بچنے کا ذریعہ۔ (۲) عزت کرنے کا ذریعہ۔

نوٹ: کبھی اسمِ جامد سے اسمِ آلہ کا صیغہ فَاعَلٌ کے وزن پر آجاتا ہے جیسے عَالَمٌ (پہچاننے کا ذریعہ) خَاتَمٌ (مہر لگانے کا آلہ)۔

❊ ❊ ❊

---

[1] جمع کے اوزان غیر منصرف ہیں، ان کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔

اسمِ ظرف کا بیان

اسمِ ظرف وہ اسمِ مشتق ہے جو اس مکان یا زمان پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو جیسے مَلْعَبٌ (کھیلنے کی جگہ یا وقت) مَصْنَعٌ (کارخانہ)۔

بنانے کا طریقہ : یہ مضارع سے بنتا ہے، اگر فعلِ ثلاثی ہو تو علامتِ مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مفتوح لگانے اور آخری حرف کو تنوین دینے سے بنتا ہے۔ اگر مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مضموم ہو یا فعلِ ناقص اور لفیف ہو تو اسمِ ظرف کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے جیسے یَفْتَحُ سے مَفْتَحٌ، یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ، یَجْرِیْ سے مَجْرٰی، یَطْوِیْ سے مَطْوٰی اور مضارع مکسور العین اور مثال سے اسمِ ظرف مَفْعِلٌ بکسرِ عین آتا ہے جیسے یَجْلِسُ سے مَجْلِسٌ، یَقَعُ سے مَوْقِعٌ، یَہَبُ (یَوْهَبُ) سے مَوْهِبٌ۔

مضارع مکسور العین مضاعف سے اسمِ ظرف بکسرِ عین اور مفتوح العین اور مضموم العین سے بفتحۂ عین آتا ہے جیسے یَحِلُّ سے مَحِلٌّ، یَمُدُّ سے مَمَدٌّ اور یَمَسُّ سے مَمَسٌّ۔

نوٹ : بارہ الفاظ ایسے ہیں جو خلافِ قیاس مضارع مضموم العین سے مَفْعِلٌ بکسرِ عین کے وزن پر آتے ہیں جو درج ذیل ہیں :۔

۱۔ مَنْسِكٌ (قربان گاہ) ۲۔ مَجْزِرٌ (مذبح شتراں) ۳۔ مَنْبِتٌ (اگنے کی جگہ) ۴۔ مَطْلِعٌ (طلوعِ آفتاب کا وقت یا جگہ) ۵۔ مَشْرِقٌ (آفتاب نکلنے کی جگہ) ۶۔ مَغْرِبٌ (غروبِ آفتاب کی جگہ) ۷۔ مَفْرِقٌ (مانگ) ۸۔ مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ) ۹۔ مَسْكِنٌ (رہنے کی جگہ) ۱۰۔ مَرْفِقٌ (کہنی رکھنے کی جگہ) ۱۱۔ مَسْجِدٌ (سجدہ کرنے کی جگہ) ۱۲۔ مَنْخِرٌ (سانس نکلنے کی جگہ)۔

نوٹ : جن بارہ افعال سے اسمِ ظرف خلافِ قیاس مَفْعِلٌ بکسرِ عین کے وزن پر آیا ہے، ان سے قیاس کے موافق مَفْعَلٌ بفتحۂ عین کے وزن پر بھی استعمال ہوتا ہے بشرطیکہ مخصوص جگہیں مراد ہوں۔

گردان

واحد	تثنیہ	جمع
مَفْعَلٌ	مَفْعَلَانِ	مَفَاعِلُ
مَفْعَلَةٌ	مَفْعَلَتَانِ	مَفَاعِلُ

کبھی اسم ظرف کا صیغہ اسم جامد سے کسی چیز کی مکانیت اور کثرت پر دلالت کرنے کے لئے مَفْعَلَۃٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے مَقْبَرَۃٌ (قبرستان) مَیْذَنَۃٌ (اذان دینے کی جگہ) اور مَأْسَدَۃٌ (شیروں کی جگہ یعنی کچھار)۔ یہ مکانوں کے نام ہیں اسم ظرف نہیں۔

غیر ثلاثی افعال سے اسم ظرف بنانے کا طریقہ : غیر ثلاثی افعال سے مراد رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ اور ثلاثی مزید ہیں۔ اِن افعال سے علامتِ مضارع کو گرا کر اس کی جگہ میم مضموم لگانے، آخری حرف کو تنوین دینے اور عین کلمہ کو فتحہ دینے سے بنتا ہے جیسے یُکْرِمُ سے مُکْرَمٌ، یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرَجٌ

غیر ثلاثی افعال سے اسم ظرف کی گردان

مُکْرَمٌ	مُکْرَمَانِ	مُکْرَمَاتٌ
مُدَحْرَجٌ	مُدَحْرَجَانِ	مُدَحْرَجَاتٌ

سوالات : ۱۔ اسم آلہ اور اسم ظرف میں کیا فرق ہے؟

۲۔ کیا اسم آلہ کا صیغہ اس کے مشہور اوزان کے علاوہ کسی اور وزن پر بھی آتا ہے، وہ کیا ہے؟

۳۔ درج ذیل افعال سے اسم آلہ اور ظرف بنا کر گردان کریں :۔

نَضِجَ (وہ پک گیا) جَرٰی (وہ چلا) وَسَمَ (نشان لگایا) اِجْتَمَعَ (جمع ہوا) شَرِبَ (اس نے پیا) مَرَّ (گزرا) رَصَدَ (انتظار کی) اِسْتَخْرَجَ (نکلا) اِنْقَلَبَ (پلٹا) نَظَرَ (دیکھا) رَمٰی (پھینکا) طَرَقَ (کوٹا) لَعِقَ (چاٹا)۔

۴۔ مِکْحَلَۃٌ، مَقْبَرَۃٌ اور مُکْحُلَۃٌ میں کیا فرق ہے؟ ۵۔ درج ذیل کونسے صیغے ہیں اور اسم مشتق کی کون سی قسمیں ہیں :۔

مِنْهَاجٌ، مَذَاهِبُ، مِحْبَرَۃٌ (دوات) مَرْتَعٌ (چراگاہ) مُسْتَوْدَعٌ (امانت دینے کی جگہ) مَلْهًى (میدان) اَجْمَعُ (سب سے زیادہ جمع کرنیوالا) اَثْبَتُ (سب سے زیادہ ثابت رہنے والا) اَجْوَدَانِ (دو سب سے زیادہ عمدہ) مَهْزُوْلٌ (کمزور) لَطِیْفٌ (نرم) فَکِهَۃٌ (ہنسانے والا) اَسْمَرُ (گندمی رنگ والا) صَفْرَاءُ (زرد رنگ والی) عَفْنٌ (غیر آلود) مِصْبَاحٌ (دِیَا) حَالِبٌ (دودھ دوہنے والا) مَخْبُوَاتٌ (چھپی ہوئی) مِضْیَاعٌ (بہت زیادہ ضائع کرنیوالا) نَمَّامٌ (چغلخور) جَاحِدُوْنَ (انکار کرنیوالے) حَامِدَۃٌ (تعریف کرنیوالی) وَدُوْدٌ (بہت زیادہ محبت کرنیوالا) خَاسِرِیْنَ (خسارے والے)۔

سبق نمبر ۲۱

وزن نکالنے کا طریقہ

صرفیوں نے حرفِ اصلی اور زائد، مجرد اور مزید فیہ، ثلاثی، رباعی اور خماسی کلمات کی شناخت کے لئے قاعدہ وزن ایجاد کیا ہے جسے وزن اور میزان کہتے ہیں، جس کلمے کا وزن نکالنا ہو اسے موزون کہتے ہیں جیسے مَضْرُوْبٌ بروزن مَفْعُوْلٌ میں مَضْرُوْبٌ موزون اور مَفْعُوْلٌ میزان (وزن) ہے۔

وزن حسبِ ذیل ہیں :-

۱۔ فَعْلٌ : یعنی ف، ع اور ل ثلاثی مجرد کے لئے خاص ہے جیسے ضَرْبٌ بروزن فَعْلٌ۔

۲۔ فَعْلَلٌ : یعنی ف، ع اور دو لام، یہ رباعی مجرد کے لئے ہے جیسے ثَعْلَبٌ بروزن فَعْلَلٌ۔

۳۔ فَعَلَّلٌ : یعنی ف، ع اور تین لام، یہ خماسی مجرد کے لئے ہے جیسے سَفَرْجَلٌ بروزن فَعَلَّلٌ۔

مذکورہ بالا اوزان کے ساتھ کلمہ کا وزن نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ میزان کے حروف کا مقابلہ موزون کے حروف کے ساتھ ترتیب وار کیا جائے اور حرکات و سکنات کی موافقت کا لحاظ رکھا جائے تو جو حرف ف، ع اور لام کے مقابلہ میں ہوگا وہ اصلی اور جو ان کے علاوہ ہوگا وہ زائد ہوگا جس کی تفصیل یہ ہے :-

(۱) اگر کوئی کلمہ سہ حرفی ہو تو ثلاثی مجرد ہوگا اور اس کے حروف اصلی ہوں گے جیسے قَلَمٌ بروزن فَعَلٌ۔

اسمِ ثلاثی مجرد کے دس مشہور اوزان یہ ہیں :-

۱۔ فَعْلٌ جیسے فَلْسٌ (پیسہ) ۲۔ فِعْلٌ جیسے حِبْرٌ (روشنائی)

۳۔ فُعْلٌ جیسے قُفْلٌ (تالا) ۴۔ فَعَلٌ جیسے فَرَسٌ (گھوڑا)

۵۔ فَعِلٌ جیسے کَتِفٌ (کندھا) ۶۔ فَعُلٌ جیسے عَضُدٌ (بازو)

۷۔ فِعَلٌ جیسے عِنَبٌ (انگور) ۸۔ فِعِلٌ جیسے اِبِلٌ (اونٹ)

۹۔ فُعَلٌ جیسے صُرَدٌ (چڑیا) ۱۰۔ فُعُلٌ جیسے عُنُقٌ (گردن)

۲۔ اگر کلمہ چہار حرفی ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں :۔

(i) اگر وہ رباعی مجرد کے اوزان میں سے کسی ایک کا ہم وزن ہو تو رباعی مجرد ہوگا۔

رباعی مجرد کے درج ذیل پانچ اوزان ہیں :۔

۱۔ فَعْلَلٌ جیسے عَقْرَبٌ (بچھو) ۲۔ فِعْلَلٌ جیسے دِرْهَمٌ (سکہ)

۳۔ فَعْلِلٌ جیسے زَبْرِجٌ (سونا) ۴۔ فُعْلُلٌ جیسے بُرْثُنٌ (شیر کا پنجہ)

۵۔ فِعَلٌّ جیسے قِمَطْرٌ (صندوق)

(ii) اگر وہ رباعی مجرد کا ہم وزن نہ ہو تو ثلاثی مزید فیہ ہوگا اور اس کا جو حرف ف، ع اور ل کے مقابلہ میں ہوگا وہ اصلی اور جو اس کے علاوہ ہوگا وہ زائد جیسے زَمَانٌ اور کِتَابٌ بروزن فَعَالٌ۔ اس میں الف زائد ہے۔

۳۔ اگر وہ کلمہ خماسی ہو تو اس کی بھی دو صورتیں ہوں گی :۔

(i) اگر وہ خماسی مجرد کے اوزان میں سے کسی کے موافق ہو تو وہ خماسی مجرد ہوگا۔

خماسی مجرد کے چار وزن یہ ہیں :۔

(۱) فَعَلَّلٌ جیسے سَفَرْجَلٌ ۲۔ فُعَلِّلٌ جیسے قُذَعْمِلٌ (طاقتور اونٹ)

۳۔ فَعْلَلِلٌ جیسے جَحْمَرِشٌ (بڑھیا) ۴۔ فِعْلَلٌّ جیسے قِرْطَعْبٌ (تھوڑی سی چیز)

(ii) اگر وہ خماسی مجرد کے اوزان میں سے کسی کے ہم وزن نہ ہو تو رباعی مزید فیہ ہوگا جو حرف ف، ع اور دو لام کے مقابلہ میں ہوگا وہ اصلی اور جو اس کے علاوہ ہو وہ زائد ہوگا جیسے قِنْدِيلٌ بروزن فِعْلِيلٌ۔ اس میں ی زائد ہے۔

۴۔ اگر کلمہ کے حروف پانچ سے زیادہ ہوں تو خماسی مزید فیہ ہوگا اور جو حرف ف ع اور تین لام کے مقابلہ میں ہوں گے وہ اصلی اور جو اس کے علاوہ ہوں وہ زائد ہوں گے جیسے عَضْرَفُوطٌ

بروزن فَعْلَلُوْلٌ۔ اس میں واو زائد ہے۔

نوٹ: اسم ثلاثی مزید فیہ کے اوزان بہت زیادہ استعمال ہوتے ہیں جبکہ رباعی مزید فیہ کے اس سے کم اور خماسی مزید فیہ کے سب سے کم استعمال ہوتے ہیں۔

نوٹ: فعل ثلاثی اور رباعی کے وزن کے لئے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب فَعَلَ اور فَعْلَلَ خاص ہے، اگر ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں کوئی حرف زائد نہ ہو، خواہ اس کے باقی مشتقات میں حروف زائد ہوں، وہ مجرد ہوگا جیسے یَکْرُمُ، کَرَامَۃٌ بروزن یَفْعُلُ، فَعَالَۃٌ ہیں اور یہ ماضی کَرُمَ کے لحاظ سے مجرد ہیں اور یُکْرِمُ، اِکْرَامٌ بروزن یُفْعِلُ، اِفْعَالٌ ماضی اکرم کے لحاظ سے ثلاثی مزید فیہ ہیں اور جو حروف ثلاثی میں ف، ع اور ایک لام اور رباعی میں ف، ع دو لام کے مقابلہ میں ہوں وہ اصلی اور جو اس کے علاوہ ہوں وہ زائد۔

تمرین

۱۔ شش اقسام سے کیا مراد ہے؟

۲۔ مجرد اور مزید فیہ کی پہچان کا کیا طریقہ ہے؟

۳۔ حرفِ اصلی اور زائد میں کیا فرق ہے؟

۴۔ درج ذیل کلمات سے ثلاثی، رباعی اور خماسی کلمات الگ الگ کریں:۔

۱۔ عَقْرَبٌ (بچھو) ۲۔ شَمْسٌ (سورج) ۳۔ هَجْرَعٌ (لمبا، لنگڑا) ۴۔ حَبْلٌ (رسی)
۵۔ مَغْسُوْلٌ (بھیجا ہوا) ۶۔ اِصْبَعٌ (انگلی) ۷۔ جُحْدُبٌ (کرم جو پھل کی زیادتی) ۸۔ فَخِذٌ (ران)
۹۔ سُرَادِقَاتٌ (پردے) ۱۰۔ طِفْلٌ (بچہ) (۱۱) حِصَانٌ (گھوڑا) ۱۲۔ فَنَادِقُ (ہوٹل)
۱۳۔ فِلْفِلٌ (سیاہ مرچ) ۱۴۔ اِسْتَکْرَمَ ۱۵۔ تَبَعْثَرَ ۱۶۔ تَصْرِیْفٌ (پھیرنا)

۵۔ میزان اور موزون میں کیا فرق ہے؟

سبق نمبر ۲۲

ابواب کا بیان

ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

حروفِ اصلی اور زائد کے اعتبار سے سبق ۲ میں کلمے کی اقسام بیان ہو چکی ہیں، آسانی کے لئے فعل ثلاثی مجرد اور مزید فیہ کی دوبارہ وضاحت کی جاتی ہے

فعل ثلاثی کی دو قسمیں ہیں ۱۔ ثلاثی مجرد ۲۔ ثلاثی مزید فیہ

ثلاثی مجرد : وہ فعل ہے جس کی ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب میں تین حروف اصلیہ ہوں جیسے نَصَرَ

ثلاثی مزید فیہ : وہ فعل ہے جس کی ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب میں تین حروف اصلیہ کے علاوہ ایک، دو یا تین حرفِ زائدہ ہوتے ہیں جیسے اَکْرَمَ، اِنْفَطَرَ، اِسْتَخْرَجَ وغیرہ

(شرافت والا)۔

ثلاثی مجرد کے ابواب کا بیان

ابواب کا مفرد بابٌ ہے، اِس کا لغوی معنٰی دروازہ ہوتا ہے اور صرفیوں کی اصطلاح میں اِس سے مراد یہ ہے کہ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اور مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ملا کر بولا جائے تو اِس مجموعہ کو باب کہتے ہیں جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ، فَتَحَ یَفْتَحُ۔

ثلاثی مجرد کے چھ ابواب استعمال ہوتے ہیں کیونکہ ماضی کے عین کلمہ پر فتحہ، ضمہ اور کسرہ تینوں حرکتیں آتی ہیں، اِسی طرح ہر ماضی کے مضارع پر بھی تین حرکتیں آ نی چاہئیں لہٰذا یہ نَو باب بن جاتے ہیں مگر مستعمل صرف چھ ہیں[1] جو درج ذیل ہیں :۔

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ (۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ (۳) سَمِعَ یَسْمَعُ (۴) فَتَحَ یَفْتَحُ

(۵) حَسِبَ یَحْسِبُ (۶) کَرُمَ یَکْرُمُ۔

پہلے تین بابوں کو اُصول اور اُمُّ الابواب کہتے ہیں کیونکہ ان کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات مختلف

---

[1] چونکہ صرفی ماضی مکسور العین اور مضارع مضموم العین کو یا ماضی مضموم العین اور مضارع مکسور العین کو ثقیل سمجھتے ہیں اس لئے ان دو صورتوں کو خارج کر دیتے ہیں۔

ہوتی ہیں اور باقی تینوں ابواب فروع کہلاتے ہیں کیونکہ ان کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات متفق ہوتی ہیں
اب ہر ایک باب کی الگ الگ صرف صغیر بیان کی جاتی ہے :۔

صرف صغیر کا بیان

اس سے قبل جتنے افعال اور مشتقات بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک کا ابتدائی صیغہ لے کر مسلسل گردان کی جاتی ہے اور اس کو صرفِ صغیر کہتے ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے :۔

نوٹ : طلباء کی آسانی کے لئے ایک ایک مصدر سے ہر ہر باب کی صرفِ صغیر مفصل لکھی گئی ہے اور مشق کے لیے چند مصادر ذکر کیے گئے ہیں۔

(۱) ضَرْبًا (مارنا) مصدر سے باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کی صرفِ صغیر

ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فَهُوَ ضَارِبٌ وضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا فذاك مَضْرُوبٌ لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ لَایَضْرِبُ لَایُضْرَبُ لَنْ یَضْرِبَ لَنْ یُضْرَبَ لَیَضْرِبَنَّ لَیُضْرَبَنَّ لَیَضْرِبَنْ لَیُضْرَبَنْ الامر منه اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ والنهی عنه لَاتَضْرِبْ لَاتُضْرَبْ لَایَضْرِبْ لَایُضْرَبْ الظرف منه مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضَارِبُ ومُضَیْرِبٌ والاٰلة منه مِضْرَبٌ مِضْرَبَانِ مَضَارِبُ ومُضَیْرِبٌ مِضْرَبَةٌ مِضْرَبَتَانِ مَضَارِبُ ومُضَیْرِبَةٌ مِضْرَابٌ مِضْرَابَانِ مَضَارِیْبُ ومُضَیْرِیْبٌ افعل التفضیل المذکر منه اَضْرَبُ اَضْرَبَانِ اَضْرَبُوْنَ اَضَارِبُ واُضَیْرِبٌ والمؤنث منه ضُرْبٰی ضُرْبَیَانِ ضُرْبَیَاتٌ ضُرَبٌ وضُرَیْبٰی فعل تعجب منه مَا اَضْرَبَهٗ واَضْرِبْ بِهٖ۔

نوٹ : مندرجہ ذیل سے مذکور بالا گردان کے وزن پر گردانیں کریں :۔

۱۔ عَرَفَ یَعْرِفُ مَعْرِفَةً (پہچاننا) — ۲۔ غَسَلَ یَغْسِلُ غَسْلًا (دھونا)
۳۔ نَزَلَ یَنْزِلُ نُزُوْلًا (اترنا) — ۴۔ ظَلَمَ یَظْلِمُ ظُلْمًا (زیادتی کرنا)
۵۔ قَصَدَ یَقْصِدُ قَصْدًا (ارادہ کرنا) — ۶۔ نَطَقَ یَنْطِقُ نُطْقًا (بولنا)
۷۔ كَذَبَ یَكْذِبُ كِذْبًا (جھوٹ بولنا) — ۸۔ شَتَمَ یَشْتِمُ شَتْمًا (گالی دینا)

۲۔ نَصْرٌ مصدر سے نَصَرَ یَنْصُرُ کی گردان:

نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا فَهُوَ نَاصِرٌ و نُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا فَذَاكَ مَنْصُوْرٌ لَمْ یَنْصُرْ لَمْ یُنْصَرْ لَا یَنْصُرُ لَا یُنْصَرُ لَنْ یَنْصُرَ لَنْ یُنْصَرَ لَیَنْصُرَنَّ لَیُنْصَرَنَّ لَیَنْصُرَنْ لَیُنْصَرَنْ۔ الامر منه اُنْصُرْ لِتُنْصَرْ لِیَنْصُرْ لِیُنْصَرْ والنهی عنه لَا تَنْصُرْ لَا تُنْصَرْ لَا یَنْصُرْ لَا یُنْصَرْ۔

الظرف منه مَنْصَرٌ مَنْصَرَانِ مَنَاصِرُ مُنَیْصِرٌ

والآلة منه مِنْصَرٌ مِنْصَرَانِ مَنَاصِرُ و مُنَیْصِرٌ مِنْصَرَةٌ مِنْصَرَتَانِ مَنَاصِرُ ومُنَیْصِرَةٌ مِنْصَارٌ مِنْصَارَانِ مَنَاصِیْرُ و مُنَیْصِیْرٌ۔

افعل التفضيل منه أَنْصَرُ أَنْصَرَانِ أَنْصَرُوْنَ أَنَاصِرُ و أُنَیْصِرٌ والمؤنث منه نُصْرٰی نُصْرَیَانِ نُصْرَیَاتٌ نُصَرٌ و نُصَیْرٰی

التعجب منه مَا أَنْصَرَهُ و أَنْصِرْ بِهٖ۔

درج ذیل سے مذکور وزن پر صرفِ صغیر کریں:

۱۔ کَتَبَ یَکْتُبُ کِتَابَةً (لکھنا)	۲۔ بَذَلَ یَبْذُلُ بَذْلًا (خرچ کرنا)
۳۔ حَصَدَ یَحْصُدُ حَصْدًا (کھیتی کاٹنا)	۴۔ فَسَدَ یَفْسُدُ فَسَادًا (بگاڑنا)
۵۔ دَخَلَ یَدْخُلُ دُخُوْلًا (داخل ہونا)	۶۔ قَتَلَ یَقْتُلُ قَتْلًا (قتل کرنا)
۷۔ شَکَرَ یَشْکُرُ شُکْرًا (شکر کرنا)	۸۔ نَشَرَ یَنْشُرُ نَشْرًا (پھیلانا)

۳۔ سَمْعٌ (سننا) مصدر سے باب سَمِعَ یَسْمَعُ کی گردان:

سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعًا فَهُوَ سَامِعٌ و سُمِعَ یُسْمَعُ سَمْعًا فَذَاكَ مَسْمُوْعٌ لَمْ یَسْمَعْ لَمْ یُسْمَعْ لَا یَسْمَعُ لَا یُسْمَعُ لَنْ یَسْمَعَ لَنْ یُسْمَعَ لَیَسْمَعَنَّ لَیُسْمَعَنَّ لَیَسْمَعَنْ لَیُسْمَعَنْ۔

الامر منه اِسْمَعْ لِتُسْمَعْ لِیَسْمَعْ لِیُسْمَعْ والنهی عنه لَا تَسْمَعْ لَا تُسْمَعْ لَا یَسْمَعْ لَا یُسْمَعْ۔

الظرف منہ مَسْمَعٌ مَسْمَعَانِ مَسَامِعُ وَمُسَيْمِعٌ

مَسَامِعُ وَمُسَيْمِعَةٌ۔

والآلۃ منہ مِسْمَعٌ مِسْمَعَانِ مَسَامِعُ وَمُسَيْمِعٌ مِسْمَعَةٌ مِسْمَعَتَانِ

مَسَامِعُ وَمُسَيْمِعَةٌ مِسْمَاعٌ مِسْمَاعَانِ مَسَامِيْعُ وَمُسَيْمِيْعٌ۔

افعل التفضیل المذکر منہ أَسْمَعُ أَسْمَعَانِ أَسْمَعُوْنَ أَسَامِعُ وَأُسَيْمِعٌ

والمؤنث منہ سُمْعٰى سُمْعَيَانِ سُمْعَيَاتٌ سُمَعٌ وَسُمَيْعٰى

التعجب منہ مَا أَسْمَعَهُ وَأَسْمِعْ بِہٖ۔

نوٹ : اس باب سے اسم فاعل عموماً فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے سَامِعٌ (سننے والا) عَالِمٌ (جاننے والا) مگر جب مصدر میں دوام کے معنے پائے جائیں تو اس سے صفتِ مشبہ کا صیغہ فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

درج ذیل سے مذکور وزن پر باب سَمِعَ يَسْمَعُ کی صرف صغیر کریں:

۱۔ حَمِدَ يَحْمَدُ حَمْدًا (تعریف کرنا) ۲۔ شَرِبَ يَشْرَبُ شُرْبًا (پینا)

۳۔ حَفِظَ يَحْفَظُ حِفْظًا (یاد کرنا) ۴۔ رَكِبَ يَرْكَبُ رُكُوْبًا (سوار ہونا)

۵۔ فَهِمَ يَفْهَمُ فَهْمًا (سمجھنا) ۶۔ شَهِدَ يَشْهَدُ شَهَادَةً (گواہی دینا)

۷۔ فَرِحَ يَفْرَحُ فَرْحَةً (خوش ہونا) ۸۔ عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا (جاننا)

۴۔ فَتْحٌ مصدر سے باب فَتَحَ يَفْتَحُ کی صرف صغیر

فَتَحَ يَفْتَحُ فَتْحًا فَهُوَ فَاتِحٌ وَفُتِحَ يُفْتَحُ فَتْحًا فَذَاكَ مَفْتُوْحٌ لَمْ يَفْتَحْ لَمْ يُفْتَحْ لَا يَفْتَحُ لَا يُفْتَحُ لَنْ يَفْتَحَ لَنْ يُفْتَحَ لَيَفْتَحَنَّ لَيَفْتَحَنَّ لَيَفْتَحَنْ لَيُفْتَحَنْ۔

الامر منہ اِفْتَحْ لِتُفْتَحْ لِيَفْتَحْ لِيُفْتَحْ۔

والنهي عنہ لَا تَفْتَحْ لَا تُفْتَحْ لَا يَفْتَحْ لَا يُفْتَحْ۔

الظرف منہ مَفْتَحٌ مَفْتَحَانِ مَفَاتِحُ وَمُفَيْتِحٌ۔

والآلۃ منہ مِفْتَحٌ مِفْتَحَانِ مَفَاتِحُ وَمُفَيْتِحٌ مِفْتَحَةٌ مِفْتَحَتَانِ

مَفَاتِحُ وَمُفَيْتِحَةٌ مِفْتَاحٌ مِفْتَاحَانِ مَفَاتِيحُ وَمُفَيْتِيحٌ۔

افعل التفضيل المذکر منہ اَفْتَحُ اَفْتَحَانِ اَفْتَحُوْنَ اَفَاتِحُ۔ اُفَيْتِحٌ

والمؤنث منہ فُتْحٰى فُتْحَيَانِ فُتْحَيَاتٌ فُتَحٌ و فُتَيْحٌ

فعل التعجب منہ مَا اَفْتَحَهٗ اَفْتِحْ بِہٖ۔

درجِ ذیل سے مذکور وزن پر باب فَتَحَ يَفْتَحُ کی صرفِ صغیر کریں:

۱۔ طَبَخَ يَطْبَخُ طَبْخًا (پکانا) ۲۔ زَرَعَ يَزْرَعُ زَرْعًا (کاشت کرنا)

۳۔ نَهَضَ يَنْهَضُ نُهُوْضًا (اٹھنا) ۴۔ مَنَعَ يَمْنَعُ مَنْعًا (روکنا)

۵۔ قَطَعَ يَقْطَعُ قَطْعًا (کاٹنا) ۶۔ نَفَعَ يَنْفَعُ نَفْعًا (فائدہ دینا)

۷۔ صَبَغَ يَصْبَغُ صَبْغًا (رنگنا) ۸۔ جَرَحَ يَجْرَحُ جَرْحًا (زخمی کرنا)

نوٹ: عموماً اس باب کا عین یا لام کلمہ حرفِ حلقی[1] ہوتا ہے۔

۵۔ حِسْبَانٌ مصدر سے حَسِبَ يَحْسِبُ کی صرفِ صغیر

حَسِبَ يَحْسِبُ حِسْبَانًا وَحِسْبًا فَهُوَ حَاسِبٌ وَحُسِبَ يُحْسَبُ حِسْبَانًا فَذَاكَ مَحْسُوْبٌ لَمْ يَحْسِبْ لَمْ يُحْسَبْ لَا يَحْسِبُ لَا يُحْسَبُ لَنْ يَحْسِبَ لَنْ يُحْسَبَ لَيَحْسِبَنَّ لَيُحْسَبَنَّ لَيَحْسِبَنْ لَيُحْسَبَنْ۔

الامر منہ اِحْسِبْ لِتُحْسَبْ لِيَحْسِبْ لِيُحْسَبْ۔

والنهي عنہ لَا تَحْسِبْ لَا تُحْسَبْ لَا يَحْسِبْ لَا يُحْسَبْ۔

والظرف منہ مَحْسِبٌ مَحْسِبَانِ مَحَاسِبُ وَمُحَيْسِبٌ۔

والآلۃ منہ مِحْسَبٌ مِحْسَبَانِ مَحَاسِبُ وَمُحَيْسِبٌ مِحْسَبَةٌ مِحْسَبَتَانِ مَحَاسِبُ وَمُحَيْسِبَةٌ مِحْسَابٌ مِحْسَابَانِ مَحَاسِيْبُ وَمُحَيْسِيْبٌ۔

افعل التفضيل منہ اَحْسَبُ اَحْسَبَانِ اَحْسَبُوْنَ اَحَاسِبُ وَاُحَيْسِبٌ

حُسْبٰى حُسْبَيَانِ حُسْبَيَاتٌ حُسَبٌ وَحُسَيْبٰى۔

فعل التعجب منہ مَا اَحْسَبَهٗ وَاَحْسِبْ بِہٖ۔

---

[1] حرفِ حلقی شش بود اے نورِ عین، ہمزہ ہا و حا و خا و عین غین۔

درج ذیل میں سے مذکور وزن پر باب حَسِبَ یَحْسِبُ کی صرفِ صغیر کریں:

۱۔ نَعِمَ یَنْعِمُ نِعْمَۃً (اچھی زندگی ہونا)　۲۔ وَرِثَ یَرِثُ وِرَاثَۃً (وارث بننا)

۳۔ وَرِمَ یَرِمُ وَرَمًا (سوجنا)　۴۔ یَئِسَ یَیْئِسُ یَأْسًا (مایوس ہونا)

۵۔ یَبِسَ یَیْبِسُ یُبْسًا (خشک ہونا)

۶۔ کَرَامَۃٌ مصدر سے باب کَرُمَ یَکْرُمُ کی صرفِ صغیر

کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَامَۃً فھو کَرِیْمٌ و کُرِمَ بِہٖ یُکْرَمُ بِہٖ کَرَامَۃً فذالک مَکْرُوْمٌ بِہٖ لَمْ یَکْرُمْ لَمْ یُکْرَمْ بِہٖ لَا یَکْرُمُ لَا یُکْرَمُ بِہٖ لَنْ یَکْرُمَ لَنْ یُکْرَمَ بِہٖ لَیَکْرُمَنَّ لَیُکْرَمَنَّ بِہٖ لَیَکْرُمَنْ لَیُکْرَمَنْ بِہٖ۔

الامر منہ　اُکْرُمْ لِیُکْرَمْ بِکَ لِیَکْرُمْ لِیُکْرَمْ بِہٖ۔

والنھی عنہ　لَا تَکْرُمْ لَا یُکْرَمْ بِکَ لَا یَکْرُمْ لَا یُکْرَمْ بِہٖ

والظرف منہ　مَکْرَمٌ مَکْرَمَانِ مَکَارِمُ و مُکَیْرِمٌ۔

والآلۃ منہ　مِکْرَمٌ مِکْرَمَانِ مَکَارِمُ و مُکَیْرِمٌ مِکْرَمَۃٌ مِکْرَمَتَانِ مَکَارِمُ و مُکَیْرِمَۃٌ مِکْرَامٌ مِکْرَامَانِ مَکَارِیْمُ و مُکَیْرِیْمٌ۔

افعل التفضیل منہ　اَکْرَمُ اَکْرَمَانِ اَکْرَمُوْنَ اَکَارِمُ و اُکَیْرِمٌ۔

والمؤنث منہ　کُرْمٰی کُرْمَیَانِ کُرْمَیَاتٌ کُرَمٌ و کُرَیْمٰی

فعل التعجب منہ　مَا اَکْرَمَہٗ و اَکْرِمْ بِہٖ۔

درج ذیل سے مذکور وزن پر باب کَرُمَ یَکْرُمُ کی صرفِ صغیر کریں:

۱۔ شَرُفَ یَشْرُفُ شَرَافَۃً (شریف ہونا)　۲۔ صَلُبَ یَصْلُبُ صَلَابَۃً (سخت ہونا)

۳۔ خَبُرَ یَخْبُرُ خِبْرَۃً (باخبر ہونا)　۴۔ حَسُنَ یَحْسُنُ حُسْنًا (خوبصورت ہونا)

۵۔ لَطُفَ یَلْطُفُ لَطَافَۃً (نفیس ہونا)　۶۔ قَرُبَ یَقْرُبُ قُرْبًا (قریب ہونا)

۷۔ رَحُبَ یَرْحُبُ رَحَابَۃً (کشادہ ہونا)　۸۔ بَعُدَ یَبْعُدُ بُعْدًا (دور ہونا)

نوٹ: یہ باب ہمیشہ لازم استعمال ہوتا ہے اور اس سے فَاعِلٌ کے وزن پر اسمِ فاعل نہیں آتا بلکہ فَعِیْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ کا صیغہ آتا ہے جیسے کَرِیْمٌ بَعِیْدٌ۔

سوالات

۱۔ باب کسے کہتے ہیں ؟

۲۔ ثلاثی مجرد کے کتنے باب مستعمل ہیں ؟

۳۔ کونسے باب اصول الابواب اور کونسے فروع ہوتے ہیں ؟

۴۔ باب فَعُلَ یَفْعِلُ اور فَعِلَ یَفْعُلَ کے استعمال نہ ہونے کی کیا وجہ ہے ؟

۵۔ درج ذیل صیغے کس باب کے ہیں :۔

لَاتَحْزَنِيْ يَسْجُدُوْنَ اِرْكَعُوْا غَفَلُوْا لَايَحْمَدَنْ لَمْ تَكْفُرُوْا۔

سبق نمبر ۲۳

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کا بیان

ثلاثی مزید فیہ کے بارہ ابواب ہیں جن کے نام یہ ہیں ۱۔ اِفعال ۲۔ تفعیل ۳۔ مُفاعلہ
۴۔ تفعُّل ۵۔ تفاعُل ۶۔ اِفتِعال ۷۔ اِنفِعال ۸۔ اِفعِلال ۹۔ اِفعِیلال ۱۰۔ اِستِفعال
۱۱۔ اِفعِیعال ۱۲۔ اِفعِوّال۔

نوٹ : ان بارہ ابواب میں سے سات ابواب کی ماضی سے پہلے ہمزہ وصلی[1] آتا ہے، ان کو باہمزہ وصل کہتے ہیں اور پانچ بابوں کی ماضی سے پہلے ہمزہ وصلی نہیں ہوتا انہیں بے ہمزہ وصل کہتے ہیں۔ باب افعال کی ماضی کے شروع میں بھی ہمزہ آتا ہے مگر وہ ہمزہ قطعی ہے وصلی نہیں۔

بنانے کا طریقہ : یہ ابواب ثلاثی مجرد کی ماضی معروف کی ابتدا، درمیان یا آخر میں ایک، دو یا تین حرف زائد کرنے سے بنتے ہیں جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ، تَکَرَّمَ اور اِسْتَکْرَمَ، یہ تین حصوں میں منقسم ہیں، تفصیل حسبِ ذیل ہے :۔

۱۔ وہ ابواب جن میں ایک حرف زائد ہوتا ہے، تین ہیں :۔

۱۔ اِفْعَال : یہ باب ثلاثی مجرد کی ماضی کے فَ کلمہ سے پہلے ہمزہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ۔

۲۔ تَفْعِیْل : یہ ثلاثی مجرد کی ماضی کے عین کلمہ کو مشدد کرنے سے بنتا ہے جیسے صَرَفَ سے صَرَّفَ

نوٹ :۔ [1] ہمزہ وصلی اور قطعی میں فرق (۱) ہمزہ وصلی اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں اور ابتدائے کلام میں حرفِ ساکن کا تلفظ کرنے کے لیے لگائے جاتے ہیں فرق صرف اس قدر ہے کہ ہمزہ وصلی ابتدا کلام میں لکھنے اور پڑھنے میں آتا ہے جیسے اِجْتَنَبَ، اُدْخُلْ مگر درمیانِ کلام میں لکھا جاتا ہے، پڑھا نہیں جاتا جیسے وَاجْتَنَبَ۔ فَادْخُلْ البتہ ہمزہ قطعی ابتدا اور درج کلام میں لکھا بھی جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے جیسے وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ۔

(۲) باب افعال کی ماضی، مصدر اور امر حاضر کے علاوہ تمام غیر ثلاثی ابواب کی ماضی، مصدر اور ثلاثی مجرد کے امر حاضر معروف سے پہلے ہمزہ وصلی آتا ہے جیسے فَانْطَلِقُوْا اِلٰى مُعَلِّمٍ۔

(۳) ہمزہ قطعی :۔ (۱) باب افعال کی ماضی، امر اور مصدر سے پہلے آتا ہے جیسے وَاَنْذَرَ وَاَنْذِرْ اِنْذَارٌ۔

(۴) چند اسماء اور اَلْ کے علاوہ تمام اسماء اور حروف سے پہلے ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ وہ چند اسماء یہ ہیں۔ اِبْنٌ۔ اِسْتٌ۔ اِسْمٌ وغیرہ

كَذَبَ سے كَذَّبَ۔

۳۔ مُفَاعَلَہ : یہ ثلاثی مجرد کی ماضی کے فٓ کلمہ کے بعد الف ساکن کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے قَتَلَ سے قَاتَلَ، شَرَكَ سے شَارَكَ۔

۲۔ وہ ابواب جن کی ماضی میں دو حرف زائد ہوتے ہیں، پانچ ہیں :۔

۱۔ تَفَعُّل : یہ ثلاثی مجرد کی ماضی کے فٓ کلمہ سے پہلے تٓ اور عین کلمہ کو مشدّد کرنے سے بنتا ہے جیسے قَبِلَ سے تَقَبَّلَ، قَدِمَ سے تَقَدَّمَ۔

۲۔ تَفَاعُل : یہ ثلاثی مجرد کی ماضی کے شروع میں تٓ اور فآ کلمہ کے بعد الف زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے قَبِلَ سے تَقَابَلَ، قَدِمَ سے تَقَادَمَ۔

۳۔ افتعال : یہ ثلاثی مجرد کی ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور فٓ کلمہ کے بعد تٓ لگانے سے بنتا ہے جیسے جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ، فَخَرَ سے اِفْتَخَرَ۔

۴۔ اِنفِعَال : یہ ثلاثی مجرد کی ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور اور نون ساکن لگانے سے بنتا ہے جیسے فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ، كَسَرَ سے اِنْكَسَرَ۔

۵۔ اِفعِلال : یہ ثلاثی مجرد کی ماضی کے ابتداء میں ہمزہ مکسور اور لام کلمہ کو مشدد کرنے سے بنتا ہے جیسے حَمِرَ سے اِحْمَرَّ، خَضَرَ سے اِخْضَرَّ ہے

۳۔ وُہ ابواب جن کی ماضی میں تین حروف زائد ہوتے ہیں، چار ہیں

۱۔ اِفعِيلال : یہ ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور، عین کلمہ کے بعد الف اور لام کلمہ کو مشدّد کرنے سے بنتا ہے جیسے حَمِرَ سے اِحْمَارَّ۔ سَمِرَ سے اِسْمَارَّ۔

۲۔ اِستِفعَال : یہ ماضی کے اوّل میں ہمزہ مکسور سین اور تٓ لگانے سے بنتا ہے جیسے نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ۔ غَفَرَ سے اِسْتَغْفَرَ۔

۳۔ اِفعِيعَال : یہ ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور۔ عین کلمہ کے بعد واؤ زائدہ اور عین کلمہ کو مکرر لگانے سے بنتا ہے جیسے خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ۔ خَلَقَ سے اِخْلَوْلَقَ۔

۴۔ اِفعِوَّال : یہ ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور اور عین کلمہ کے بعد واؤ مشدّد کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ۔ خَرَطَ سے اِخْرَوَّطَ۔

ابوابِ رُباعی کا بیان

رباعی کے صرف چار باب استعمال ہوتے ہیں تفصیل حسبِ ذیل ہے :-

۱۔ **رُباعی مجرّد** : اس کا صرف ایک باب فَعْلَلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے اور اس کی ماضی کا وزن فَعْلَلَ ہے جیسے دَحْرَجَ۔

۲۔ **رباعی مزید فیہ** : اس کے تین باب ہیں :

۱۔ تَفَعْلُلٌ ۲۔ اِفْعِنْلَالٌ ۳۔ اِفْعِلّالٌ

بنانے کا طریقہ : یہ باب رباعی مجرّد کی ماضی کے صیغہ واحد غائب میں ایک یا دو حرف زائد کرنے سے بنتے ہیں، اس کی دو صورتیں ہیں :-

۱۔ جس کی ماضی کے شروع میں تَ کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ۔

۲۔ جن کی ماضی میں دو حرف زائد ہوتے ہیں اور یہ دو باب ہیں :-

(۱) اِفْعِنْلَالٌ : یہ ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور اور عین کلمہ کے بعد نون ساکن کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ بروزن اِفْعَنْلَلَ۔

(۲) اِفْعِلّالٌ : یہ ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور لگانے اور لام کلمہ کو مشدّد کرنے سے بنتا ہے جیسے قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ بروزن اِفْعَلَلَّ۔

غیر ثلاثی افعال سے باقی مشتقات کا بیان

نوٹ : غیر ثلاثی سے مراد وہ افعال ہیں جو ثلاثی مجرد نہ ہوں، ان سے ماضی معروف کے علاوہ باقی مشتقات کی تفصیل یہ ہے :-

۱۔ **ماضی مجہول** : غیر ثلاثی افعال کے تمام ابواب سے ماضی مجہول، ماضی معروف کے ماقبلِ آخر کو کسرہ دینے اور آخری حرف کے سوا باقی تمام حروف کو ضمّہ دینے سے

بنتا ہے جیسے أَكْرَمَ سے أُكْرِمَ، إِسْتَنْصَرَ سے أُسْتُنْصِرَ اور دَحْرَجَ سے دُحْرِجَ۔

نوٹ : باب مفاعلہ اور تفاعل سے جب ماضی مجہول بنائیں تو الف ساکن واؤ سے بدل جاتا ہے کیونکہ جب الف کا ماقبل مضموم ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے قَابَلَ سے قُوبِلَ، تَقَابَلَ سے تُقُوبِلَ۔

۲۔ **مضارع معروف و مجہول :** غیر ثلاثی ابواب کی ماضی معروف سے ہمزۂ وصلی اور قطعی کو حذف کر کے اس کی جگہ علامتِ مضارع لگانے سے مضارع معروف بنتا ہے جیسے اِجْتَنَبَ سے یَجْتَنِبُ وغیرہ، البتہ بابِ اِفعال، تفعیل، مفاعلہ اور فعللہ میں علامتِ مضارع مضموم اور ماقبلِ آخر مکسور ہوتا ہے جیسے أَكْرَمَ سے یُكْرِمُ، صَرَّفَ سے یُصَرِّفُ، قَاتَلَ سے یُقَاتِلُ اور دَحْرَجَ سے یُدَحْرِجُ جبکہ باقی تمام ابواب میں علامتِ مضارع مفتوح ہوتی ہے جیسے اِسْتَنْصَرَ سے یَسْتَنْصِرُ، اِحْرَنْجَمَ سے یَحْرَنْجِمُ مگر وہ ابواب جن کی ماضی سے پہلے تَ زائد آتی ہے ان کا ماقبلِ آخر مفتوح اور باقی کا ماقبلِ آخر مکسور ہوتا ہے جیسے تَقَبَّلَ سے یَتَقَبَّلُ، تَدَحْرَجَ سے یَتَدَحْرَجُ وغیرہ۔

مضارع مجہول : ان تمام ابواب میں مضارع مجہول علامتِ مضارع کو ضمہ اور ماقبلِ آخر کو فتحہ دینے سے بنتا ہے جبکہ باقی تمام متحرک حروف اپنی حالت پر قائم رہتے ہیں جیسے یَجْتَنِبُ سے یُجْتَنَبُ، یَسْتَنْصِرُ سے یُسْتَنْصَرُ، یَتَدَحْرَجُ سے یُتَدَحْرَجُ ہے۔

۳۔ **اسمِ فاعل**، اسمِ مفعول، اسمِ ظرف، اسمِ آلہ اور اسمِ تفضیل بنانے کا آسان طریقہ اسمائے مشتقہ کی بحث میں مذکور ہے۔

۴۔ بابِ تفعّل اور تفاعل سے جب مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب بنایا جائے تو ایک تَ کو تخفیفاً حذف کرنا جائز ہے جیسے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور تَنَاوَلُ اصل میں تَتَنَزَّلُ اور تَتَنَاوَلُ تھے۔

سبق نمبر ۲۴
ثلاثی مزید فیہ کی گردانیں
ابواب

۱۔ صرف صغیر از باب اِفعال جیسے اِکْرَام (عزت کرنا اور بخشنا)

اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا فَهُوَ مُکْرِمٌ وَ اُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَامًا فَذَاكَ مُکْرَمٌ لَمْ یُکْرِمْ لَمْ یُکْرَمْ لَا یُکْرِمُ لَا یُکْرَمُ لَنْ یُکْرِمَ لَنْ یُکْرَمَ لَیُکْرِمَنَّ لَیُکْرَمَنَّ لَیُکْرِمَنْ لَیُکْرَمَنْ۔

الامر منہ: اَکْرِمْ[1] لِتُکْرَمْ لِیُکْرِمْ لِیُکْرَمْ۔

والنهی عنہ: لَا تُکْرِمْ لَا تُکْرَمْ لَا یُکْرِمْ لَا یُکْرَمْ۔

الظرف منہ: مُکْرَمٌ مُکْرَمَانِ مُکْرَمَاتٌ۔

والآلۃ منہ: مَابِہِ الْاِکْرَامُ۔ والتفضیل منہ: اَشَدُّ اِکْرَامًا

والتعجب منہ: مَا اَشَدَّ اِکْرَامًا وَ اَشْدِدْ بِاِکْرَامٍ۔

نوٹ: درج ذیل مصادر سے مذکورہ وزن پر صرف صغیر اور کبیر کریں:-

۱۔ اِذْهَابٌ (لے جانا) ۲۔ اِسْلَامٌ (سر تسلیم خم کرنا)

۳۔ اِنْبَاتٌ (اُگانا) ۴۔ اِغْرَاقٌ (غرق کرنا)

۲۔ باب تَفْعِیل (تَصْرِیْفٌ، پھیرنا)

صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا فَهُوَ مُصَرِّفٌ وَ صُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفًا فَذٰلِكَ مُصَرَّفٌ لَمْ یُصَرِّفْ لَمْ یُصَرَّفْ لَا یُصَرِّفُ لَا یُصَرَّفُ لَنْ یُصَرِّفَ لَنْ یُصَرَّفَ لَیُصَرِّفَنَّ لَیُصَرَّفَنَّ لَیُصَرِّفَنْ لَیُصَرَّفَنْ۔

الامر منہ: صَرِّفْ لِتُصَرَّفْ لِیُصَرِّفْ لِیُصَرَّفْ۔

---

[1] اَکْرِمْ اصل میں تُاَکْرِمُ تھا، علامتِ مضارع کو حذف کیا اور اس کا مابعد چونکہ متحرک ہے اس لئے آخر کو صرف جزم دے دی۔

والنھی عنہ : لَا تُصَرِّفْ لَا تُصَرَّفْ لَا يُصَرِّفْ لَا يُصَرَّفْ۔

والظرف منہ : مُصَرَّفٌ مُصَرَّفَانِ مُصَرَّفَاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَا بِہِ التَّصْرِيْفُ۔

والتفضیل منہ : أَشَدُّ تَصْرِيْفًا۔

والتعجب منہ : مَا أَشَدَّ تَصْرِيْفًا وَأَشْدِدْ بِتَصْرِيْفِہٖ۔

نوٹ : درج ذیل مصادر سے باب تفعیل کی صرف صغیر اور کبیر کریں۔

۱۔ تَكْذِيْبٌ (جھٹلانا) ۲۔ تَقْدِيْمٌ (آگے کرنا)

۳۔ تَهْدِيْمٌ (گرانا) ۴۔ تَعْلِيْمٌ (علم سکھانا)

۳۔ بابِ مُفَاعَلَةٌ جیسے مُقَاتَلَةٌ (ایک دوسرے کو قتل کرنا)

قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً فَهُوَ مُقَاتِلٌ وَقُوْتِلَ يُقَاتَلُ مُقَاتَلَةً فَذَاكَ مُقَاتَلٌ، لَمْ يُقَاتِلْ لَمْ يُقَاتَلْ لَا يُقَاتِلُ لَا يُقَاتَلُ لَنْ يُقَاتِلَ لَنْ يُقَاتَلَ لَيُقَاتِلَنَّ لَيُقَاتَلَنَّ لَيُقَاتِلَنْ لَيُقَاتَلَنْ۔

الامر منہ : قَاتِلْ لِتُقَاتَلْ لِيُقَاتِلْ لِيُقَاتَلْ۔

والنھی عنہ : لَا تُقَاتِلْ لَا تُقَاتَلْ لَا يُقَاتِلْ لَا يُقَاتَلْ۔

والظرف منہ : مُقَاتَلٌ مُقَاتَلَانِ مُقَاتَلَاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَا بِہِ الْمُقَاتَلَةُ۔

والتفضیل منہ : أَشَدُّ مُقَاتَلَةً۔

والتعجب منہ : مَا أَشَدَّ مُقَاتَلَةً وَأَشْدِدْ بِمُقَاتَلَتِہٖ۔

نوٹ : درج ذیل مصادر سے مذکور وزن پر صرف صغیر اور کبیر بنائیں۔

۱۔ مُعَاتَبَةٌ (ایک دوسرے کو عتاب کرنا) ۲۔ مُبَادَرَةٌ (جلدی کرنا)

۳۔ مُحَاسَبَةٌ (چھان بین کرنا) ۴۔ مُكَالَمَةٌ (باہم کلام کرنا)

تنبیہ : باب تفعیل، افعال اور مفاعلہ کے مصادر درج ذیل اوزان پر بھی آتے ہیں۔

۱۔ بابِ اِفعال : فَعَلٌ اور فَعَالٌ جیسے غَرَقٌ و نَبَاتٌ بمعنی اِغْرَاقٌ و اِنْبَاتٌ۔ (ڈوبنا) (اُگانا)

۲۔ بابِ تفعیل : (i) تَفْعِلَۃٌ جیسے تَذْکِرَۃٌ (یاد دلانا) (ii) تَفْعَالٌ جیسے تَکْرَارٌ (بار بار کام کرنا)

(iii) فَعَالٌ جیسے سَلَامٌ (سلام کرنا) (iv) فِعَالٌ جیسے کِذَابٌ (جھٹلانا)

(v) فِعَالٌ جیسے کِذَّابٌ

بابِ تفعیل کا مصدر مہموز اور ناقص سے تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر خصوصیت کے ساتھ آتا ہے جیسے تَهْنِئَۃٌ (مبارک دینا)، تَحْلِیَۃٌ (مزین کرنا)۔

۳۔ بابِ مفاعلہ : فِعَالٌ، فِیْعَالٌ جیسے قِتَالٌ، قِیْتَالٌ۔ (باہم لڑنا)

۴۔ بابِ تفعّل جیسے تَقَبُّلٌ (قبول کرنا)

تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فَهُوَ مُتَقَبِّلٌ وَ تُقُبِّلَ یُتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فَذَاكَ مُتَقَبَّلٌ لَمْ یَتَقَبَّلْ لَمْ یُتَقَبَّلْ لَا یَتَقَبَّلُ لَا یُتَقَبَّلُ لَنْ یَتَقَبَّلَ لَنْ یُتَقَبَّلَ لَیَتَقَبَّلَنَّ لَیُتَقَبَّلَنَّ لَیَتَقَبَّلَنْ لَیُتَقَبَّلَنْ۔

الامر منہ : تَقَبَّلْ لِتُتَقَبَّلْ لِیَتَقَبَّلْ لِیُتَقَبَّلْ۔

والنهی عنہ : لَا تَتَقَبَّلْ لَا تُتَقَبَّلْ لَا یَتَقَبَّلْ لَا یُتَقَبَّلْ۔

والظرف منہ : مُتَقَبَّلٌ مُتَقَبَّلَانِ مُتَقَبَّلَاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَا بِہِ التَّقَبُّلُ۔

والتفضیل منہ : اَشَدُّ تَقَبُّلًا۔

والتعجب منہ : مَا اَشَدَّ تَقَبُّلًا وَ اَشْدِدْ بِتَقَبُّلِہٖ۔

نوٹ : درج ذیل مصادر سے مذکورہ وزن پر صرفِ صغیر و کبیر کریں :۔

۱۔ تَفَکُّہٌ (لذیذ سمجھنا) ۲۔ تَلَبُّثٌ (ٹھہرنا)

۳۔ تَبَسُّمٌ (مسکرانا) ۴۔ تَکَبُّرٌ (بڑائی ظاہر کرنا)

۵۔ بابِ تَفَاعُل جیسے تَقَابُلٌ (ایک دوسرے کے سامنے آنا)

تَقَابَلَ یَتَقَابَلُ تَقَابُلًا فَهُوَ مُتَقَابِلٌ وَ تُقُوْبِلَ یُتَقَابَلُ تَقَابُلًا فَذَاكَ مُتَقَابَلٌ لَمْ یَتَقَابَلْ لَمْ یُتَقَابَلْ

لَا یَتَقَابَلُ لَا یُتَقَابَلُ لَنْ یَتَقَابَلَ لَنْ یُتَقَابَلَ لَیَتَقَابَلَنَّ لَیُتَقَابَلَنَّ لَیَتَقَابَلَنْ لَیُتَقَابَلَنْ۔

الامر منہ: تَقَابَلْ لِتُتَقَابَلْ لِیَتَقَابَلْ لِیُتَقَابَلْ۔

والنہی عنہ: لَا تَتَقَابَلْ لَا تُتَقَابَلْ لَا یَتَقَابَلْ لَا یُتَقَابَلْ۔

والظرف منہ: مُتَقَابَلٌ مُتَقَابَلَانِ مُتَقَابَلَاتٌ۔

والآلۃ منہ: مَا یُتَقَابَلُ بِہِ التَّقَابُلُ۔

والتفضیل منہ: اَشَدُّ تَقَابُلاً۔

والتعجب منہ: مَا اَشَدَّ تَقَابُلاً وَاَشْدِدْ بِتَقَابُلِہٖ۔

نوٹ: درج ذیل مصادر سے مذکورہ باب کی صرفِ صغیر وکبیر کریں۔

۱۔ تَخَاصُمٌ (باہم جھگڑنا) ۲۔ تَفَاخُرٌ (باہم فخر کرنا)

۳۔ تَعَارُفٌ (باہم پہچاننا) ۴۔ تَعَاوُنٌ (باہم امداد کرنا)

۶۔ بابِ افتعال جیسے اَلْاِجْتِنَابُ (بچنا)

اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا فَھُوَ مُجْتَنِبٌ وَاُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًا فَذَاکَ مُجْتَنَبٌ لَمْ یَجْتَنِبْ لَمْ یُجْتَنَبْ لَا یَجْتَنِبُ لَا یُجْتَنَبُ لَنْ یَجْتَنِبَ لَنْ یُجْتَنَبَ لَیَجْتَنِبَنَّ لَیُجْتَنَبَنَّ لَیَجْتَنِبَنْ لَیُجْتَنَبَنْ۔

الامر منہ: اِجْتَنِبْ لِتُجْتَنَبْ لِیَجْتَنِبْ لِیُجْتَنَبْ۔

والنہی عنہ: لَا تَجْتَنِبْ لَا تُجْتَنَبْ لَا یَجْتَنِبْ لَا یُجْتَنَبْ۔

والظرف منہ: مُجْتَنَبٌ مُجْتَنَبَانِ مُجْتَنَبَاتٌ۔

والآلۃ منہ: مَا یُجْتَنَبُ بِہِ الْاِجْتِنَابُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِجْتِنَابًا۔

فعل التعجب منہ: مَا اَشَدَّ اِجْتِنَابًا وَاَشْدِدْ بِاِجْتِنَابِہٖ۔

نوٹ: درج ذیل مصادر سے مذکور وزن پر صرفِ صغیر کریں۔

۱۔ اِعْتِزَالٌ (الگ ہونا) ۲۔ اِفْتِخَارٌ (فخر کرنا)

۳۔ اِعْتِرَافٌ (مان لینا) ۴۔ اِفْتِرَاقٌ (جدا ہونا)

۷۔ بابِ اِنفعال جیسے الانفطار (پھٹنا، شگاف ہونا)

اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا فَهُوَ مُنْفَطِرٌ وَ اُنْفُطِرَ بِهٖ یُنْفَطَرُ بِهٖ اِنْفِطَارًا فَذَاكَ مُنْفَطَرٌ بِهٖ لَمْ یَنْفَطِرْ لَمْ یُنْفَطَرْ بِهٖ لَا یَنْفَطِرُ لَا یُنْفَطَرُ بِهٖ لَنْ یَنْفَطِرَ لَنْ یُنْفَطَرَ بِهٖ لَیَنْفَطِرَنَّ لَیُنْفَطَرَنَّ بِهٖ لَیَنْفَطِرَنْ لَیُنْفَطَرَنْ بِهٖ۔

الامر منه: اِنْفَطِرْ لِیُنْفَطَرْ بِكَ لِیَنْفَطِرْ لِیُنْفَطَرْ بِهٖ

والنهی عنه: لَا تَنْفَطِرْ لَا یُنْفَطَرْ بِكَ لَا یَنْفَطِرْ لَا یُنْفَطَرْ بِهٖ

والظرف منه: مُنْفَطَرٌ مُنْفَطَرَانِ مُنْفَطَرَاتٌ۔

والآلة منه: مَا بِهِ الْاِنْفِطَارُ۔

افعل التفضیل منه: اَشَدُّ اِنْفِطَارًا۔

والتعجب منه: مَا اَشَدَّ اِنْفِطَارًا وَ اَشْدِدْ بِانْفِطَارِهٖ۔

نوٹ: (۱) یہ باب ہمیشہ لازم استعمال ہوتا ہے۔

(۲) ہر وہ کلمہ جس کا فا کلمہ "ن" ہو اس سے بابِ انفعال نہیں آتا بلکہ اس سے بابِ افتعال آتا ہے جیسے نَظَمَ سے اِنْتَظَمَ، نَقَمَ سے اِنْتَقَمَ نَكَسَ سے اِنْتَكَسَ۔

نوٹ: درج ذیل مصادر سے بابِ انفعال کی صرفِ صغیر بنائیں:۔

۱۔ اِنْصِرَافٌ (پھیرنا) ۲۔ اِنْقِلَابٌ (پلٹنا)

۳۔ اِنْكِسَارٌ (ٹوٹنا) ۴۔ اِنْهِزَامٌ (شکست کھانا)

۸۔ بابِ افعِلال از اَلْاِحْمِرَارُ (سرخ ہونا)

اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فَهُوَ مُحْمَرٌّ وَ اُحْمُرَّ بِهٖ یُحْمَرُّ بِهٖ اِحْمِرَارًا فَذَاكَ مُحْمَرٌّ بِهٖ لَمْ یَحْمَرَّ لَمْ یَحْمَرِّ

لَمْ يَحْمَرِرْ لَمْ يُحْمَرَّ لَمْ يُحْمَرِّ لَمْ يُحْمَرِرْ وَلَا يَحْمَرُّ

لَا يُحْمَرُّ بِهٖ لَنْ يَحْمَرَّ لَنْ يُحْمَرَّ بِهٖ لَيَحْمَرَّنَّ لَيَحْمَرَّنْ بِهٖ

لَيُحْمَرَّنَّ لَيُحْمَرَّنْ بِهٖ۔

الامر منہ: اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ لِيُحْمَرَّ بِكَ لِيُحْمَرِّ بِكَ لِيُحْمَرِرْ بِكَ۔

لِيَحْمَرَّ لِيَحْمَرِّ لِيَحْمَرِرْ لِيُحْمَرَّ بِهٖ لِيُحْمَرِّ بِهٖ لِيُحْمَرِرْ بِهٖ۔

والنهي عنہ: لَا تَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِّ لَا تَحْمَرِرْ لَا يُحْمَرَّ بِكَ لَا يُحْمَرِّ

بِكَ لَا يُحْمَرِرْ بِكَ لَا يَحْمَرَّ لَا يَحْمَرِّ لَا يَحْمَرِرْ

لَا يُحْمَرَّ لَا يُحْمَرِّ لَا يُحْمَرِرْ بِهٖ۔

والظرف منہ: مُحْمَرٌّ مُحْمَرَّانِ مُحْمَرَّاتٌ۔

والآلۃ منہ: مَا يُحْمَرُّ بِهٖ۔

افعل التفضيل منہ: اَشَدُّ اِحْمِرَارًا۔

التعجب منہ: مَا اَشَدَّ اِحْمِرَارًا وَ اَشْدِدْ بِاِحْمِرَارٍ۔

نوٹ: درج ذیل مصادر سے باب افعلال کی صرفِ صغیر کریں:۔

۱۔ اِخْضِرَارٌ (سبز ہونا)	۲۔ اِصْفِرَارٌ (زرد ہونا)
۳۔ اِغْبِرَارٌ (گرد آلود ہونا)	۴۔ اِسْوِدَادٌ (سیاہ ہونا)

نوٹ: باب افعلال اور افعیلال اور افعلّال کے افعال اور اسماءِ مشتقہ کالام کلمہ مشدد ہوتا ہے، جب ان کا آخر مجزوم ہو تو دوسرے حرف کو فتحہ، کسرہ اور فکِ ادغام تین طرح پڑھنا جائز ہے۔

۹۔ بابِ افعیلال از اَلْاِدْهِيمَامُ۔

اِدْهَامَّ يَدْهَامُّ اِدْهِيمَامًا فَهُوَ مُدْهَامٌّ وَاُدْهُومَّ بِهٖ

يُدْهَامُّ بِهٖ اِدْهِيمَامًا فَذَاكَ مُدْهَامٌّ بِهٖ لَمْ يَدْهَامَّ

لَمْ يَدْهَامِّ لَمْ يَدْهَامِمْ لَمْ يُدْهَامَّ لَمْ يُدْهَامِّ

لَمْ يُدْهَامَمْ بِهٖ لَا يَدْهَامُّ لَا يُدْهَامُّ بِهٖ لَنْ يَدْهَامَّ لَنْ يُدْهَامَّ

لَيَدْهَامَّنَّ لَيُدْهَامَّنَّ بِهٖ ۔ لَيَدْهَامَّنْ لَيُدْهَامَّنْ بِهٖ ۔

الامر منه : اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ لِيُدْهَامَّ لِيُدْهَامِّ

لِيُدْهَامَمْ بِكَ لِيَدْهَامَّ لِيَدْهَامِّ لِيَدْهَامِمْ لِيُدْهَامَّ

لِيُدْهَامِّ لِيُدْهَامَمْ بِهٖ ۔

والنهي عنه : لَا تَدْهَامَّ لَا تَدْهَامِّ لَا تَدْهَامِمْ لَا يُدْهَامَّ بِكَ

لَا يُدْهَامِّ بِكَ لَا يُدْهَامَمْ بِكَ لَا يَدْهَامَّ لَا يَدْهَامِّ

لَا يَدْهَامِمْ لَا يُدْهَامَّ لَا يُدْهَامِّ لَا يُدْهَامَمْ بِهٖ ۔

والظرف منه : مُدْهَامٌّ مُدْهَامَّانِ مُدْهَامَّاتٌ ۔

والآلة منه : مَا بِهِ الْاِدْهِيْمَامُ ۔

افعل التفضيل منه : اَشَدُّ اِدْهِيْمَامًا ۔

فعل التعجب منه : مَا اَشَدَّ اِدْهِيْمَامًا وَ اَشْدِدْ بِاِدْهِيْمَامٍ ۔

نوٹ : درج ذیل مصادر سے باب افعیلال کی صرف صغیر بنائیں :

۱۔ اِسْمِيْرَارٌ (گندمی رنگ ہونا) ۲۔ اِكْمِيْتَاتٌ (گھوڑے کا کمیت رنگ ہونا)

۳۔ اِشْهِيْبَابٌ (گھوڑے کا اشہب رنگ ہونا) ۴۔ اِسْوِيْدَادٌ (سیاہ ہونا)

سبق نمبر ۲۶

۱۰۔ باب استفعال از اَلْاِسْتِنْصَارُ (مدد چاہنا)

اِسْتَنْصَرَ يَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا فَهُوَ مُسْتَنْصِرٌ وَاُسْتُنْصِرَ يُسْتَنْصَرُ اِسْتِنْصَارًا فَذَاكَ مُسْتَنْصَرٌ لَمْ يَسْتَنْصِرْ لَمْ يُسْتَنْصَرْ لَا يَسْتَنْصِرُ لَا يُسْتَنْصَرُ لَنْ يَسْتَنْصِرَ لَنْ يُسْتَنْصَرَ لَيَسْتَنْصِرَنَّ لَيُسْتَنْصَرَنَّ لَيَسْتَنْصِرَنْ لَيُسْتَنْصَرَنْ۔

الامر منہ: اِسْتَنْصِرْ لِتُسْتَنْصَرْ لِيَسْتَنْصِرْ لِيُسْتَنْصَرْ۔

والنهی عنہ: لَا تَسْتَنْصِرْ لَا تُسْتَنْصَرْ لَا يَسْتَنْصِرْ لَا يُسْتَنْصَرْ۔

والظرف منہ: مُسْتَنْصَرٌ مُسْتَنْصَرَانِ مُسْتَنْصَرَاتٌ۔

والآلۃ منہ: مَا بِهِ الْاِسْتِنْصَارُ۔

افعل التفضيل منہ: اَشَدُّ اِسْتِنْصَارًا۔

فعل التعجب منہ: مَا اَشَدَّ اِسْتِنْصَارَهُ وَاَشْدِدْ بِاِسْتِنْصَارِهِ

نوٹ: باب استفعال کی ت کو ماضی اور مضارع میں حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے اِسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ سے اِسْطَاعَ يَسْطِيعُ، قرآن کریم میں ارشاد ہے مَا لَمْ تَسْطِعْ (کہف)

نوٹ: درج ذیل مصادر سے باب استفعال کی صرف صغیر بنائیں:-

۱۔ اِسْتِدْبَارٌ (پیچھے مڑنا) ۲۔ اِسْتِفْسَارٌ (پوچھنا)

۳۔ اِسْتِغْفَارٌ (بخشش چاہنا) ۴۔ اِسْتِخْرَاجٌ (نکالنا)

۱۱۔ باب افعیعال از اَلْاِخْشِيشَانُ (کھردرہ ہونا)

اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشِيشَانًا فَهُوَ مُخْشَوْشِنٌ وَاُخْشُوْشِنَ بِهِ يُخْشَوْشَنُ بِهِ اِخْشِيشَانًا فَذَاكَ مُخْشَوْشَنٌ بِهِ لَمْ يَخْشَوْشِنْ لَمْ يُخْشَوْشَنْ بِهِ لَا يَخْشَوْشِنُ

لَا يُخْشَوْشَنُ بِہٖ لَنْ يَخْشَوْشِنَ لَنْ يُخْشَوْشَنَ بِہٖ لَيَخْشَوْشِنَنَّ
لَيُخْشَوْشَنَنَّ بِہٖ لَيَخْشَوْشِنَنْ لَيُخْشَوْشَنَنْ بِہٖ۔

الامر منہ : اِخْشَوْشِنْ لِيُخْشَوْشَنْ بِكَ لِيَخْشَوْشِنْ لِيُخْشَوْشَنْ بِہٖ۔

والنہی عنہ : لَا تَخْشَوْشِنْ لَا يُخْشَوْشَنْ بِكَ لَا يَخْشَوْشِنْ لَا يُخْشَوْشَنْ بِہٖ۔

والظرف منہ : مُخْشَوْشَنٌ مُخْشَوْشَنَانِ مُخْشَوْشَنَاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَا بِہِ الْاِخْشِيْشَانُ۔

افعل التفضیل منہ : اَشَدُّ اِخْشِيْشَانًا۔

فعل التعجب منہ : مَا اَشَدَّ اِخْشِيْشَانًا وَاَشْدِدْ بِاِخْشِيْشَانِہٖ۔

نوٹ : درج ذیل مصادر سے باب افعیعال کی صرف صغیر بنائیں :۔

۱۔ اَلْاِحْدِيْدَابُ (کبڑا ہونا)

۲۔ اَلْاِخْلِيْلَاقُ (پرانا ہونا)

۳۔ اَلْاِمْلِيْلَاحُ (نمکین ہونا)

۱۲۔ باب افعوّال از اَلْاِجْلِوَّاذُ

اِجْلَوَّذَ يَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا فَهُوَ مُجْلَوِّذٌ وَاُجْلُوِّذَ بِہٖ يُجْلَوَّذُ بِہٖ اِجْلِوَّاذًا فَذَاكَ مُجْلَوَّذٌ بِہٖ لَمْ يَجْلَوِّذْ لَمْ يُجْلَوَّذْ بِہٖ لَا يَجْلَوِّذُ لَا يُجْلَوَّذُ بِہٖ لَنْ يَجْلَوِّذَ لَنْ يُجْلَوَّذَ بِہٖ لَيَجْلَوِّذَنَّ لَيُجْلَوَّذَنَّ بِہٖ لَيَجْلَوِّذَنْ لَيُجْلَوَّذَنْ بِہٖ۔

الامر منہ : اِجْلَوِّذْ لِيُجْلَوَّذْ بِكَ لِيَجْلَوِّذْ لِيُجْلَوَّذْ بِہٖ

والنہی عنہ : لَا تَجْلَوِّذْ لَا يُجْلَوَّذْ بِكَ لَا يَجْلَوِّذْ لَا يُجْلَوَّذْ بِہٖ۔

والظرف منہ : مُجْلَوَّذٌ مُجْلَوَّذَانِ مُجْلَوَّذَاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَا بِہِ الْإِجْلِوَّاذُ۔

افعل التفضیل منہ : أَشَدُّ إِجْلِوَّاذًا۔

فعل التعجب منہ : مَا أَشَدَّ إِجْلِوَّاذًا وَ أَشْدِدْ بِإِجْلِوَّاذِہٖ

نوٹ : درج ذیل مصادر سے بابِ افعِوّال کی صرفِ صغیر بنائیں :۔

۱۔ اَلْإِخْرِوَّاطُ (لکڑی تراشنا)

۲۔ اَلْإِعْلِوَّاطُ (اونٹ کی گردن پر لٹک کر چڑھنا)

سبق نمبر ۲۷

ابوابِ رُباعی کی گردانیں

- باب فَعْلَلَۃ از دَحْرَجَۃٌ (لڑھکانا)

دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ دَحْرَجَۃً فَھُوَ مُدَحْرِجٌ وَ دُحْرِجَ
وَ یُدَحْرَجُ دَحْرَجَۃً فَذَاکَ مُدَحْرَجٌ لَمْ یُدَحْرِجْ
لَمْ یُدَحْرَجْ لَا یُدَحْرِجُ لَا یُدَحْرَجُ لَنْ یُدَحْرِجَ لَنْ یُدَحْرَجَ
لَیُدَحْرِجَنَّ لَیُدَحْرَجَنَّ لَیُدَحْرِجَنْ لَیُدَحْرَجَنْ۔

الامر منہ: دَحْرِجْ لِتُدَحْرَجْ لِیُدَحْرِجْ لِیُدَحْرَجْ۔

النہی عنہ: لَا تُدَحْرِجْ لَا تُدَحْرَجْ لَا یُدَحْرِجْ لَا یُدَحْرَجْ۔

الظرف منہ: مُدَحْرَجٌ مُدَحْرَجَانِ مُدَحْرَجَاتٌ۔

الآلۃ منہ: مَا بِہِ الدَّحْرَجَۃُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ دَحْرَجَۃً۔

فعل التعجب منہ: مَا اَشَدَّ دَحْرَجَۃً وَ اَشْدِدْ بِدَحْرَجَتِہٖ۔

نوٹ: درج ذیل مصادر سے باب فَعْلَلَۃ کی صرفِ صغیر بنائیں:-

۱۔ بَعْثَرَۃٌ (بکھیرنا)

۲۔ زَعْفَرَۃٌ (زعفرانی رنگنا)

۳۔ سَرْبَلَۃٌ (کپڑا پہنانا)

۴۔ تَرْجَمَۃٌ (ترجمہ کرنا)

- باب تَفَعْلُل از تَدَحْرُجٌ (لڑھکنا)

تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُجًا فَھُوَ مُتَدَحْرِجٌ وَ تُدُحْرِجَ بِہٖ
یُتَدَحْرَجُ بِہٖ تَدَحْرُجًا فَذَاکَ مُتَدَحْرَجٌ بِہٖ لَمْ یَتَدَحْرَجْ

لَمْ يُتَدَحْرَجْ بِهٖ لَا يُتَدَحْرَجُ لَا يُتَدَحْرَجُ بِهٖ لَنْ يُتَدَحْرَجَ لَنْ يُتَدَحْرَجَ بِهٖ

لَيَتَدَحْرَجَنَّ لَيَتَدَحْرَجَنَّ بِهٖ لَيَتَدَحْرَجَنْ لَيُتَدَحْرَجَنْ بِهٖ۔

الامر منه : تَدَحْرَجْ لِيُتَدَحْرَجْ بِكَ لِيَتَدَحْرَجْ لِيُتَدَحْرَجْ بِهٖ۔

والنهي عنه : لَاتَتَدَحْرَجْ لَا يُتَدَحْرَجْ بِكَ لَايَتَدَحْرَجْ لَا يُتَدَحْرَجْ بِهٖ۔

والظرف منه : مُتَدَحْرَجٌ مُتَدَحْرَجَانِ مُتَدَحْرَجَاتٌ۔

والالٰة منه : مَا يُتَدَحْرَجُ بِهٖ التَّدَحْرُجُ۔

افعل التفضيل منه : اَشَدُّ تَدَحْرُجًا۔

فعل التعجب منه : مَا اَشَدَّ تَدَحْرُجًا وَاَشْدِدْ بِتَدَحْرُجِهٖ۔

نوٹ : درج ذیل مصادر سے باب تفعلل کی صرف صغیر بنائیں :۔

۱۔ تَبَعْثُرٌ (بکھرنا)

۲۔ تَدَهْوُرٌ (گرنا)

۳۔ تَسَرْبُلٌ (کپڑا پہننا)

۴۔ تَزَنْدُقٌ (بے دین ہونا)

۳۔ باب افعنلال از اَلْاِحْرِنْجَامُ (جمع ہونا)

اِحْرَنْجَمَ يَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجَامًا فَهُوَ مُحْرَنْجِمٌ

وَاُحْرُنْجِمَ بِهٖ يُحْرَنْجَمُ بِهٖ اِحْرِنْجَامًا فَذَاكَ مُحْرَنْجَمٌ بِهٖ

لَمْ يَحْرَنْجِمْ لَمْ يُحْرَنْجَمْ بِهٖ لَا يَحْرَنْجِمُ لَا يُحْرَنْجَمُ بِهٖ لَنْ يَحْرَنْجِمَ

لَنْ يُحْرَنْجَمَ بِهٖ لَيَحْرَنْجِمَنَّ لَيُحْرَنْجَمَنَّ بِهٖ لَيَحْرَنْجِمَنْ

لَيُحْرَنْجَمَنْ بِهٖ۔

الامر منه : اِحْرَنْجِمْ لِيُحْرَنْجَمْ بِكَ لِيَحْرَنْجِمْ لِيُحْرَنْجَمْ بِهٖ۔

والنهي عنه : لَاتَحْرَنْجِمْ لَا يُحْرَنْجَمْ بِكَ لَا يَحْرَنْجِمْ

لَا يُحْرَنْجَمْ بِهٖ۔

والظرف منه : مُحْرَنْجَمٌ مُحْرَنْجَمَانِ مُحْرَنْجَمَاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَابِہٖ الاِخْرِنْجَامُ۔

افعل التفضیل منہ : اَشَدُّ اِخْرِنْجَامًا۔

فعل التعجب منہ : مَا اَشَدَّ اِخْرِنْجَامًا وَاَشْدِدْ بِاِخْرِنْجَامٍ۔

نوٹ : درج ذیل مصادر سے مذکور وزن پر صرفِ صغیر کریں :۔

۱۔ اِبْلِنْدَاحٌ (بہت ناخوش ہونا)

۲۔ اِعْرِنْكَاسٌ (بالوں کا سیاہ ہونا)

۳۔ اِسْلِنْطَاحٌ (بہت گرنا)

۴۔ باب اِفعِلّال از اَلْاِقْشِعْرَارُ (رونگٹے کھڑے ہونا)

اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فَهُوَ مُقْشَعِرٌّ وَاُقْشُعِرَّ بِهٖ يُقْشَعَرُّ بِهٖ اِقْشِعْرَارًا فَذَاكَ مُقْشَعَرٌّ بِهٖ لَمْ يَقْشَعِرَّ لَمْ يَقْشَعِرَّ لَمْ يُقْشَعَرَّ بِهٖ لَمْ يُقْشَعْرَرْ بِهٖ لَا يَقْشَعِرُّ لَا يُقْشَعَرُّ بِهٖ لَنْ يَقْشَعِرَّ لَنْ يُقْشَعَرَّ بِهٖ لَيَقْشَعِرَنَّ لَيُقْشَعَرَنَّ بِهٖ لَيَقْشَعِرَنْ لَيُقْشَعَرَنْ بِهٖ۔

الامر منہ : اِقْشَعِرَّ اِقْشَعْرِرْ لِيُقْشَعَرَّ بِكَ لِيُقْشَعْرَرْ بِكَ لِيَقْشَعِرَنَّ بِكَ لِيَقْشَعِرَنْ لِيُقْشَعَرَّ بِهٖ لِيُقْشَعْرَرْ بِهٖ۔

والنہی عنہ : لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعْرِرْ لَا يُقْشَعَرَّ بِكَ لَا يُقْشَعْرَرْ بِكَ لَا يَقْشَعِرَّ لَا يَقْشَعْرِرْ لَا يُقْشَعَرَّ بِهٖ لَا يُقْشَعْرَرْ بِهٖ۔

الظرف منہ : مُقْشَعَرٌّ مُقْشَعَرَّانِ مُقْشَعَرَّاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَابِہٖ الاِقْشِعْرَارُ والفعل التفضیل منہ : اَشَدُّ اِقْشِعْرَارًا۔

التعجب منہ : مَا اَشَدَّ اِقْشِعْرَارًا وَاَشْدِدْ بِاِقْشِعْرَارٍ۔

نوٹ : درج ذیل مصادر سے وزن مذکور پر صرفِ صغیر و کبیر کریں :۔

۱۔ اِكْفِهْرَارٌ (تاریک ہونا) ۲۔ اِشْمِئْزَازٌ (نفرت کرنا) ۳۔ اِسْبِطْرَارٌ (سخت ہونا)

۴۔ اِنْمِطْرَارٌ (بہت ناخوش کرنا) ۵۔ اِشْفِتْرَارٌ (پراگندہ ہونا) ۶۔ اِشْمِعْلَالٌ (جلدی کرنا)

سوالات

۱۔ ثلاثی مزید فیہ کے باہمزۂ وصل اور بے ہمزۂ وصل کتنے ابواب ہیں؟

۲۔ غَفَرَ سے باب استفعال کی نفی جحد بلَمْ اور باب افتعال کی ماضی معروف کی گردانیں کریں۔

۳۔ ثلاثی مزید فیہ کے کس کس باب کی مضارع معروف کی علامت مضارع مضموم ہوتی ہے۔

۴۔ تَفَاخَرَ، تُفَاخِرُ اور تُفَاخَرُ کیا فرق رکھتے ہیں اور یہ کس کس باب کے صیغے ہیں؟

۵۔ درج ذیل فقرات میں جو مزید فیہ کے افعال واقع ہوئے ہیں، ان کے صیغے بتائیں

۱۔ اَکْرِمُوْا ضُیُوْفَکُمْ (تم اپنے مہمانوں کی عزت کرو)

۲۔ جَهِّزُوْا سِلَاحَکُمْ لِلدِّفَاعِ (تم اپنے ہتھیار دفاع کے لئے تیار کرو)

۳۔ لَا تُبْرِمُوا الْاَمْرَ حَتّٰی تَتَفَکَّرُوْا فِیْهِ (تم کسی کام کا قطعی فیصلہ نہ کرو یہاں تک کہ اس میں فکر کرلو)

۴۔ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (ایک دوسرے کو برے لقاب سے مت پکارو)

۵۔ اَلْمُکَاتِبُوْنَ یَنْتَظِرُوْنَ الْمُشَاهِدِیْنَ۔ (مکاتب دیکھنے والوں کا انتظار کر رہے ہیں)

۶۔ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَنْقَلِبُوْنَ۔ (ظالم عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پلٹتے ہیں)

۷۔ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ۔

۸۔ نَتَقَابَلُ فِی الْمُسْتَقْبِلِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔ (ہم ان شاء اللہ مقابلہ کریں گے۔)

۹۔ لَنْ تَتَخَاصَمُوْا بَیْنَکُمْ۔ (تم آپس میں ہرگز نہیں لڑو گے)

۱۰۔ اِحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ۔ (اس کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے)

۱۱۔ اَلْاَخَوَانِ یَتَحَدَّثَانِ فِیْ اَمْرٍ مُهِمٍّ۔ (دونوں بھائی ایک اہم امر میں گفتگو کر رہے ہیں)

۱۲۔ هَلْ تَسْتَحْسِنُوْنَ مَا فَعَلْنَاهُ۔ (کیا تم اس کو اچھا سمجھتے ہو جو ہم نے کیا ہے)

۱۳۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ۔ (بیشک فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں)

۱۴۔ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ۔ (اس کا آنکھ ادراک نہیں کر سکتی)

۱۵۔ وَاللّٰهُ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ (اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو)

سبق نمبر ۲۸

مُلحق بہ رُباعی وخماسی کا بیان

ملحق کا معنے یہ ہے کہ ثلاثی مجرد میں ایک حرف کا اضافہ کرکے اس کو رباعی کا ہم وزن بنایا جائے یا رباعی میں ایک حرف بڑھا کر خماسی کا ہم وزن کر دیا جائے، ان کو ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی یا رباعی مزید فیہ ملحق بہ خماسی کہتے ہیں جیسے جَلَبَ سے جَلْبَبَ بروزن فَعْلَلَ اور عَقَلَ سے عَقَنْقَلٌ بروزن فَعَلْلَلٌ۔

ملحق اِلحاق سے نکلا ہے اور الحاق کا معنٰی ملانا ہے اور اس کے لئے شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو جیسے جَلْبَبَ بروزن دَحْرَجَ، ان کا مصدر فَعْلَلَةٌ کے وزن پر ہے لہٰذا جَلْبَبَ ملحق بہ رُباعی ہے مگر اَکْرَمَ یُکْرِمُ اگرچہ دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ کے ہم وزن ہیں مگر مصدر دونوں کا مختلف ہے اس لئے اَکْرَمَ کو ملحق برباعی نہیں کہتے، ملحق برباعی کے سولہ باب ہیں، سات دَحْرَجَ کے وزن پر اور سات تَدَحْرَجَ کے وزن پر اور دو اِحْرَنْجَمَ کے وزن پر آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

ابواب ملحق برباعی ــــــ ملحق بہ دَحْرَجَ:

۱۔ فَعْلَلَةٌ جیسے جَلْبَبَةٌ (چادر اوڑھنا)

۲۔ فَیْعَلَةٌ " خَیْعَلَةٌ (بے آستین کرتہ پہننا)

۳۔ فَوْعَلَةٌ " جَوْرَبَةٌ (جراب پہننا)

۴۔ فَعْنَلَةٌ " قَلْنَسَةٌ (ٹوپی پہننا)

۵۔ فَعْیَلَةٌ " شَرْیَفَةٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتّے کاٹنا)

۶۔ فَعْوَلَةٌ " سَرْوَلَةٌ (اِزار پہننا)

۷۔ فَعْلَاةٌ " قَلْسَاةٌ[1] (ٹوپی پہننا)

---

[1] اصل میں قَلْسَیَةٌ تھا۔

۲۔ ملحق بہ تَدَحْرَجَ :۔

۱۔ تَفَعْلُلٌ جیسے تَجَلْبُبٌ
۲۔ تَفَيْعُلٌ جیسے تَخَيْعُلٌ
۳۔ تَفَوْعُلٌ جیسے تَجَوْرُبٌ
۴۔ تَفَعْنُلٌ جیسے تَقَلْنُسٌ
۵۔ تَفَعْيُلٌ جیسے تَشَرْيُفٌ
۶۔ تَفَعْوُلٌ جیسے تَسَرْوُلٌ
۷۔ تَفَعْلٍ جیسے تَقَلْسٍ[1]

۳۔ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ :۔

۱۔ اِفْعِنْلَالٌ جیسے اِقْعِنْسَاسٌ (بہت کبڑا ہونا)

۲۔ اِفْعِنْلَاءٌ جیسے اِسْلِنْقَاءٌ[2] (پشت کے بل سونا)

سوالات

۱۔ الحاق کا کیا معنٰے ہے اور اس کی شرط کیا ہے ؟

۲۔ کیا الحاق صرف فعلوں میں ہوتا ہے یا اسموں میں بھی ؟

۳۔ اِسْلَنْقَى، يَتَسَرْوَلُ، مُقْعَنْسِسٌ کونسے صیغے ہیں اور کس کس باب سے ملحق ہیں ؟

۴۔ درج ذیل کلمات کونسے صیغے اور کس وزن اور باب سے ملحق ہیں ؟

۱۔ اِعْثَوْثَبَ (لگاسر تر ہوا)
۲۔ مُتَشَيْطِنٌ (شریروں والے کام کرنے والا)
۳۔ كَوْثَرٌ (بہت زیادہ)
۴۔ يُحَوْقِلُوْنَ (وہ حیّ علی الفلاح کہتے ہیں)
۵۔ يَسْلَنْقِي
۶۔ مُصَيْطِرٌ (نگہبان)
۷۔ مُهَيْمِنٌ (محافظ)
۸۔ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرْ (تو احسان نہ کرتا کہ دوسرے سے زیادہ لے)

---

[1] اصل میں تَقَلْسِيٌ تھا۔
[2] اصل میں اِسْلِنْقَايٌ تھا۔

سبق نمبر۲۹

ہفت اقسام کا بیان

حرفِ صحیح اور حرفِ علّت کے اعتبار سے کلمہ کی اقسام

نوٹ : واوؔ، یؔ اور الفؔ کے علاوہ تمام حروفِ تہجی کو صحیح حرف کہتے ہیں، اس اعتبار سے کلمہ کی جو اقسام بنتی ہیں ان کو ہفت اقسام کہتے ہیں جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے :

ہفت اقسام سے مراد کلمہ کی وہ سات اقسام ہیں جن کو درجِ ذیل شعر میں نظم کیا گیا ہے :

صحیح است و مثال است و مضاعف

لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

ابتدائی طور پر تمام اسماء اور افعال کی دو قسمیں ہوتی ہیں :

۱۔ صحیح ۲۔ معتل

۱۔ صحیح : (تندرست) اِس سے مراد وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں سے کوئی بھی حرفِ علت نہ ہو جیسے نَصَرَ، قَصْرٌ۔

اِس کی تین اقسام ہیں :-

۱۔ سالم ۲۔ مضاعف ۳۔ مہموز

۱۔ سالم : (محفوظ) وہ کلمہ جس کے حروفِ اصلیہ میں سے کوئی بھی نہ ہمزہ ہو اور نہ ہی ایک جنس کے دو حروف ہوں جیسے قَطَفَ (اس نے توڑا) زَھْرَۃٌ (کلی)۔

۲۔ مضاعف : (دوگنا) وہ کلمہ جس کے دو حروفِ اصلیہ ایک جنس کے ہوں، اس کی دو قسمیں ہیں : (۱) ثلاثی (۲) رباعی

(۱) مضاعف ثلاثی : جس کا عین کلمہ اور لام کلمہ یا فاء اور لام کلمہ ہم جنس ہوں جیسے مَدَّ، سَلِسٌ۔

۲۔ مضاعف رباعی : جس کا فاء ولامِ اوّل اور عین ولامِ ثانی ہم جنس ہوں جیسے زَلْزَلَۃٌ وَسْوَسَۃٌ اس کو مطابق بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مہموز : (ہمزہ دیا ہوا) وہ کلمہ جس کے حروفِ اصلیہ میں سے کوئی ایک ہمزہ ہو، اس کی تین قسمیں ہیں :

۱۔ مہموز الفاء ۲۔ مہموز العین ۳۔ مہموز اللام

(۱) مہموز الفاء : جس کا فاء کلمہ ہمزہ ہو جیسے اَمَرَ۔ اَمْنٌ۔

(۲) مہموز العین : جس کا عین کلمہ ہمزہ ہو جیسے سَاَلَ، رَاْسٌ۔

(۳) مہموز اللام : جس کا لام کلمہ ہمزہ ہو جیسے قَرَأَ، جُرْأَۃٌ۔

۴۔ معتل (بیمار) : وہ کلمہ جس کے حروفِ اصلیہ میں سے کوئی حرفِ علت[1] ہو، اس کی دو قسمیں ہیں :۔

۱۔ معتل بیک حرف ۲۔ معتل بدو حرف

۱۔ معتل بیک حرف : جس میں ایک حرفِ علت ہو اس کی تین قسمیں ہیں :۔

(۱) مثال : جس کا فاء کلمہ حرفِ علت ہو، اگر فاء کلمہ واؤ ہو تو اس کو مثالِ واوی کہتے ہیں جیسے وَعَدَ، وَرْدٌ اور اگر یا ہو تو اس کو مثالِ یائی کہتے ہیں جیسے یَقُظَ یُسْرٌ۔ اس کو مثال کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی ماضی کی گردان مثل صحیح کے تغیر و تبدل سے خالی ہوتی ہے۔

(۲) اجوف : (خود بطن) وہ کلمہ جس کا عین کلمہ حرفِ علت ہو اس کو معتل العین بھی

---

[1] حرفِ علت تین ہیں واؤ، الف، یَ۔ ان کو حروفِ علت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ علت کا معنٰے بیماری ہے اور عموماً بیماری کے وقت عربوں کی زبان سے وای کا لفظ نکلتا ہے جو وَ، الف، یَ کا مجموعہ ہے۔

یا اس کی وجہِ تسمیہ یہ ہے کہ جس طرح مریض بے چینی کی وجہ سے پہلو بدلتا رہتا ہے، اسی طرح یہ حروف بھی اکثر و بیشتر تبدیل ہوتے رہتے ہیں یا ان کو کلمہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے قَالَ اصل میں قَوَلَ اور یَقُلْنَ اصل میں یَقُولْنَ تھے، ان کو مَدّہ اور لین بھی کہتے ہیں۔

کہتے ہیں جیسے قَالَ، بَیْعٌ۔ اس کو اجوف اس لئے کہتے ہیں کہ عموماً اس کا درمیانی حرف (عین کلمہ) حذف ہو جاتا ہے۔

۳۔ ناقص: (دُم بریدہ) جس کا لام کلمہ حرفِ علت ہو، اسے معتل اللام بھی کہتے ہیں جیسے رَضِیَ، دَعْوَۃٌ، رَمٰی۔ اس کو ناقص کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا لام کلمہ اکثر حذف ہو جاتا ہے۔

۲۔ معتل بہ دو حرف: جس میں دو حرفِ علت ہوں، اس کو لفیف بھی کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ لفیف مفروق ۲۔ لفیف مقرون

(۱) لفیف مفروق (جدا جدا) جس میں دو حرفِ علت منفصل ہوں یعنی ان کے درمیان حرفِ صحیح آجائے جیسے وَلِیَ، وِقَایَۃٌ۔

(۲) لفیف مقرون (ملا ہوا) جس میں دو حرفِ علت متصل ہوں، درمیان میں حرفِ صحیح کے ساتھ فاصلہ نہ ہو جیسے طَوٰی، یَوْمٌ۔ اس کو لفیف اِس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنے اندر دو حرفِ علت لئے ہوئے ہوتا ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق کلمہ کی تیرہ قسمیں بنتی ہیں مگر صرفیوں نے ان کو صرف سات قسموں میں منحصر کیا ہے، اور ان کو صَرف والے ہفت اقسام کہہ کر پکارتے ہیں۔

سوالات

۱۔ حروفِ علت کتنے ہیں اور انہیں حروفِ علت کہنے کی وجہ کیا ہے؟ نیز ان کا دوسرا نام بھی بتایئے۔

۲۔ حروفِ صحیحہ کتنے ہیں اور ان کو صحیح کہنے کی وجہ کیا ہے؟

۳۔ صحیح کلمہ کی کتنی اقسام ہیں؟

۴۔ معتل بیک حرف کی کتنی قسمیں ہیں اور ان کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

۵۔ لفیف کسے کہتے ہیں اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور کتنی قسمیں ہیں؟

۶۔ درجِ ذیل الفاظ سے صحیح اور معتل کو الگ الگ کریں :۔

(۱) قُعُوْدٌ (بیٹھنا) (۲) لَمْسٌ (چھونا)

(۳) اَخَذُوْا (انہوں نے پکڑ لیا) (۴) وَهَبْتُ (میں نے بخشا)

(۵) صَوْمٌ (روزہ) (۶) لَفٌّ (لپیٹنا)

(۷) جَوْفٌ (پیٹ والا ہونا) (۸) نَجْوَةٌ (ٹیلا)

(۹) سَئِمَ (مایوس ہوا) (۱۰) وَجَعٌ (درد)

(۱۱) رِضْوَانٌ (خوش ہونا) (۱۲) عَدٌّ (شمار کرنا)

(۱۳) اَمَّ (ارادہ کیا) (۱۴) قَوِيَ (طاقتور ہوا)

(۱۵) وَعَى (اس نے یاد کیا)

سبق نمبر ۳۰

تصرفاتِ لفظی کا بیان

ہمزہ، حرفِ علت اور دو ہم جنس حروف کے جمع ہونے سے کلمات میں جو ثقل پیدا ہوتا ہے اسے دور کرنے کے لئے درج ذیل قواعد ہیں :۔

۱۔ زیادت ۲۔ اعلال

۳۔ ادغام ۴۔ قلب

۵۔ تخفیف

تفصیل حسبِ ذیل ہے :

۱۔ **زیادت** (اضافہ کرنا) : اس سے مراد یہ ہے کہ کلمہ کی ابتدار، درمیان یا آخر میں حروفِ[1] زائدہ میں سے کوئی ایک حرف بڑھا دیا جائے جیسے کِتَابٌ، اُنْصُرْ، عِدَۃٌ۔

۲۔ **اعلال** (حرف میں تغیر کرنا) : اس سے مراد یہ ہے کہ حروفِ علت میں تغیر و تبدل کر کے کلمہ سے ثقل دور کیا جائے، اس کی تین صورتیں ہیں :۔

(۱) ابدال[2] (بدلنا) : ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ یا ایک حرکت کو دوسری حرکت کے ساتھ تبدیل کرنا ہے جیسے قَالَ اصل میں قَوَلَ اور تَمَنِّیًا اصل میں تَمَنُّیًا تھے پہلے میں واؤ کو الف سے اور دوسرے میں ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔

(۲) اِسکان (ساکن کرنا) : حرف سے حرکت کو دور کرنا، خواہ بنقل ہو جیسے یَقُوْلُ

---

[1] حروفِ زائدہ دس ہیں جن کا مجموعہ سَاَلْتُمُوْنِیْہَا ہے۔

[2] حروفِ ابدال گیارہ ہیں جن کا مجموعہ اَنْجَدَ مِنْ وَطِیْہَا ہے۔

اصل میں یَقْوُلُ تھا، اور خواہ باسقاط ہو جیسے یَدْعُوْ اصل میں یَدْعُوُ تھا

(۳) حذف (گرانا) : کلمہ سے حرف یا حرکت کو گرادینا، گرنے والا حرف خواہ ایک حرفِ علت ہو جیسے یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا، خواہ دو حرفِ علت ہوں جیسے قِ اصل میں اِوْقِیْ تھا۔

۳۔ ادغام (گھوڑے کے منہ میں لگام دینا) اس سے مراد یہ ہے کہ دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے، جس حرف کو ملائیں اس کو مدغم اور جس میں ملایا جائے اسے مدغم فیہ کہتے ہیں جیسے مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔

۴۔ قلب (بدلنا) : حرف سے حرف کو مقدم کرنا یا مؤخر کرنا جیسے اَیِسَ اصل میں یَئِسَ تھا۔

۵۔ تخفیف (ہلکا کرنا) : اس سے مراد یہ ہے کہ کلمہ سے ہمزہ کے ثقل کو دور کرنا اور اس کی تین صورتیں ہیں :

۱۔ اِبدال　　۲۔ حذف　　۳۔ بَین بَین

(۱) ابدال : اس سے مراد یہ ہے کہ ہمزہ کو حرفِ علت سے بدل دیا جائے جیسے اٰمَنَ اصل میں اَءْمَنَ تھا۔

(۲) حذف : کلمہ سے ہمزہ حذف کر دیا جائے جیسے یَسَلُ اصل میں یَسْاَلُ تھا۔

(۳) بَین بَین : اس کو بین بین پڑھا جائے جیسے مُسْتَهْزِءُوْنَ ، بَین بَین کا معنٰے یہ ہے کہ ہمزہ کو اپنے مخرج اور اس حرفِ علت کے مخرج کے

---

[1] حروفِ ادغام تیرہ ہیں ت ث د ذ ر ز س ص ض ط ظ ن ش۔

[2] مخرج وہ جگہ ہے جہاں سے حرف کی آواز نکلے۔ مخرج کے اعتبار سے حروف کے کئی نام ہیں :

۱۔ حروفِ حلقیہ جن کا مخرج حلق ہو ء ح خ ع غ ہ۔

۲۔ حروفِ شفویہ جن کا مخرج ہونٹ ہوں ب ف و م۔

۳۔ حروفِ لہویہ جن کا مخرج تالو ہو ج ق ک ی۔

۴۔ حروفِ ثنائیہ جن کا مخرج دانت کی جڑ ہے ت ث د ذ ط ظ ل ن۔

۵۔ حروفِ لسانیہ جن کا مخرج زبان کی جڑ ہے ر ز س ش ص ض۔

درمیان پڑھا جائے جس کے موافق ہمزہ کی اپنی حرکت ہو یا اس کے ماقبل کی، قسم اوّل کو بین بین قریب اور قسم ثانی کو بین بین بعید کہتے ہیں جیسے کہ لفظِ مُسْتَهْزِءُوْنَ میں ہے۔

اگر ہمزہ کو واؤ اور ہمزہ کے مخرج کے درمیان پڑھا جائے گا تو بین بین قریب اور اگر ہمزہ اور یاء کے مخرج کے درمیان پڑھا جائے گا تو اسے بین بین بعید کہیں گے۔

سبق نمبر ۳۱

تصرّفاتِ لفظی کے قواعد کا استعمال

صحیح کی اقسام سے صرف مہموز اور مضاعف میں چند جگہ تغیر واقع ہوتا ہے اس کے قواعد کی تفصیل درج ذیل ہے:

مہموز: چونکہ مہموز کے فاء، عین اور لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہوتا ہے اور اس میں جو تصرف ہوتا ہے، اس کو تخفیف کہتے ہیں، اس کی دو صورتیں ہیں:۔

۱۔ تخفیف جوازی　　　　۲۔ تخفیفِ وجوبی

نوٹ: اگر کلمہ میں ایک ہمزہ ہو اس کی تخفیف جوازی ہوتی ہے جب کہ دو ہمزوں کی تخفیف بعض شرائط کے ساتھ وجوبی۔

ایک ہمزہ[1] کی تخفیف کے قواعد:

۱۔ اگر ہمزہ ساکن یا متحرک ہو تو ہمزہ کو اپنے ماقبل حرف کی حرکت کے مطابق حرفِ علت کے ساتھ بدلنا جائز ہے یعنی بعد فتحہ کے الف سے، بعد کسرہ کے یاء سے اور بعد ضمہ کے واؤ سے جیسے رَأْسٌ، ذِئْبٌ، بُؤْسٌ

[1] **ہمزہ اور الف کا فرق**: بعض دفعہ ہمزہ الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے جس سے پڑھنے والے کو ان دونوں کے درمیان فرق کرنا مشکل ہوتا ہے اس لئے ان کا فرق سمجھنا ضروری ہے۔

الف: وہ سیدھا خط ہے جو ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور زبان کے جھٹکے کے بغیر ادا ہوتا ہے اور یہ کبھی اصلی ہوتا ہے اور کبھی غیر اصلی، اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:۔

(۱) اصلی؛ جیسے مَا، لَا اور هٰؤُلَاءِ۔

(۲) زائدہ جیسے کتاب، قاتل۔

(۳) حرفِ اصلی کا بدل جیسے قَالَ، بَاب۔

(۴) حرفِ مکرر کا بدل جیسے دَسَّا اصل میں دَسَّسَ تھا، آخری سؔ کو یؔ سے اور یؔ کو الف سے بدلا اور پہلے سؔ کو دوسرے میں ادغام کر دیا۔

ہمزہ: یہ ساکن ہو یا متحرک زبان کے جھٹکے سے ادا ہوتا ہے جیسے أَمَرَ، رَأْسٌ۔

سَالَ، رُؤُوسٌ اصل میں رَأَسَ، ذِئْبٌ، بُؤْسٌ، سَأَلَ اور رُءُوسٌ تھے۔

۲۔ جب ہمزہ متحرک کا ماقبل ساکن ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں جیسے یَسَلُ، قَدَافْلَحَ، شَیٌ، ضَوٌ اصل میں یَسْأَلُ، قَدْ اَفْلَحَ، شَیْءٌ اور ضَوْءٌ تھے۔

۳۔ جب ہمزہ مفتوح کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو اس کو ضمہ کے بعد واؤ اور کسرہ کے بعد یٰ سے بدلنا جائز ہے جیسے یُوَاخِذُ، جُوَنٌ، مِیَرٌ اصل میں یُؤَاخِذُ، جُؤَنٌ اور مِئَرٌ تھے۔

۴۔ جب ہمزہ متحرک کا ماقبل واؤ یا یٰ مدہ زائدہ یا یائے تصغیر اسی کلمہ میں ہو تو ہمزہ کو ماقبل حرف کی جنس سے بدلنا جائز اور بعد ابدال ادغام واجب ہے جیسے مَقْرُوَّۃٌ، خَطِیَّۃٌ، اُفَیِّسٌ اصل میں مَقْرُوْءَۃٌ، خَطِیْئَۃٌ اور اُفَیْئِسٌ تھے۔

نوٹ: رَاٰی یَرٰی اور اس کے تمام مشتقات میں قاعدہ نمبر ۲ وجوبی طور پر جاری ہوتا ہے اور اس کا یہ وجوب شاذ ہے یعنی یَرٰی اصل میں یَرْأَیُ تھا، ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر حذف کر دیا اور یٰ بعد فتحہ کے الف سے بدل گئی۔

سبق نمبر ۳۲

دو ہمزوں کی تخفیف کے قواعد

۷۔ جب دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہوں، پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے مطابق حرفِ علت کے ساتھ بدلنا واجب ہے[1] جیسے آمَنَ ، اُوْجِرَ ، اِیْسِرْ اصل میں أَءْمَنَ ، أُءْجِرَ اور اِئْسِرْ تھے۔

نوٹ: كُلْ ، خُذْ ، مُرْ اصل میں أُءْكُلْ ، أُءْخُذْ اور أُءْمُرْ تھے، قاعدہ بالا کے مطابق اُوْكُلْ ، اُوْخُذْ اور اُوْمُرْ ہونا چاہیے تھا مگر کثرتِ استعمال کی وجہ سے خلافِ قیاس دوسرے ہمزہ کو حذف کر دیا جاتا ہے اور ہمزہ وصلی کی ضرورت نہیں رہتی اسے بھی گرا دیا جاتا ہے البتہ كُلْ اور خُذْ میں دوسرے ہمزہ کا حذف کرنا واجب ہے جبکہ مُرْ کی دو حالتیں ہیں۔

ابتدائے کلام میں ہمزہ حذف ہو جاتا ہے جیسے مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ (ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں) جبکہ درمیان کلام میں ہمزہ باقی رہتا ہے جیسے وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (اپنے اہل کو نماز پڑھنے کا حکم دو) اور جیسے مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا وَاضْرِبُوْهُمْ اِذَا بَلَغُوْا عَشْرًا (اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کی عمر کو پہنچیں اور نماز نہ پڑھنے کی صورت میں ان کو تھپڑ رسید کرو جبکہ وہ دس سال کی عمر کو پہنچیں)

۸۔ جب دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہوں، ان میں سے ایک مکسور ہو، دوسرے ہمزہ کو "ی" سے بدلنا واجب ہے جیسے جَاءٍ ، اَيِمَّةٌ اصل میں جَاءِءٌ اور أَئِمَّةٌ تھے اب جَاءِءٌ میں دوسرے ہمزہ کو "ی" سے بدلا تو جَاءِيٌ ہوا، اب "ی" پر ضمہ دشوار تھا، اسے

---

[1] قاعدہ نمبر ۷ کی شرائط یہ ہیں:۔

۱۔ دوسرا ہمزہ ساکن مظہر ہو، مدغم نہ ہو۔

۲۔ دوسرے ہمزہ کا ماقبل اسی کلمہ میں ہمزہ متحرک ہو۔

۳۔ اس کلمہ میں ادغام یا اعلال کا قاعدہ جاری نہ ہو سکتا ہو کیونکہ ادغام اور اعلال کی صورت میں تخفیف ہمزہ پر اعلال اور ادغام کو ترجیح دی جاتی ہے جیسے آدُرٌ ، أَئِمَّ اصل میں أَءْدُرٌ اور أَءْمَمَ تھے۔

حذف کیا، ی اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے، اجتماعِ ساکنین سے ی گر گئی۔

بعض صرفیوں کے نزدیک جَاءٍ میں قلب کیا جاتا ہے یعنی ان کے نزدیک اصل میں جَايِءٌ تھا، ہمزہ کو ی کی جگہ اور ی کو ہمزہ کی جگہ لے آئے اور پھر قَاضٍ کے قاعدے سے ی کو حذف کر دیا۔

نوٹ: اَیِمَّۃٌ میں دوسرے ہمزہ کو ی سے بدلنا جائز ہے کیونکہ یہ اصل میں اَءْمِمَۃٌ تھا اور اس کا کسرہ عارضی ہے۔

۹۔ اگر دو ہمزے ابتدائے کلام میں اکٹھے ہو جائیں اور ان میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے جیسے اَوَادِمُ، اُوَیْدِمُ اور اُوَمِلُ اصل میں ءَادِمُ، ءُاَیْدِمُ اور اُءَمِلُ تھے۔

نوٹ: اُکْرِمُ صیغہ واحد متکلم اصل میں ءُاَکْرِمُ تھا، قاعدہ بالا کے مطابق ءُوَکْرِمُ ہونا چاہئے تھا مگر دوسرے ہمزہ کو کثرتِ استعمال کی وجہ سے خلافِ قیاس حذف کر دیا اور مضارع کی باقی تمام گردان میں اُکْرِمُ کی موافقت کی وجہ سے ہمزہ حذف ہو گیا اگرچہ اجتماعِ ہمزتین نہیں ہے۔

نوٹ: خَطَایَا جس کا مفرد خَطِیْئَۃٌ ہے اصل میں خَطَایِءُ تھا، الف زائد کے بعد ی واقع ہوئی، اسے ہمزہ سے بدل دیا، اب دو ہمزے اکٹھے ہوئے، پہلا مکسور ہے، دوسرے کو وجوباً ی سے بدل دیا خَطَاءِیُ ہوا، اب پہلے ہمزہ کو تخفیفاً ی مفتوحہ سے بدل دیا اور آخری ی کو ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدلا تو خَطَایَا بن گیا۔

سبق نمبر ۳۳

مہموز کے ابواب کا بیان

نوٹ: مہموز الفاء، مہموز العین اور مہموز اللام سے ثلاثی مجرد کے درج ذیل پانچ ابواب آتے ہیں۔

۱۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے اَدَبَ یَاْدِبُ اَدَبًا (کھانا کھلانا)

۲۔ نَصَرَ یَنْصُرُ جیسے اَمَرَ یَاْمُرُ اَمْرًا (حکم دینا)

۳۔ فَتَحَ یَفْتَحُ جیسے قَرَاَ یَقْرَاُ قِرَاءَۃً (پڑھنا)

۴۔ سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے اَمِنَ یَاْمَنُ اَمْنًا (امن والا ہونا)

۵۔ کَرُمَ یَکْرُمُ جیسے اَدُبَ یَاْدُبُ اَدَبًا (باادب ہونا)

نوٹ: مہموز اللام سے باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اور نَصَرَ یَنْصُرُ بہت کم آتے ہیں جبکہ باقی تینوں ابواب مہموز اللام سے زیادہ آتے ہیں۔

گردانیں

۱۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ: اَدَبًا۔

اَدَبَ یَاْدِبُ[1] اَدَبًا فھو اٰدِبٌ و اُدِبَ یُؤْدَبُ[2] اَدَبًا فذاک مَاْدُوْبٌ لَمْ یَاْدِبْ لَمْ یُؤْدَبْ لَا یَاْدِبُ لَا یُؤْدَبُ لَنْ یَاْدِبَ لَنْ یُؤْدَبَ لَیَاْدِبَنَّ لَیُؤْدَبَنَّ لَیَاْدِبَنْ لَیُؤْدَبَنْ۔

الامر منہ: اِیْدِبْ[3] لِتُؤْدَبْ لِیَاْدِبْ لِیُؤْدَبْ۔

والنھی عنہ: لَا تَاْدِبْ لَا تُؤْدَبْ لَا یَاْدِبْ لَا یُؤْدَبْ۔

والظرف منہ: مَاْدِبٌ مَاْدِبَانِ مَاٰدِبُ۔

والاٰلۃ منہ: مِیْدَبٌ[4] مِیْدَبَانِ مِیْدَبَۃٌ مِیْدَبَتَانِ مَاٰدِبُ

---

[1] یَاْدِبُ [2] یُؤْدَبُ [3] اِاْدِبْ [4] مِئْدَبٌ

مِیْدَابٌ مِیْدَابَانِ مَادِیْبُ۔

افعل التفضیل منہ (مذکر) اَدَبُّ[1] اَدَبَّانِ اَدَبُّوْنَ اَوَادِبُ[2]۔

(مؤنث) اُدْبیٰ اُدْبَیَانِ اُدْبَیَاتٌ اُدَبٌ۔

فعل التعجب منہ : مَا اَدَبَّہٗ وَ اَدِبْ بِہٖ۔

۲۔ نَصَرَ یَنْصُرُ : اَمْرًا۔

اَمَرَ یَاْمُرُ اَمْرًا فَھُوَ اٰمِرٌ وَ اُمِرَ یُؤْمَرُ اَمْرًا

فَذَاکَ مَاْمُوْرٌ لَمْ یَاْمُرْ لَمْ یُؤْمَرْ لَا یَاْمُرُ لَا یُؤْمَرُ

لَنْ یَاْمُرَ لَنْ یُؤْمَرَ لَیَاْمُرَنَّ لَیُؤْمَرَنَّ لَیَاْمُرَنْ لَیُؤْمَرَنْ۔

الامر منہ : مُرْ[3] لِتُؤْمَرْ لِیَاْمُرْ لِیُؤْمَرْ۔

والنہی منہ : لَا تَاْمُرْ لَا تُؤْمَرْ لَا یَاْمُرْ لَا یُؤْمَرْ۔

والظرف منہ : مَاْمَرٌ مَاْمَرَانِ مَاٰمِرُ۔

والآلۃ منہ : (۱) مِیْمَرٌ مِیْمَرَانِ مَاٰمِرُ۔

(۲) مِیْمَرَۃٌ مِیْمَرَتَانِ مَاٰمِرُ۔

(۳) مِیْمَارٌ مِیْمَارَانِ مَاٰمِیْرُ۔

افعل التفضیل منہ : (مذکر) اٰمَرُ اٰمَرَانِ اٰمَرُوْنَ اَوَاٰمِرُ۔

(مؤنث) اُمْریٰ اُمْرَیَانِ اُمْرَیَاتٌ اُمَرٌ۔

فعل التعجب منہ : مَا اٰمَرَہٗ وَ اٰمِرْ بِہٖ۔

---

[1] اَءْدَبُ
[2] اَاَدِبُ

نوٹ : ان تمام میں ہمزہ کو ماقبل حرکت کے مطابق حرفِ علت سے بدل دیا گیا ہے۔

[3] اصل میں اُؤْمُرْ تھا، دوسرے ہمزے کو خلافِ قیاس حذف کیا، ہمزہ وصلی عدمِ ضرورت کی وجہ سے حذف ہوا۔

سبق نمبر ۳۴

۳۔ فتح یفتح : سُؤَالٌ (سوال کرنا)

سَأَلَ يَسْأَلُ سُؤَالًا فهو سَائِلٌ و سُئِلَ يُسْئَلُ سُؤَالًا فذاك مَسْئُوْلٌ لَمْ يَسَلْ لَمْ يُسَلْ لَا يَسَلُ لَا يُسَلُ لَنْ يَسَلَ لَنْ يُسَلَ لَيَسَلَنَّ لَيُسَلَنَّ لَيَسَلَنْ لَيُسَلَنْ۔

الامر منہ : سَلْ لِتُسَلْ لِيَسَلْ لِيُسَلْ۔

والنہی عنہ : لَاتَسَلْ لَاتُسَلْ لَايَسَلْ لَايُسَلْ۔

والظرف منہ : مَسَلٌ مَسَلَانِ مَسَائِلُ۔

والآلۃ منہ : (۱) مِسَلٌ مِسَلَانِ مَسَائِلُ (۲) مِسَلَةٌ مِسَلَتَانِ مَسَائِلُ (۳) مِسَالٌ مِسَالَانِ مَسَائِيْلُ۔

افعل التفضیل منہ : (مذکر) أَسَلُ أَسَلَانِ أَسَلُوْنَ أَسَائِلُ۔

(مونث) سُوْلٰى سُوْلَيَانِ سُوْلَيَاتٌ سُئَلٌ۔

فعل التعجب منہ : مَا أَسَلَهُ و أَسِلْ بِهٖ۔

۴۔ مہموز اللام باب فتح یفتح قِرَاءَةٌ

قَرَأَ يَقْرَأُ قِرَاءَةً فهو قَارِئٌ و قُرِئَ يُقْرَأُ قِرَاءَةً فذاك مَقْرُوْءٌ لَمْ يَقْرَأْ لَمْ يُقْرَأْ لَايَقْرَأُ لَايُقْرَأُ لَنْ يَقْرَأَ لَنْ يُقْرَأَ لَيَقْرَأَنَّ لَيُقْرَأَنَّ لَيَقْرَأَنْ لَيُقْرَأَنْ۔

الامر منہ : إِقْرَأْ لِتُقْرَأْ لِيَقْرَأْ لِيُقْرَأْ۔

والنہی عنہ : لَاتَقْرَأْ لَاتُقْرَأْ لَايَقْرَأْ لَايُقْرَأْ۔

والظرف منہ : مَقْرَأٌ مَقْرَآنِ مَقَارِئُ۔

والآلۃ منہ : (۱) مِقْرَأٌ مِقْرَآنِ مَقَارِئُ۔

نوٹ : مہموز العین میں ہمزہ متحرک ماقبل ساکن ہے، ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیا۔

(۲) مِقْرَأَةٌ مِقْرَأَتَانِ مَقَارِئُ۔

(۳) مِقْرَاءٌ مِقْرَاءَانِ مَقَارِيْئُ۔

افعل التفضیل منہ (مذکر) اَقْرَأُ اَقْرَءَانِ اَقْرَءُوْنَ اَقَارِئُ۔

(مؤنث) قُرْئٰی قُرْءَیَانِ قُرْءَیَاتٌ قُرَءٌ۔

فعل التعجب منہ ، مَا اَقْرَءَهٗ وَ اَقْرِئْ بِہٖ۔

نوٹ : نیچے دیئے گئے ہر باب کے مصادر سے اس باب کی صرف صغیر کریں اور جہاں تخفیف کا قاعدہ استعمال ہو، اس کی وضاحت کریں۔

باب	مصدر	باب	مصدر
۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ	اَسْرٌ (قید ہونا)	۲۔ نَصَرَ يَنْصُرُ	اَخْذٌ (پکڑنا)
"	رَأْفَةٌ (مہربان ہونا)	"	اَكْلٌ (کھانا)
"	هَنَأٌ (کھانا کھلانا)	"	هَنَأٌ (کھلانا)
۳۔ فَتَحَ يَفْتَحُ	اَلُوْهَةٌ (عبادت کرنا)	۴۔ سَمِعَ يَسْمَعُ	اَمْنًا (محفوظ ہونا)
"	جَأْرٌ (اونچی آواز سے بلانا)	"	اِذْنٌ (اجازت دینا)
"	دَأْبٌ (کوشش کرنا)	"	سِئَامَةٌ (اکتانا)
"	مَلَأٌ (بھرنا)	"	ظَمَأٌ (پیاسا ہونا)
۵۔ كَرُمَ يَكْرُمُ	اَدَبٌ (زیرک ہونا)		
"	لُؤْمًا (کمینہ ہونا)		
"	جُرْأَةٌ (بہادر ہونا)		

سبق نمبر ۳۵

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کا بیان

نوٹ: مہموز، ثلاثی مزید فیہ کے درج ذیل سات ابواب سے آتا ہے مگر تخفیف[1] ہمزہ کے قواعد صرف تین ابواب افعال، افتعال اور استفعال میں اسی طرح جاری ہوتے ہیں جس طرح مجرد کے ابواب میں کبھی جوازی اور کبھی وجوبی بشرطیکہ یہ ابواب مہموز الفاء سے ہوں اور باقی تمام ابواب میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا اور ان میں رفعِ ثقل کا طریقہ صرف بین بین ہے۔

۱۔ بابِ افعال (اِیْمَانٌ)

اٰمَنَ (اَءْمَنَ) یُؤْمِنُ (یُؤَمِنُ) اِیْمَانًا (اِءْمَانًا) فھو مُؤْمِنٌ (مُؤْمِنٌ) و اُوْمِنَ (اُءْمِنَ) یُؤْمَنُ اِیْمَانًا فذالک مُؤْمَنٌ

لَمْ یُؤْمِنْ لَمْ یُؤْمَنْ لَا یُؤْمِنُ لَا یُؤْمَنُ لَنْ یُؤْمِنَ لَنْ یُؤْمَنَ

لَیُؤْمِنَنَّ لَیُؤْمَنَنَّ لَیُؤْمِنَنْ لَیُؤْمَنَنْ۔

الامر منہ: اٰمِنْ (اَءْمِنْ) لِتُؤْمَنْ لِیُؤْمِنْ لِیُؤْمَنْ۔

والنھی عنہ: لَا تُؤْمِنْ لَا تُؤْمَنْ لَا یُؤْمِنْ لَا یُؤْمَنْ۔

الظرف منہ: مُؤْمَنٌ مُؤْمَنَانِ مُؤْمَنَاتٌ۔

والاٰلۃ منہ: مَا بِہِ الْاِیْمَانُ۔

---

[1] باب افعال اور افتعال کی ماضی امر اور مصدر میں تخفیف وجوبی ہوتی ہے جبکہ مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف اور باب استفعال کے تمام مشتقات میں تخفیف جوازی ہوتی ہے جیسے اٰمَنَ اِیْتِمَانٌ اِیْمِنْ اصل میں اَءْمَنَ، اِءْتِمَانٌ اور اِءْمِنْ تھے اسی طرح یُؤْمِنُ، اِسْتِیْذَانٌ، مُؤْمِنٌ اصل میں یُؤْمِنُ، اِسْتِئْذَانٌ اور مُؤْمِنٌ تھے۔

افعل التفضیل منہ : اَشَدُّ اِیْمَانًا۔

التعجب منہ : مَا اَشَدَّ اِیْمَانًا و اَشْدِدْ بِاِیْمَانِہٖ۔

۲۔ باب افتعال (اِیْتِمَارٌ)

اِیْتَمَرَ (اِئْتَمَرَ) یَاتَمِرُ (یَأْتَمِرُ) اِیْتِمَارًا (اِئْتِمَارًا)

فھو مُؤْتَمِرٌ (مُؤْتَمِرٌ) و اُوْتُمِرَ (اُئْتُمِرَ) یُؤْتَمَرُ اِیْتِمَارًا

فذاک مُؤْتَمَرٌ لَمْ یَاتَمِرْ لَمْ یُؤْتَمَرْ لَایَاتَمِرُ لَایُؤْتَمَرُ

لَنْ یَاتَمِرَ لَنْ یُؤْتَمَرَ لَیَاتَمِرَنَّ لَیُؤْتَمَرَنَّ لَیَاتَمِرَنْ

لَیُؤْتَمَرَنْ۔

الامر منہ : اِیْتَمِرْ (اِئْتَمِرْ) لِتُؤْتَمَرْ لِیَاتَمِرْ لِیُؤْتَمَرْ۔

والنھی عنہ : لَاتَاتَمِرْ لَاتُؤْتَمَرْ لَایَاتَمِرْ لَایُؤْتَمَرْ۔

الظرف منہ : مُؤْتَمَرٌ مُؤْتَمَرَانِ مُؤْتَمَرَاتٌ۔

والاٰلۃ منہ : مَابِہِ الْاِیْتِمَارُ۔

افعل التفضیل منہ : اَشَدُّ اِیْتِمَارًا۔

فعل التعجب منہ : مَا اَشَدَّ اِیْتِمَارًا و اَشْدِدْ بِاِیْتِمَارِہٖ۔

۳۔ باب استفعال (اِسْتِیْذَانٌ)

اِسْتَاذَنَ (اِسْتَأْذَنَ) یَسْتَاذِنُ (یَسْتَأْذِنُ) اِسْتِیْذَانًا (اِسْتِئْذَانًا)

فھو مُسْتَاذِنٌ و اُسْتُوْذِنَ (اُسْتُؤْذِنَ) یُسْتَاذَنُ اِسْتِیْذَانًا

فذاک مُسْتَاذَنٌ لَمْ یَسْتَاذِنْ لَمْ یُسْتَاذَنْ لَایَسْتَاذِنُ

لَایُسْتَاذَنُ لَنْ یَسْتَاذِنَ لَنْ یُسْتَاذَنَ لَیَسْتَاذِنَنَّ لَیُسْتَاذَنَنَّ

لَیَسْتَاذِنَنْ لَیُسْتَاذَنَنْ۔

الامر منہ : اِسْتَاذِنْ لِتُسْتَاذَنْ لِیَسْتَاذِنْ لِیُسْتَاذَنْ۔

والنھی عنہ : لَاتَسْتَاذِنْ لَاتُسْتَاذَنْ لَایَسْتَاذِنْ لَایُسْتَاذَنْ۔

الظرف منہ : مُسْتَاذَنٌ مُسْتَاذَنَانِ مُسْتَاذَنَاتٌ۔

والآلة منه : مَا بِهِ الإِسْتِيْذَانُ۔

افعل التفضيل منه : اَشَدُّ إِسْتِيْذَانًا۔

فعل التعجب منه : مَا اَشَدَّ إِسْتِيْذَانًا و اَشْدِدْ بِإِسْتِيْذَانٍ۔

ہر ایک باب کے مندرجہ ذیل مصادر سے صرف صغیر اور کبیر کریں نیز جہاں تخفیفِ ہمزہ کا قاعدہ جاری ہو، اس کی نشاندہی کریں۔

باب	مہموز الفاء	مہموز العین	مہموز اللام
۱۔ إفعال	إِيْمَانٌ (پناہ دینا)	إِشْئَامٌ (شام کا قصد کرنا)	إِبْرَاءٌ (بری کرنا)
۲۔ تفعِیل	تَادِيْبٌ (ادب سکھانا)	تَسْئِيْلٌ (سوال کرنا)	تَبْرِئَةٌ (بری کرنا)
۳۔ مُفاعَلہ	مُوَاخَذَةٌ (باہم پکڑنا)	مُسَاءَلَةٌ (باہم سوال کرنا)	مُبَارَأَةٌ (باہم بری کرنا)
۴۔ تفعُّل	تَاَدُّبٌ (ادب سیکھنا)	تَزَءُّرٌ (شیر کا گرجنا)	×
۵۔ تفاعُل	تَانُسٌ (مانوس ہونا)	تَفَاؤُلٌ (فال پکڑنا)	×
۶۔ اِفتِعال	إِيْتِمَارٌ (مشورہ کرنا)	إِنْدِئَابٌ (مشکیزہ اٹھانا)	إِجْتِرَاءٌ (جرأت کرنا)
۷۔ استفعال	إِسْتِيْمَانٌ (ایمان طلب کرنا)	إِسْتِرْاٰفٌ (مہربانی طلب کرنا)	إِسْتِبْرَاءٌ (خالی کرنا)

سوالات

۱۔ کُلْ، خُذْ اور مُرْ کیا صیغے ہیں اور ان کے ہمزہ کے حذف میں کیا فرق ہے؟

۲۔ مُسْتَهْزِءِيْنَ، رُءُوْسٌ اصل میں کیا تھے؟ کس قاعدہ سے موجودہ شکل بنی؟

۳۔ مہموز سے مجرد اور مزید فیہ کے کتنے کتنے ابواب آتے ہیں نیز اُن کے نام بتایئے۔

۴۔ يَسَلْنَ اور ضَوْءٌ کیا صیغے ہیں؟ اصل میں کیا تھے؟ ہمزہ کس قاعدہ سے حذف ہوا؟

۵۔ سَلْ سے با نونِ ثقیلہ معروف اور مُرْ سے با نونِ خفیفہ معروف کی گردان کریں۔

۶۔ قَرَأَ سے باب استفعال کی نفی جحد بلم معروف اور نہی معروف کی گردان کریں۔

۷۔ مہموز کے کون کون سے ابواب میں کوئی تغیر نہیں ہوتا اور ان سے تعلیل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

۸۔ أَعْؤُسٌ اصل میں أَءْوُسٌ تھا، مہموز کا قاعدہ کیوں نہیں جاری ہوا؟

۹۔ درجِ ذیل افعال اور اسماء کی اصل اور صیغے بتائیں :۔

(۱) سَلُونِي مَا شِئْتُمْ (۲) كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا (۳) حِبَاءٌ

(۴) أَيِمَّةٌ (۵) يَرْمِي خَاهُ (۶) أَوَادِمُ (۷) لُمْنَ (۸) نَبِيٌّ

(۹) مَقْرُوْنَ (۱۰) تُنْشِئِينَ (۱۱) لَا تُوَاخِذْنَا (۱۲) نَبِيُّوا

(۱۳) لِيَسْتَأْنِسُوا (۱۴) نَبِّئُونِي (۱۵) لَا تَسْئَلْنِ (۱۶) مُبَرَّؤُونَ

(۱۷) إِسْتِيمَانٌ (۱۸) تُؤْمَرُونَ (۱۹) لَنَلَنَّ[۱] (۲۰) لَمْلَنَّ[۲]

---

[۱] اصل میں لَنْ أَلْآنَ واحد متکلم نفی تاکید بلن، ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر گرا دیا تو لَنَلْآنَ ہوا تو دوسرے ہمزہ کی حرکت بھی ماقبل کو دے کر حذف کر دیا۔

[۲] اصل میں لَمْ أَلْآنَ تھا، دونوں ہمزوں کی حرکت ماقبل کو دے کر گرا دئے اور نون کو قریب المخرج ہونے کی وجہ سے لام سے بدل کر ادغام کر دیا اور حرفِ آخر کو فتحہ دے دیا۔

سبق نمبر ۳۶

مُضَاعَف کا بیان

مضاعف میں تکرارِ حروف سے جو ثقل پیدا ہوتا ہے اسے دور کرنے کے تین طریقے ہیں: ۱. اِبدال ۲. حذف ۳. ادغام

۱. **اِبدال**: دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف میں سے ایک کو دوسرے حرف سے تبدیل کرنا۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ۱. ابدالِ سماعی ۲. ابدالِ قیاسی

(۱) ابدالِ سماعی: عربوں سے سنا گیا ہے کہ دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف میں سے ایک کو دوسرے حرف سے بدل دیتے ہیں جیسے تَقَضّٰی، تَظَنَّیْتُ اصل میں تَقَضَّضَ اور تَظَنَّنْتُ تھے۔

(۲) ابدالِ قیاسی: جب دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو اور پہلے کا ماقبل مکسور ہو تو پہلے کو ی سے بدل دیتے ہیں بشرطیکہ وہ فِعَّالٌ کے وزن پر ہو اور مصدر نہ ہو جیسے دِیْوَانٌ، دِیْنَارٌ، قِیْرَاطٌ اصل میں دِوَّانٌ، دِنَّارٌ اور قِرَّاطٌ تھے۔

۲. **حذف**: دو ہم جنس حروف میں سے ایک کو گرا دیا جائے، اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔

(۱) حذفِ سماعی جیسے مَسْتُ، ظَلْتُمْ اصل میں مَسِسْتُ اور ظَلِلْتُمْ تھے۔

(۲) بابِ تفعّل اور تفاعل کے مضارع معروف میں جب دو تَ اکٹھی آجائیں یا اس جیسے دوسرے کلمات میں تو ایک تَ کو تخفیفاً حذف کر دیتے ہیں جیسے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ تَظَاهَرُوْنَ اصل میں تَتَنَزَّلُ اور تَتَظَاهَرُوْنَ تھے۔

۳. **ادغام**: دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف کو ملا کر پڑھا جائے جیسے مَدَّ، عَبَدْتُّ، لَبِثْتُّ جس کو ملایا جائے اسے مدغم اور جس میں ملایا جائے اسے مدغم فیہ کہتے ہیں، اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں ہم جنس ہوں تو لکھنے میں ایک اور پڑھنے میں دو

اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں ہم جنس ہوں تو لکھنے میں ایک اور پڑھنے میں دونوں آتے ہیں ورنہ لکھنے میں دونوں اور پڑھنے میں صرف ایک آتا ہے جیسے عَدَدْتُ۔

ادغام کی تین صورتیں ہیں ۱۔ جائز ۲۔ واجب ۳۔ ممتنع

تفصیل حسب ذیل ہے۔

قواعد

نوٹ : جب دو ہم جنس، ہم مخرج یا قریب المخرج حروف اکٹھے آجائیں تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں اور اس کی مختلف صورتیں ہیں :

۱۔ جب پہلا حرف ساکن اور دوسرا حرکت لازمی سے متحرک ہو اور دونوں ہم جنس ہوں تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے مَدَّ، صَرَّفَ اصل میں مَدْدَ اور صَرْرَفَ تھے۔

۲۔ اگر دونوں حروف قریب المخرج یا ہم مخرج ہوں تو دوسرے کو پہلے کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا واجب ہے جیسے اِدَّعٰی اصل میں اِدْتَعٰی تھا، تَ کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کر دیا جاتا ہے بشرطیکہ باب افتعال ہو۔

۳۔ اگر دونوں حروف متحرک ہوں اور ان کا ماقبل متحرک یا حرفِ مدہ ہو تو پہلے کی حرکت حذف کرکے دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے مَدَّ، حَاجَّ اصل میں مَدَدَ اور حَاجَجَ تھے اور اگر ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو پہلے کی حرکت ماقبل کو دے کر ادغام کیا جاتا ہے جیسے یَمُدُّ، اِسْتَرَدَّ اصل میں یَمْدُدُ اور اِسْتَرْدَدَ تھے۔

نوٹ : مذکورہ بالا صورتوں میں دونوں حروف کا ایک کلمہ میں اجتماع شرط ہے۔

۴۔ جب دو ہم جنس متحرک حروف دو کلموں میں جمع ہوں اور ان کا ماقبل صحیح ساکن یا مدہ یا لین ہو تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کرنا جائز ہے جیسے فَعَلَ لَبِيْدٌ، قَامَ مُحَمَّدٌ، عَيْنُ نَّصْرٍ۔

۵۔ جب دو ہم جنس حروف میں سے پہلا متحرک اور دوسرا عارضی سکون یعنی حرفِ جازم اور

وقف کی وجہ سے ساکن ہو تو ادغام اور فکِ ادغام دونوں جائز ہیں، بصورتِ ادغام دوسرے حرف کو فتحہ، کسرہ اور ماقبل مضموم ہونے کی صورت میں ضمہ دینا بھی جائز ہے جیسے لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمْدُدْ۔

امتناعِ ادغام کی درجِ ذیل صورتیں ہیں :-

۱۔ جب دوسرے حرف کا سکون لازمی ہو جیسے مَدَدْنَ۔

۲۔ دونوں حروف کلمہ کی ابتدا میں آئیں جیسے بَبَّرٌ، تَتَدَحْرَجُ۔

۳۔ دوسرے حرف کی حرکت لازمی نہ ہو عارضی ہو جیسے اُدْبُبِ الْکَلْبَ۔

۴۔ دونوں متحرک حروف کا اجتماع دو کلموں میں ہو اور ان کا ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہو جیسے قَسَّمْ مَالِکَ۔

۵۔ دونوں ہم جنس حروف ہمزہ ہوں جیسے قَرَأَ أَبُوْکَ۔

شرائطِ ادغام

۱۔ دونوں حروف کا اجتماع لازمی ہو۔

۲۔ ملحق بہ رباعی نہ ہو۔

۳۔ پہلا حرف الف یا ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو جیسے اُوْرِیَ۔ رِیْئًا۔

۴۔ پہلا حرف مدہ نہ ہو جیسے قَالُوْا وَ مَالَنَا۔

۵۔ حرفِ اوّل مشدد نہ ہو جیسے حَبَّبَ۔

۶۔ اعلال معارض نہ ہو جیسے اِدْعَوٰی، قَوِیَ اصل میں اِدْعَوَوَ اور قَوِوَ تھے۔

۷۔ اسم متحرک العین درجِ ذیل پانچ اوزان میں سے کسی ایک وزن پر نہ ہو :-

جیسے (i) سَبَبٌ بروزن فَعَلٌ (ii) یا دِدٌ بروزن فِعِلٌ (iii) سُرُرٌ بروزن فُعُلٌ (iv) سِلَلٌ بروزن فِعَلٌ (v) دُرَرٌ بروزن فُعَلٌ۔

۸۔ ادغام سے التباس کا اندیشہ نہ ہو جیسے ضُوِّلَ۔

سبق نمبر ۳
ابوابِ مضاعف کا بیان

ثلاثی مجرد کے ابواب

مضاعف ثلاثی، ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے عموماً آتا ہے:

۱۔ نَصَرَ یَنْصُرُ جیسے مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا۔ (مدد کرنا)

۲۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے فَرَّ یَفِرُّ فِرَارًا (بھاگنا)

۳۔ سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے مَسَّ (مَسِسَ) یَمَسُّ مَسًّا (چھونا)

نوٹ: قلیل طور پر مضاعف ثلاثی باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے بھی آتا ہے جیسے حَبَّ یَحُبُّ حَبًّا، مَحَبَّۃً (محبت کرنا) اور لَبَّ یَلُبُّ لَبًّا (دانا ہونا)۔

صرفِ صغیر (۱) باب نَصَرَ یَنْصُرُ مَدٌّ (کھینچنا)

مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا فھو مَادٌّ و مُدَّ یُمَدُّ مَدًّا فذاک مَمْدُوْدٌ لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمْدُدْ لَمْ یُمَدَّ لَمْ یُمْدَدْ لَنْ یَمُدَّ لَنْ یُمَدَّ لَا یَمُدُّ لَا یُمَدُّ لَیَمُدَّنَّ لَیُمَدَّنَّ لَیَمُدَّنْ لَیُمَدَّنْ۔

الامر منہ: مُدَّ اُمْدُدْ لِتُمَدَّ لِتُمْدَدْ لِیَمُدَّ لِیَمْدُدْ لِیُمَدَّ لِیُمْدَدْ۔

والنھی عنہ: لَاتَمُدَّ لَاتَمْدُدْ لَاتُمَدَّ لَاتُمْدَدْ لَایَمُدَّ لَایَمْدُدْ لَایُمَدَّ لَایُمْدَدْ۔

والظرف منہ: مَمَدٌّ مَمَدَّانِ مَمَادُّ۔

والآلۃ منہ: (i) مِمَدٌّ مِمَدَّانِ مَمَادُّ (ii) مِمَدَّۃٌ مِمَدَّتَانِ مَمَادُّ (iii) مِمْدَادٌ مِمْدَادَانِ مَمَادِیْدُ۔

وافعل التفضیل منہ (مذکر) اَمَدُّ۔

(مؤنث) مُدّٰی۔

وفعل التعجب منہ: مَا اَمَدَّہٗ و اَمْدِدْ بِہٖ

صرف کبیر کا بیان

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول
مَدَّ [1]	مُدَّ	يَمُدُّ [2]	يُمَدُّ
مَدَّا	مُدَّا	يَمُدَّانِ	يُمَدَّانِ
مَدُّوْا	مُدُّوْا	يَمُدُّوْنَ	يُمَدُّوْنَ
مَدَّتْ	مُدَّتْ	تَمُدُّ	تُمَدُّ
مَدَّتَا	مُدَّتَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ
مَدَدْنَ	مُدِدْنَ	يَمْدُدْنَ	يُمْدَدْنَ
مَدَدْتَ	مُدِدْتَ	تَمُدُّ	تُمَدُّ
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ
مَدَدْتُمْ	مُدِدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	تُمَدُّوْنَ
مَدَدْتِ	مُدِدْتِ	تَمُدِّيْنَ	تُمَدِّيْنَ
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ
مَدَدْتُنَّ [3]	مُدِدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ
مَدَدْتُ	مُدِدْتُ	اَمُدُّ	اُمَدُّ
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمَدُّ

مشق

نیچے دیے ہوئے مصادر سے باب نَصَرَ يَنْصُرُ کی صرف صغیر اور کبیر کریں اور جن صیغوں میں تغیر ہوا، ان کی نشاندہی کریں: (۱) شَدٌّ (باندھنا) (۲) هَزٌّ (جھنجھوڑنا) (۳) ضَمٌّ (ملانا) (۴) اَشٌّ (ابھارنا)

---

[1] مَدَّ اصل میں مَدَدَ اور مُدَّ اصل میں مُدِدَ تھا، دو حرف متحرک ایک جنس کے جمع ہوتے، پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا۔ (ق ۲) مَدَّتَا اور مُدَّتَا تک یہی قانون جاری ہوگا۔

[2] يَمُدُّ اور يُمَدُّ اصل میں يَمْدُدُ اور يُمْدَدُ تھے، دو متحرک حرف ایک جنس کے جمع ہو گئے، ماقبل ان کا حرف صحیح ساکن پہلے کی حرکت ماقبل کو دی اور دوسرے میں ادغام کر دیا (ق ۳)

[3] مَدَدْنَ، مُدِدْنَ اور يَمْدُدْنَ میں ادغام ممتنع ہے کیونکہ دوسرے حرف کا سکون لازمی ہے

نفی تاکید بلن معروف	نفی تاکید بلن مجہول	نفی جحد بلم معروف	نفی جحد بلم مجہول
لَنْ يَمُدَّ	لَنْ يُمَدَّ	لَمْ يَمُدُّ لَمْ يَمْدُدْ[1]	لَمْ يُمَدِّ لَمْ يُمْدَدْ
لَنْ يَمُدَّا	لَنْ يُمَدَّا	لَمْ يَمُدَّا	لَمْ يُمَدَّا
لَنْ يَمُدُّوْا	لَنْ يُمَدُّوْا	لَمْ يَمُدُّوْا	لَمْ يُمَدُّوْا
لَنْ تَمُدَّ	لَنْ تُمَدَّ	لَمْ تَمُدُّ لَمْ تَمْدُدْ	لَمْ تُمَدِّ لَمْ تُمْدَدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَنْ تُمَدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَمْ تُمَدَّا
لَنْ يَمْدُدْنَ	لَنْ يُمْدَدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	لَمْ يُمْدَدْنَ
لَنْ تَمُدَّ	لَنْ تُمَدَّ	لَمْ تَمُدُّ لَمْ تَمْدُدْ	لَمْ تُمَدِّ لَمْ تُمْدَدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَنْ تُمَدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَمْ تُمَدَّا
لَنْ تَمُدُّوْا	لَنْ تُمَدُّوْا	لَمْ تَمُدُّوْا	لَمْ تُمَدُّوْا
لَنْ تَمُدِّيْ	لَنْ تُمَدِّيْ	لَمْ تَمُدِّيْ	لَمْ تُمَدِّيْ
لَنْ تَمُدَّا	لَنْ تُمَدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَمْ تُمَدَّا
لَنْ تَمْدُدْنَ	لَنْ تُمْدَدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	لَمْ تُمْدَدْنَ
لَنْ أَمُدَّ	لَنْ أُمَدَّ	لَمْ أَمُدُّ لَمْ أَمْدُدْ	لَمْ أُمَدِّ لَمْ أُمْدَدْ
لَنْ نَمُدَّ	لَنْ نُمَدَّ	لَمْ نَمُدُّ لَمْ نَمْدُدْ	لَمْ نُمَدَّ لَمْ نُمْدَدْ

[1] اصل میں لَمْ يَمْدُدْ، لَمْ يُمْدَدْ تھے، دوسرے حرف کا سکون حرفِ جازمہ لَمْ کی وجہ سے ہے اس لئے قاعدہ نمبر ۵ کے مطابق ادغام اور فکِ ادغام دونوں جائز ہیں چونکہ اس کا ماقبل مضموم ہے اس لئے ادغام کی حالت میں دوسرے حرف کو ضمہ دینا بھی جائز ہے جیسے لَمْ يَمُدُّ، لَمْ يَمْدُدْ۔

فعل امر و نہی و اسم فاعل و اسم مفعول کی گردانیں

امر معروف	امر مجہول	نہی معروف	نہی مجہول
لِيَمُدَّ لِيَمْدُدْ	لِيُمَدَّ لِيُمْدَدْ	لَا يَمُدَّ لَا يَمْدُدْ	لَا يُمَدَّ لَا يُمْدَدْ
لِيَمُدَّا	لِيُمَدَّا	لَا يَمُدَّا	لَا يُمَدَّا
لِيَمُدُّوْا	لِيُمَدُّوْا	لَا يَمُدُّوْا	لَا يُمَدُّوْا
لِتَمُدَّ لِتَمْدُدْ	لِتُمَدَّ لِتُمْدَدْ	لَا تَمُدَّ لَا تَمْدُدْ	لَا تُمَدَّ لَا تُمْدَدْ
لِتَمُدَّا	لِتُمَدَّا	لَا تَمُدَّا	لَا تُمَدَّا
لِيَمْدُدْنَ	لِيُمْدَدْنَ	لَا يَمْدُدْنَ	لَا يُمْدَدْنَ
مُدَّ اُمْدُدْ	لِتُمَدَّ لِيُمْدَدْ	لَا تَمُدَّ لَا تَمْدُدْ	لَا تُمَدِ لَا تُمْدَدْ
مُدَّا	لِتُمَدَّا	لَا تَمُدَّا	لَا
مُدُّوْا	لِتُمَدُّوْا	لَا تَمُدُّوْا	لَا تُمَدُو
مُدِّيْ	لِتُمَدِّيْ	لَا تَمُدِّيْ	لَا تُمَدِّيْ
مُدَّا	لِتُمَدَّا	لَا تَمُدَّا	لَا تُمَدَّا
اُمْدُدْنَ	لِتُمْدَدْنَ	لَا تَمْدُدْنَ	لَا تُمْدَدْنَ
لِاَمُدَّ لِاَمْدُدْ	لِاُمَدَّ لِاُمْدَدْ	لَا اَمُدَّ لَا اَمْدُدْ	لَا اُمَدَّ لَا اُمْدَدْ
لِنَمُدَّ لِنَمْدُدْ	لِنُمَدَّ لِنُمْدَدْ	لَا نَمُدَّ لَا نَمْدُدْ	لَا نُمَدَّ لَا نُمْدَدْ

اسمِ فاعل ؛ مَادٌّ مَادَّانِ مَادُّوْنَ مَادَّةٌ مَادَّتَانِ مَادَّاتٌ۔

اسمِ مفعول ؛ مَمْدُوْدٌ مَمْدُوْدَانِ مَمْدُوْدُوْنَ مَمْدُوْدَةٌ مَمْدُوْدَتَانِ مَمْدُوْدَاتٌ۔

نوٹ ؛ مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ تھا چونکہ پہلی "د" کا ماقبل حرفِ مدّہ ہے لہٰذا اس کی حرکت کو حذف کر کے دوسری "د" میں ادغام کیا، یہاں دو ساکن جمع ہیں اور دو ساکنوں کا اجتماع ناجائز ہوتا ہے مگر یہاں جائز ہے کیونکہ یہاں پہلا ساکن مدّہ اور دوسرا مدغم اور اجتماع ایک کلمہ میں ہے اور یہ جائز ہے اس کو اجتماع ساکنین علیٰ حدّہ کہتے ہیں اور اگر دو ساکنوں کا اجتماع دو کلموں میں ہو یا پہلا ساکن مدّہ اور دوسرا مدغم نہ ہو تو ناجائز ہوتا ہے اور اسے اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدّہ کہتے ہیں جیسے قُلِ الْحَقَّ۔

سبق نمبر ۳۸

رباعی کا بیان

مضاعف سے رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کا صرف ایک ایک باب آتا ہے جو درج ذیل ہے:

۱۔ رباعی مجرد فَعْلَلَةٌ جیسے زَلْزَلَةٌ۔

۲۔ رباعی مزید فیہ تَفَعْلُلٌ جیسے تَزَلْزُلٌ۔

رباعی مجرد کی صرف صغیر: باب فَعْلَلَةٌ جیسے زَلْزَلَةٌ۔

زَلْزَلَ يُزَلْزِلُ زَلْزَلَةً فهو مُزَلْزِلٌ و زُلْزِلَ يُزَلْزَلُ زَلْزَلَةً فذاك مُزَلْزَلٌ لَمْ يُزَلْزِلْ لَمْ يُزَلْزَلْ لَا يُزَلْزِلُ لَا يُزَلْزَلُ لَنْ يُزَلْزِلَ لَنْ يُزَلْزَلَ لَيُزَلْزِلَنَّ لَيُزَلْزَلَنَّ لَيُزَلْزِلَنْ لَيُزَلْزَلَنْ۔

الامر منہ: زَلْزِلْ لِتُزَلْزَلْ لِيُزَلْزِلْ لِيُزَلْزَلْ۔

والنھی عنہ: لَا تُزَلْزِلْ لَا تُزَلْزَلْ لَا يُزَلْزِلْ لَا يُزَلْزَلْ۔

والظرف منہ: مُزَلْزَلٌ مُزَلْزَلَانِ مُزَلْزَلَاتٌ۔

نوٹ: اس کی صرف کبیر دَحْرَجَ يُدَحْرِجُ کے وزن پر آتی ہے۔

رباعی مزید فیہ کی صرف صغیر: باب تَفَعْلُلٌ جیسے تَزَلْزُلٌ۔

تَزَلْزَلَ يَتَزَلْزَلُ تَزَلْزُلًا فهو مُتَزَلْزِلٌ و تُزُلْزِلَ بِهٖ يُتَزَلْزَلُ بِهٖ تَزَلْزُلًا فذاك مُتَزَلْزَلٌ بِهٖ لَمْ يَتَزَلْزَلْ لَمْ يُتَزَلْزَلْ بِهٖ لَا يَتَزَلْزَلُ لَا يُتَزَلْزَلُ بِهٖ لَنْ يَتَزَلْزَلَ لَنْ يُتَزَلْزَلَ بِهٖ لَيَتَزَلْزَلَنَّ لَيُتَزَلْزَلَنَّ بِهٖ لَيَتَزَلْزَلَنْ لَيُتَزَلْزَلَنْ بِهٖ

الامر منہ: تَزَلْزَلْ لِيُتَزَلْزَلْ بِكَ لِيَتَزَلْزَلْ لِيُتَزَلْزَلْ بِهٖ۔

والنھی عنہ: لَا تَتَزَلْزَلْ لَا يُتَزَلْزَلْ بِكَ لَا يَتَزَلْزَلْ لَا يُتَزَلْزَلْ بِهٖ

والظرف منہ: مُتَزَلْزَلٌ مُتَزَلْزَلَانِ مُتَزَلْزَلَاتٌ۔

سبق نمبر ۳۹
مضاعف ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

ثلاثی مزید فیہ کے صرف آٹھ ابواب سے مضاعف آتا ہے جو درج ذیل ہیں :-

۱۔ افعال : إِمْدَادٌ (مدد کرنا)

أَمَدَّ يُمِدُّ إِمْدَادًا فهو مُمِدٌّ وأُمِدَّ يُمَدُّ إِمْدَادًا فذاك مُمَدٌّ لَمْ يُمِدَّ لَمْ يُمْدِدْ لَمْ يُمَدَّ لَمْ يُمْدَدْ لَا يُمِدُّ لَا يُمَدُّ لَنْ يُمِدَّ لَنْ يُمَدَّ لَيُمِدَّنَّ لَيُمَدَّنَّ لَيُمِدَّنْ لَيُمَدَّنْ۔

الامر منہ : أَمِدَّ أَمْدِدْ لِتُمَدَّ لِتُمْدَدْ لِيُمِدَّ لِيُمْدِدْ لِيُمَدَّ لِيُمْدَدْ۔

والنهی عنہ : لَا تُمِدَّ لَا تُمْدِدْ لَا تُمَدَّ لَا تُمْدَدْ لَا يُمِدَّ لَا يُمْدِدْ لَا يُمَدَّ لَا يُمْدَدْ۔

والظرف منہ : مُمَدٌّ مُمَدَّانِ مُمَدَّاتٌ۔

۲۔ استفعال : اَلْإِسْتِمْدَادُ (مدد چاہنا)

إِسْتَمَدَّ يَسْتَمِدُّ إِسْتِمْدَادًا فهو مُسْتَمِدٌّ و أُسْتُمِدَّ يُسْتَمَدُّ إِسْتِمْدَادًا فذاك مُسْتَمَدٌّ لَمْ يَسْتَمِدَّ لَمْ يَسْتَمْدِدْ لَمْ يُسْتَمَدَّ لَمْ يُسْتَمْدَدْ لَنْ يَسْتَمِدَّ لَنْ يُسْتَمَدَّ لَا يَسْتَمِدُّ لَا يُسْتَمَدُّ لَيَسْتَمِدَّنَّ لَيُسْتَمَدَّنَّ لَيَسْتَمِدَّنْ لَيُسْتَمَدَّنْ۔

الامر منہ : إِسْتَمِدَّ إِسْتَمْدِدْ لِتُسْتَمَدَّ لِتُسْتَمْدَدْ لِيَسْتَمِدَّ لِيَسْتَمْدِدْ لِيُسْتَمَدَّ لِيُسْتَمْدَدْ۔

والنهی عنہ : لَا تَسْتَمِدَّ لَا تَسْتَمْدِدْ لَا تُسْتَمَدَّ لَا تُسْتَمْدَدْ لَا يَسْتَمِدَّ

لَايَسْتَمْدِدْ لَايُسْتَمَدَّ لَايُسْتَمْدَدْ۔

الظرف منہ : مُسْتَمَدٌّ مُسْتَمَدَّانِ مُسْتَمَدَّاتٌ۔

۳۔افتعال : اَلْاِمْتِدَادُ (دراز ہونا)

اِمْتَدَّ يَمْتَدُّ اِمْتِدَادًا فهو مُمْتَدٌّ وَاُمْتُدَّ يُمْتَدُّ اِمْتِدَادًا فذاك مُمْتَدٌّ لَمْ يَمْتَدِّ لَمْ يَمْتَدِدْ لَمْ يُمْتَدَّ لَمْ يُمْتَدَدْ لَايَمْتَدُّ لَايُمْتَدُّ لَنْ يَمْتَدَّ لَنْ يُمْتَدَّ لَيَمْتَدَّنَّ لَيُمْتَدَّنَّ لَيَمْتَدَّنْ لَيُمْتَدَّنْ۔

الامر منہ : اِمْتَدِّ اِمْتَدِدْ لِتُمْتَدَّ لِتُمْتَدَدْ لِيَمْتَدِّ لِيَمْتَدِدْ لِيُمْتَدِّ لِيُمْتَدَدْ۔

والنهي عنه : لَاتَمْتَدِّ لَاتَمْتَدِدْ لَاتُمْتَدِّ لَاتُمْتَدَدْ لَايَمْتَدِّ لَايَمْتَدِدْ لَايُمْتَدِّ لَايُمْتَدَدْ۔

والظرف منہ : ممتد ممتدان ممتدات۔

۴۔انفعال : اِنْسِدَادٌ (بند ہونا)

اِنْسَدَّ يَنْسَدُّ اِنْسِدَادًا فهو مُنْسَدٌّ وَاُنْسُدَّ بِالسَّدِّ اِنْسِدَادًا فذاك مُنْسَدٌّ بِهٖ لَمْ يَنْسَدِّ لَمْ يَنْسَدِدْ لَمْ يُنْسَدِّ لَمْ يُنْسَدَدْ بِهٖ لَايَنْسَدُّ لَايُنْسَدُّ بِهٖ لَنْ يَنْسَدَّ لَنْ يُنْسَدَّ بِهٖ لَيَنْسَدَّتْ لَيُنْسَدَّنَّ بِهٖ لَيَنْسَدَّنْ لَيُنْسَدَّنْ بِهٖ۔

الامر منہ : اِنْسَدِّ اِنْسَدِدْ لِيُنْسَدَّ لِيُنْسَدَدْ بِكَ لِيَنْسَدِّ لِيَنْسَدِدْ لِيُنْسَدِّ لِيُنْسَدَدْ بِهٖ۔

والنهي عنه : لَاتَنْسَدِّ لَاتَنْسَدِدْ لَايُنْسَدِّ لَايُنْسَدَدْ بِكَ لَايَنْسَدِّ لَايَنْسَدِدْ لَايُنْسَدِّ لَايُنْسَدَدْ بِهٖ۔

والظرف منہ : مُنْسَدٌّ مُنْسَدَّانِ مُنْسَدَّاتٌ۔

۵۔مفاعلہ : مُحَابَّةٌ (ایک دوسرے کے ساتھ دوستی کرنا)

حَاتَّ يُحَاتُّ[1] مُحَاتَّةً فهو مُحَاتٌّ و حُوْتَّ يُحَاتُّ مُحَاتَّةً
فذالك مُحَاتٌّ لَمْ يُحَاتَّ لَمْ يُحَاتِبْ لَمْ يُحَاتِّ لَمْ يُحَاتَبْ
لَا يُحَاتُّ لَا يُحَاتُّ لَنْ يُحَاتَّ لَنْ يُحَاتَّ لَيُحَاتَّنَّ لَيُحَاتَّنْ
لَيُحَاتَّنْ لَيُحَاتَّنْ۔

الامر منه : حَاتَّ حَاتِبْ لِتُحَاتَّ لِتُحَاتَبْ لِيُحَاتَّ لِيُحَاتِبْ
لِيُحَاتَّ لِيُحَاتَبْ۔

والنهی عنه : لَا تُحَاتَّ لَا تُحَاتِبْ لَا تُحَاتَّ لَا تُحَاتَبْ لَا يُحَاتَّ
لَا يُحَاتِبْ لَا يُحَاتَّ لَا يُحَاتَبْ۔

والظرف منه : مُحَاتٌّ مُحَاتَّانِ مُحَاتَّاتٌ۔

نوٹ : باب افعال اور استفعال کے تمام مشتقات میں يَمُدُّ کا قاعدہ جاری ہوتا ہے
جیسے اَمَدَّ اور اِسْتَمَدَّ اصل میں اَمْدَدَ اِسْتَمْدَدَ تھے۔ دو ہم جنس حرف اکٹھے
ہوتے، ان کا ماقبل صحیح ساکن، پہلے کی حرکت ماقبل کو دے کر دوسرے میں
ادغام کر دیا۔ (قاعدہ نمبر ۳)

اور باب افتعال سے لے کر تفاعل تک کے تمام مشتقات میں مَدَّ
کا قاعدہ جاری ہوتا ہے جیسے اِمْتَدَّ اصل میں اِمْتَدَدَ اور تَمَاسَّ اصل میں
تَمَاسَسَ تھے۔ پہلی دال اور سین کی حرکت کو حذف کر کے دوسرے میں
ادغام کر دیا۔

۶۔ **تفاعل** : تَحَاتٌّ (باہم محبت کرنا)

تَحَاتَّ يَتَحَاتُّ تَحَاتًّا فهو مُتَحَاتٌّ و تُحُوْتَّ يُتَحَاتُّ
تَحَاتًّا فذالك مُتَحَاتٌّ لَمْ تَحَاتِّ لَمْ يَتَحَاتِبْ لَمْ يُتَحَاتَّ

---

[1] باب مفاعلہ کا مضارع معروف اور مجہول، اسم فاعل اور مفعول ہم شکل ہوتے ہیں مگر اصل میں مضارع معروف اور اسم فاعل بکسر عین اور مضارع مجہول اسم مفعول بفتح عین آتا ہے جیسے یحات مضارع معروف اصل میں [illegible] اور مجہول يُحَاتَبُ تھا۔

لَمْ يَتَحَابَبْ لَايَتَحَابُّ لَايَتَحَابُّ لَنْ يَتَحَابَّ لَنْ يُتَحَابَّ لَيَتَحَابَّنَّ لَيُتَحَابَّنَّ لَيَتَحَابَنْ لَيُتَحَابَنْ۔

الامر منہ: تَحَابَّ تَحَابَبْ لِتُحَابَّ لِتُحَابَبْ لِيَتَحَابَّ لِيَتَحَابَبْ لِيُتَحَابَّ لِيُتَحَابَبْ۔

والنهی عنہ: لَاتَتَحَابَّ لَاتَتَحَابَبْ لَاتُتَحَابَّ لَاتُتَحَابَبْ لَايَتَحَابَّ لَايَتَحَابَبْ لَايُتَحَابَّ لَايُتَحَابَبْ۔

الظرف منہ: مُتَحَابٌّ مُتَحَابَّانِ مُتَحَابَّاتٌ۔

۷۔ تفعیل: تَقْرِيرٌ[1] (ثابت کرنا)

قَرَّرَ يُقَرِّرُ تَقْرِيرًا فهو مُقَرِّرٌ و قُرِّرَ يُقَرَّرُ تَقْرِيرًا فذاك مُقَرَّرٌ لَمْ يُقَرِّرْ لَمْ يُقَرَّرْ لَايُقَرِّرُ لَايُقَرَّرُ لَنْ يُقَرِّرَ لَنْ يُقَرَّرَ لَيُقَرِّرَنَّ لَيُقَرَّرَنَّ لَيُقَرِّرَنْ لَيُقَرَّرَنْ۔

الامر منہ: قَرِّرْ لِتُقَرَّرْ لِيُقَرِّرْ لِيُقَرَّرْ۔

والنهی عنہ: لَاتُقَرِّرْ لَاتُقَرَّرْ لَايُقَرِّرْ لَايُقَرَّرْ۔

والظرف منہ: مُقَرَّرٌ مُقَرَّرَانِ مُقَرَّرَاتٌ۔

۸۔ تفعّل: تَقَرُّرٌ (ثابت کرنا)

تَقَرَّرَ يَتَقَرَّرُ تَقَرُّرًا فهو مُتَقَرِّرٌ و تُقُرِّرَ يُتَقَرَّرُ تَقَرُّرًا فذاك مُتَقَرَّرٌ لَمْ يَتَقَرَّرْ لَمْ يُتَقَرَّرْ لَايَتَقَرَّرُ لَايُتَقَرَّرُ لَنْ يَتَقَرَّرَ لَنْ يُتَقَرَّرَ لَيَتَقَرَّرَنَّ لَيُتَقَرَّرَنَّ لَيَتَقَرَّرَنْ لَيُتَقَرَّرَنْ۔

الامر منہ: تَقَرَّرْ لِتُتَقَرَّرْ لِيَتَقَرَّرْ لِيُتَقَرَّرْ۔

والنهی عنہ: لَاتَتَقَرَّرْ لَاتُتَقَرَّرْ لَايَتَقَرَّرْ لَايُتَقَرَّرْ۔

والظرف منہ: مُتَقَرَّرٌ مُتَقَرَّرَانِ مُتَقَرَّرَاتٌ۔

---

[1] باب تفعیل اور تفعّل اپنے اصل پر ہوتے ہیں، ان کی گردان میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

نوٹ : باب افعال، استفعال، تفعیل اور تفعل کے علاوہ باقی تمام ابواب سے اسمِ فاعل اسمِ مفعول اور اسمِ ظرف بظاہر ایک جیسے ہوتے ہیں مگر اصل میں اسمِ فاعل بکسرِ عین اور باقی بفتحِ عین ہوتے ہیں جیسے مُمْتَدٌّ اور مُتَحَابٌّ اسمِ فاعل اصل میں مُمْتَدِدٌ مُتَحَابِبٌ اسمِ مفعول و ظرف مُمْتَدَدٌ اور مُتَحَابَبٌ تھے۔

سوالات

۱۔ مضاعف میں تصرفاتِ لفظی کے کون کون سے قواعد جاری ہوتے ہیں، ان کے نام مع ادغام لکھیں۔

۲۔ وجوبِ ادغام کے قواعد اور ان کی شرائط بیان کریں۔

۳۔ اسمِ متحرک العین کے کون سے وزن ہیں جن میں ادغام ممتنع ہوتا ہے۔

۴۔ سَبَبٌ اور قُوْوِلَ میں ادغام کیوں نہیں کرتے؟

۵۔ دَآبَّةٌ اور مُحَآبٌّ کون سے صیغے ہیں اور ان میں اجتماعِ ساکنین کیوں جائز ہے۔

۶۔ مَدَّ سے باب استفعال کے مضارع معروف کی گردان اور شَدَّ سے باب افتعال کی نفی جحد بلم معروف کی گردان کریں۔

۷۔ مندرجہ ذیل صیغے اور ان کا اصل بتائیں :۔

۱۔ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔

۲۔ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔

۳۔ مَادُّوْنَ   ۴۔ اَحْبَبْتُمْ

۵۔ تَتَّبِعُوْنَ   ۶۔ اِتَّبَعْتَ

۷۔ تُحِبُّوْنَ   ۸۔ لَا تَجَسَّسُوْا

۹۔ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ يُوَسْوِسُوْنَ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ۔

۱۰۔ خُوَيْصَّةٌ   ۱۱۔ تَحَاشُّوْا

۱۲۔ مُمَدِّيْنَ   ۱۳۔ مُمْتَدَّاتٌ

۱۴۔ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ   ۱۵۔ آمَلَيْنَا   ۱۶۔ مُدَّ

۹۔ أَنَّ، إِنَّ اور أُنَّ میں کیا فرق ہے؟

۱۰۔ سُوْدٌ اور قُرْدُدٌ میں ادغام کیوں نہیں کرتے؟

۱۱۔ جَبَّارٌ، رُمَّانٌ اور كِذَّابٌ میں جبکہ پہلا حرف ساکن ہے اس کو یَ سے کیوں تبدیل نہیں کرتے؟

سبق نمبر ۴۸
باب افتعال، تفاعل اور تفعل کے خاص قواعد

۱۔ **باب افتعال**: جب باب افتعال کا فاء کلمہ د ذ ز ہو تو تائے افتعال کو دال سے بدلنا واجب ہے جیسے اِدَّعٰی اصل میں اِدْتَعٰی تھا۔ اس کی درج ذیل تین صورتیں ہیں:۔

۱۔ اگر باب افتعال کا فاء کلمہ دٓ ہو تو تائے افتعال کو دال سے بدل کر ادغام کر دیتے ہیں جیسے اِدَّفَعَ اصل میں اِدْتَفَعَ تھا۔

۲۔ اگر فاء کلمہ ذ ہو تو تائے افتعال کو دال سے اور ذ کو د سے یا د کو ذ سے بدل کر ادغام کرنا یا نہ کرنا سب جائز ہے جیسے اِذَّكَرَ، اِدَّكَرَ، اِذْدَكَرَ اصل میں اِذْتَكَرَ تھے۔

۳۔ اگر فاء کلمہ میں ز ہو تو تائے افتعال کو د سے اور د کو ز سے بدل کر ادغام کرنا یا د کو اپنی حالت پر رکھنا، دونوں جائز ہیں جیسے اِزَّجَرَ اِزْدَجَرَ اصل میں اِزْتَجَرَ تھا۔

۲۔ اگر باب افتعال کا فاء کلمہ ط ظ ص ض ہو تو تائے افتعال کو ط سے بدلنا واجب ہے جیسے اِظَّلَمَ اصل میں اِظْتَلَمَ تھا، اسکی درج ذیل صورتیں ہیں:۔

۱۔ اگر باب افتعال کا فاء کلمہ ط ہو تو تائے افتعال کو ط سے بدل کر ط میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے اِطَّلَبَ اصل میں اِطْتَلَبَ تھا۔

۲۔ اگر فاء کلمہ ظ ہو تو ظ کو ط سے یا ط کو ظ سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے جیسے اِظَّلَمَ، اِطَّلَمَ اصل میں اِظْتَلَمَ تھا۔ اس صورت میں ط کو اپنی اصلی حالت پر رکھنا بھی جائز ہے جیسے اِظْطَلَمَ۔

۳۔ اگر فاء کلمہ ص یا ض ہو تو تائے افتعال کو ط سے بدل کر بغیر ادغام کے پڑھنا بھی جائز ہے، جیسے اِصْطَبَرَ اور اِضْطَرَبَ اصل میں اِصْتَبَرَ اور اِضْتَرَبَ تھے۔

اِس کی جوازی صورت یہ بھی ہے کہ طؔ کو صؔ یا ضؔ سے بدل کر ادغام کر دیا جائے جیسے اِصَّبَرَ، اِضَّرَبَ مگر پہلی صورت زیادہ مشہور ہے۔

۲۔ اگر باب افتعال کے عین کلمہ کی جگہ مندرجہ ذیل حروف میں سے کوئی ایک آجائے تو تائے افتعال کو عین کلمہ کی جنس سے بدل کر ادغام کرنا جائز ہے،

وہ بارہ حروف یہ ہیں :۔

ت، ث، ج، ز، د، ذ، س، ش، ص، ض، ط، ظ۔

نیز ادغام کی صورت میں ماضی، امر حاضر معروف اور مصدر کے فاء کلمہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصلی حذف ہوتا ہے جیسے خَصَّمَ، قَتَّلَ، هَدّٰی اصل میں اِخْتَصَمَ، اِقْتَتَلَ، اِهْتَدٰی تھے۔

باب تفعّل و تفاعل

باب تفعّل اور تفاعل کے فاء کلمہ کی جگہ اگر مذکورہ بارہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو تائے تفعّل اور تفاعل کو فاء کلمہ کی جنس سے بدل کر ادغام کر دیتے ہیں اور ادغام کی صورت میں حرفِ اول کے ساکن ہونے کی وجہ سے ماضی، امر حاضر معروف اور مصدر سے پہلے ہمزہ وصلی لگا دیا جاتا ہے تاکہ ابتدا ر حرف ساکن سے لازم نہ آجائے جیسے اِطَّهَّرَ، اِطَّهُّرًا، اِطَّهَّرْ اصل میں تَطَهَّرَ، تَطَهُّرًا اور تَطَهَّرْ تھے۔

بابِ تفاعل کی صورت یہ ہوگی :

اِثَّاقَلَ، اِثَّاقُلًا، اِثَّاقَلْ اصل میں تَثَاقَلَ، تَثَاقُلًا اور تَثَاقَلْ تھے۔

سوالات

۱۔ درج ذیل صیغے اور ان کا اصل بتاتے ہوئے یہ بتائیے کہ ان کی موجودہ شکل کیسے بنی ؟

إِذَا أَنْتُمْ يَظَّاهَرُوْنَ مُطَّهَّرُوْنَ يَخِصِّمُوْنَ
تَخَدِّمَنْ اِظَّلَمُوْا تَثَاقَلِيْنَ مُزَّمِّلٌ اِدَّثَرُوْا
لَمْ تَزَّيَّنُوْا اِسَّاقَطْنَ تَدَّثَّرِيْنَ فَتَلَوَّا مُدَّثِّرٌ۔

۲۔ شَجَرَ اور سَمِعَ سے بابِ تفعّل کے مضارع معروف کی گردان کریں۔

۳۔ صَبَرَ سے بابِ تفاعل کی صرفِ صغیر اور ماضی معروف کی صرفِ کبیر کریں۔

۴۔ ضَعَنَ سے بابِ تفاعل کے امر حاضر معروف کی گردان کریں۔

۵۔ نَهَجَ سے بابِ تفاعل کی نفی جحد بلم معروف کی صرفِ کبیر کریں۔

سبق نمبر ۴۱
مثال کا بیان

مثال وہ کلمہ ہے جس کے فاء کلمہ کی جگہ وَ یا یَ آجائے جیسے وَعَدَ، یَسَرَ
اگر فاء کلمہ کی جگہ وَ ہو تو اس کو مثال واوی اور اگر یَ ہو تو اس کو مثال یائی کہتے ہیں۔ اس کی گردان صحیح کے مانند ہوتی ہے، سوائے چند مقامات کے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس کے قواعد درج ذیل ہیں :۔

قاعدہ نمبر ۱۔ جو واؤ علامتِ مضارع مفتوح اور کسرہ عین لازمی کے درمیان ہو اُسے حذف کرنا واجب ہے جیسے یَعِدُ، یَرِمُ اصل میں یَوْعِدُ، یَوْرِمُ تھے۔

قاعدہ نمبر ۲۔ یَھَبُ اور یَضَعُ اصل میں یَوْھِبُ اور یَوْضِعُ تھے، مذکور قاعدہ کے مطابق واؤ کو حذف کیا، کسرہ عین کو فتحہ سے بدلا کیونکہ یَھَبُ میں عین کلمہ اور یَضَعُ میں لام کلمہ حرفِ حلقی ہے اور حرفِ حلقی فتحہ کو چاہتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۳۔ جو مصدر مثالِ واوی سے فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے مضارع سے واؤ حذف ہو چکی ہو تو واؤ کو مصدر سے حذف کرتے ہیں اور اس کا کسرہ مابعد کو دے کر اس کے بدلے آخر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں جیسے عِدَۃٌ اصل میں وِعْدٌ تھا۔

قاعدہ نمبر ۴۔ جو واؤ ساکن غیر مدغم اور اس کا ماقبل مکسور ہو، باب افتعال کے فاء کلمہ کی جگہ نہ ہو تو اس کو یَ سے بدلنا واجب ہے جیسے مِیْزَانٌ، اِیْجَلْ اصل میں مِوْزَانٌ اور اِوْجَلْ تھے۔

قاعدہ نمبر ۵۔ جو یَ ساکن غیر مدغم ماقبل مضموم ہو تو اسے واؤ سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ باب افتعال کے فاء کلمہ کی جگہ نہ ہو جیسے مُوْقِنٌ، یُوْسِرُ اصل میں مُیْقِنٌ اور یُیْسِرُ تھے۔

نوٹ : جب اسمِ تفضیل کی مؤنث فُعْلیٰ کے وزن پر اور صفتِ مشبہ مذکر و مؤنث کی جمع

فُعُلٌ کے وزن پر ہو اور ان کے عین کلمہ کی جگہ ی ہو تو اس کو مذکور قاعدہ کے مطابق واؤ سے تبدیل نہیں کرتے بلکہ ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں جیسے حِیْکٰی بِیْضٌ اصل میں حُیْکٰی اور بُیْضٌ تھے، پہلا کلمہ اسم تفضیل مؤنث اور دوسرا صفت مشبہ کی جمع ہے۔

قاعدہ نمبر ۶: جو واؤ یا ی باب افتعال کے فاء کلمہ کی جگہ واقع ہو اور ہمزہ کے عوض میں نہ ہوں تو ان کو تا سے بدل کر تَ میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے اِتَّصَلَ، اِتَّسَرَ اصل میں اِوْتَصَلَ اور اِیْتَسَرَ تھے مگر اِیْتَمَنَ اور اِیْتَمَرَ میں ی کو تا سے بدل کر ادغام کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ ہمزہ کے عوض میں ہے۔

قاعدہ نمبر ۷: (i) جو واؤ، فاء یا عین کلمہ کی جگہ مضموم ہو اس کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُقِّتَتْ، اُجُوْہٌ اور اَدْؤُرٌ اصل میں وُقِّتَتْ، وُجُوْہٌ اور اَدْوُرٌ تھے۔

(ii) بعض صرفیوں کے نزدیک واؤ مکسور کو بھی ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اِشَاحٌ اِسَادَۃٌ اصل میں وِشَاحٌ، وِسَادَۃٌ تھے۔

(iii) اول کلمہ میں واؤ مفتوح کو ہمزہ سے اور مضموم کو تا سے بدلنا شاذ ہے جیسے اَحَدٌ، تُجَاہٌ اصل میں وَحَدٌ، وُجَاہٌ تھے۔

قاعدہ نمبر ۸: اگر دو واؤ ایک کلمہ میں واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے جیسے اَوَاعِدُ (جمع وَاعِدَۃٌ) اور اُوَیْصِلٌ (تصغیر واصِلٌ) اُوَلٌ (جمع اُوْلٰی) اصل میں وَوَاعِدُ، وُوَیْصِلٌ اور وُوَلٌ تھے۔

قاعدہ نمبر ۹: دو واؤ اول کلمہ میں ہوں پہلی متحرک اور دوسری ساکن ہو تو پہلی کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُوْرِیَ اصل میں وُوْرِیَ تھا۔

قاعدہ نمبر ۱۰: اُوْلٰی اصل میں وُوْلٰی تھا، دوسری واؤ کے ساکن ہونے کے باوجود اُوَلٌ کی موافقت کی وجہ سے پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

نوٹ: اَنَاۃٌ، تُکْلَانٌ، تُرَاثٌ، تُقَاۃٌ اصل میں وَنَاۃٌ، وُکْلَانٌ، وُرَاثٌ، وُقَیَۃٌ تھے واؤ کو خلاف قیاس تا سے بدلا اور ی ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا۔

سبق نمبر ۴۲
مثال کے ابواب کا بیان

مثال واوی سے ثلاثی مجرد کے پانچ ابواب آتے ہیں اور مثال یائی چار ابواب سے آتا ہے جو درج ذیل ہیں :۔

۱۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ (واوی) وَعَدَ یَعِدُ عِدَةً (وعدہ کرنا)
ایضاً (یائی) یَسَرَ یَیْسِرُ مَیْسَرَةً (آسان ہونا)
۲۔ فَتَحَ یَفْتَحُ (واوی) وَهَبَ یَهَبُ هِبَةً (عطا کرنا)
(یائی) یَنَعَ یَیْنَعُ یَنْعًا (کچا رہنا)
۳۔ سَمِعَ یَسْمَعُ (واوی) وَجِلَ یَوْجَلُ وَجَلًا (ڈرنا)
(یائی) یَئِسَ یَیْئَسُ یَأْسًا (بے امید ہونا)
۴۔ کَرُمَ یَکْرُمُ (واوی) وَسُمَ یَوْسُمُ وَسَامًا (نشان لگانا)
(یائی) یَقُظَ یَیْقُظُ یَقْظًا (جاگنا)
۵۔ حَسِبَ یَحْسِبُ (واوی) وَرِمَ یَرِمُ وَرَمًا (سوجنا)

مثال کے ابواب کی صرف صغیر :

وَعَدَ یَعِدُ عِدَةً فھو وَاعِدٌ وَ وُعِدَ یُوْعَدُ عِدَةً فذاك مَوْعُودٌ لَمْ یَعِدْ لَمْ یُوْعَدْ لَایَعِدُ لَایُوْعَدُ لَنْ یَّعِدَ لَنْ یُّوْعَدَ لَیَعِدَنَّ لَیُوْعَدَنَّ لَیَعِدَنْ لَیُوْعَدَنْ

الامر منه : عِدْ لِتُوْعَدْ لِیَعِدْ لِیُوْعَدْ۔

والنهی عنه : لَاتَعِدْ لَاتُوْعَدْ لَایَعِدْ لَایُوْعَدْ۔

لے اصل میں اِوْعِدْ تھا، واؤ مناسبتِ مضارع سے حذف ہوئی اور عدمِ ضرورت کی وجہ سے ہمزہ وصلی بھی گر گیا۔

والظرف منہ: مَوْعِدٌ مَوْعِدَانِ مَوَاعِدُ۔

والآلۃ منہ: (۱) مِيْعَدٌ[1] مِيْعَدَانِ مَوَاعِدُ۔

(۲) مِيْعَدَةٌ مِيْعَدَتَانِ مَوَاعِدُ

(۳) مِيْعَادٌ مِيْعَادَانِ مَوَاعِيْدُ۔

افعل التفضیل منہ (مذکر) أَوْعَدُ أَوْعَدَانِ أَوْعَدُوْنَ أَوَاعِدُ۔

(مؤنث) وُعْدٰى وُعْدَيَانِ وُعْدَيَاتٌ وُعَدٌ۔

فعل التعجب منہ: مَا أَوْعَدَهٗ وَأَوْعِدْ بِهٖ۔

تمرین

گردان کریں:۔

صِلَةٌ (ملانا) — وُقُوْفٌ (ٹھہرنا)

وُرُوْدٌ (وارد ہونا) — وُلُوْدٌ (پیدا ہونا)

۲۔ اَلْوَهْبُ (بخشنا) باب فَتَحَ يَفْتَحُ۔

وَهَبَ يَهَبُ[2] هِبَةً[3] فهو وَاهِبٌ و وُهِبَ يُوْهَبُ هِبَةً فذاك مَوْهُوْبٌ لَمْ يَهَبْ لَمْ يُوْهَبْ لَا يَهَبُ لَا يُوْهَبُ لَنْ يَهَبَ لَنْ يُوْهَبَ لَيَهَبَنَّ لَيُوْهَبَنَّ لَيَهَبَنْ لَيُوْهَبَنْ۔

الامر منہ: هَبْ[4] لِتُوْهَبْ لِيَهَبْ لِيُوْهَبْ۔

والنهي عنہ: لَا تَهَبْ لَا تُوْهَبْ لَا يَهَبْ لَا يُوْهَبْ۔

والظرف منہ: مَوْهَبٌ[5] مَوْهَبَانِ مَوَاهِبُ۔

والآلۃ منہ: مِيْهَبٌ[6] مِيْهَبَانِ مَوَاهِبُ مِيْهَبَةٌ مِيْهَبَتَانِ مَوَاهِبُ

---

[1] اصل میں مِوْعَدٌ تھا، قاعدہ نمبر ۴ کے مطابق واؤ ی ہوگئی۔

[2] اصل میں يَوْهِبُ تھا، قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق يَهَبُ ہوگیا۔

[3] اصل میں وِهْبٌ تھا۔ [4] اصل میں اِوْهَبْ تھا تعلیل مثل عِدْ کے۔

[5] قاعدہ کے مطابق مثال کے ابواب سے اسمِ ظرف کا صیغہ مَفْعِلٌ بکسرِ عین کے وزن پر آتا ہے جیسے مَوْعِدٌ، مَوْضِعٌ مگر چند الفاظ خلافِ قاعدہ مَفْعَلٌ بفتحِ عین کے وزن پر آتے ہیں جیسے مَوْجَلٌ، مَوْهَبٌ۔ [6] اصل میں مِوْهَبٌ تھا۔

(iii) مِيْهَابٌ مِيْهَابَانِ مَوَاهِيْبُ۔

افعل التفضيل منه (مذکر) أَوْهَبُ أَوْهَبَانِ أَوْهَبُوْنَ أَوَاهِبُ۔

(مؤنث) وُهْبٰى وُهْبَيَانِ وُهْبَيَاتٌ وُهَبٌ۔

فعل التعجب منه: مَا أَوْهَبَهٗ وَأَوْهِبْ بِهٖ۔

تمرین

گردان کریں:۔

وَدْعٌ (چھوڑنا) وَضْعٌ (رکھنا) وَرْعٌ (پرہیزگار ہونا)

۳۔ اَلْوَجَلُ (ڈرنا) باب سَمِعَ يَسْمَعُ۔

وَجِلَ يَوْجَلُ وَجَلًا فهو وَاجِلٌ و وُجِلَ بِهٖ يُوْجَلُ بِهٖ وَجَلًا فذاك مَوْجُوْلٌ بِهٖ لَمْ يَوْجَلْ لَمْ يُوْجَلْ بِهٖ لَا يَوْجَلُ لَا يُوْجَلُ بِهٖ لَنْ يَوْجَلَ لَنْ يُوْجَلَ بِهٖ لَيَوْجَلَنَّ لَيُوْجَلَنَّ بِهٖ لَيَوْجَلَنْ لَيُوْجَلَنْ بِهٖ۔

الامر منه: إِيْجَلْ[1] لِيُوْجَلْ لِيَوْجَلْ لِيُوْجَلْ بِهٖ۔

والنهي عنه: لَا تَوْجَلْ لَا يُوْجَلْ لَا يَوْجَلْ لَا يُوْجَلْ بِهٖ۔

والظرف منه: مَوْجَلٌ مَوْجَلَانِ مَوَاجِلُ۔

والآلة منه: مِيْجَلٌ[2] مِيْجَلَانِ مَوَاجِلُ مِيْجَلَةٌ مِيْجَلَتَانِ مَوَاجِلُ مِيْجَالٌ مِيْجَالَانِ مَوَاجِيْلُ۔

افعل التفضيل منه (مذکر) أَوْجَلُ أَوْجَلَانِ أَوْجَلُوْنَ أَوَاجِلُ۔

(مؤنث) وُجْلٰى وُجْلَيَانِ وُجْلَيَاتٌ وُجَلٌ۔

افعل التعجب منه: مَا أَوْجَلَهٗ وَأَوْجِلْ بِهٖ۔

تمرین

گردان کریں: وَطْءٌ (روندنا) وَرَخٌ (آٹا ڈھیلا ہونا) وَدْكٌ (موٹا ہونا) سَعَةٌ (وسیع ہونا)۔

---

[1] اصل میں اِوْجَلْ تھا۔ [2] مِوْجَلٌ تھا، دونوں جگہ واؤ ساکن ماقبل مکسور کو ی سے بدلا۔

۴۔ اَلْوَسَمُ (خوبصورت ہونا) باب کَرُمَ یَکْرُمُ۔

وَسُمَ یَوْسُمُ وَسَامًا فھو وَسِیْمٌ و وُسِمَ بِہٖ یُوْسَمُ بِہٖ وَسْمًا فذاک مَوْسُوْمٌ بِہٖ لَمْ یَوْسُمْ لَمْ یُوْسَمْ لَایَوْسُمُ لَایُوْسَمُ لَنْ یَوْسُمَ لَنْ یُوْسَمَ بِہٖ لَیَوْسُمَنَّ لَیُوْسَمَنَّ بِہٖ لَیَوْسُمَنْ لَیُوْسَمَنْ بِہٖ۔

الامر منہ : اُوْسُمْ لِیُوْسَمْ بِکَ لِیَوْسُمْ لِیُوْسَمْ بِہٖ۔

والنھی عنہ : لَاتَوْسُمْ لَایُوْسَمْ بِکَ لَایَوْسُمْ لَایُوْسَمْ بِہٖ

والظرف منہ : مَوْسِمٌ مَوْسِمَانِ مَوَاسِمُ۔

والاٰلۃ منہ : [۱]مِیْسَمٌ مِیْسَمَانِ مَوَاسِمُ [۱]مِیْسَمَۃٌ مِیْسَمَتَانِ مَوَاسِمُ [۱]مِیْسَامٌ مِیْسَامَانِ مَوَاسِیْمُ۔

فعل التفضیل منہ (مذکر) اَوْسَمُ اَوْسَمَانِ اَوْسَمُوْنَ اَوَاسِمُ۔

(مؤنث) وُسْمٰی وُسْمَیَانِ وُسْمَیَاتٌ وُسَمٌ۔

فعل التعجب منہ : مَااَوْسَمَہٗ و اَوْسِمْ بِہٖ

۵۔ اَلْوَرَمُ (سوجنا) باب حَسِبَ یَحْسِبُ۔

وَرِمَ یَرِمُ وَرَمًا فھو وَارِمٌ و وُرِمَ بِہٖ یُوْرَمُ بِہٖ وَرَمًا فذاک مَوْرُوْمٌ بِہٖ لَمْ یَرِمْ لَمْ یُوْرَمْ بِہٖ لَایَرِمُ لَایُوْرَمُ بِہٖ لَنْ یَرِمَ لَنْ یُوْرَمَ بِہٖ لَیَرِمَنَّ لَیُوْرَمَنَّ بِہٖ لَیَرِمَنْ لَیُوْرَمَنْ بِہٖ۔

الامر منہ : رِمْ لِیُوْرَمْ بِکَ لِیَرِمْ لِیُوْرَمْ بِہٖ۔

والنھی منہ : لَاتَرِمْ لَایُوْرَمْ بِکَ لَایَرِمْ لَایُوْرَمْ بِہٖ۔

والظرف منہ : مَوْرِمٌ مَوْرِمَانِ مَوَارِمُ۔

والاٰلۃ منہ : مِیْرَمٌ مِیْرَمَانِ مَوَارِمُ مِیْرَمَۃٌ مِیْرَمَتَانِ مَوَارِمُ [۱]مِیْرَامٌ مِیْرَامَانِ مَوَارِیْمُ۔

---

[۱] مِیْرَمٌ اصل میں اِوْرِمْ تھا ، یعدُ کے قاعدہ کے مطابق رِمْ رہ گیا۔

افعل التفضیل منہ (مذکر) أَوْهَمُ أَوْهَمَانِ أَوْهَمُونَ أَوَاهِمُ۔
(مؤنث) وُهْمَى وُهْمَيَانِ وُهْمَيَاتٌ وُهَمٌ۔

فعل التعجب منہ: مَا أَوْهَمَهُ وَأَوْهِمْ بِهِ۔

نوٹ: درجِ ذیل مصادر سے مذکورہ وزن پر گردان کریں:

(۱) وَشْكٌ (تیز ہونا)
(۲) وَجْهٌ (وجیہ ہونا)

سبق نمبر ۴۳

مثال یائی کا بیان

مثال یائی کے چار ابواب درج ہیں، مثال یائی کی تمام گردان مثل صحیح کے ہوتی ہے صرف مضارع مجہول میں "یا" ساکن ماقبل مضموم کو قاعدہ نمبر ۵ کے مطابق واؤ سے بدل دیا جاتا ہے جیسے یُوْسَرُ اور یُوْأَسُ اصل میں یُيْسَرُ اور یُيْأَسُ تھے نیز مثال یائی کے تمام ابواب لازم ہیں متعدی نہیں لہٰذا مجہول غائب میں بِہٖ وغیرہ اور مخاطب میں بِكَ وغیرہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

۱۔ باب ضَرَبَ يَضْرِبُ از مَيْسِرٌ (جوا کھیلنا)

يَسَرَ يَيْسِرُ مَيْسِرًا فهو يَاسِرٌ و يُسِرَ بِهٖ يُوْسَرُ بِهٖ مَيْسِرًا فذاك مَيْسُوْرٌ بِهٖ لَمْ يَيْسِرْ لَمْ يُوْسَرْ بِهٖ لَا يَيْسِرُ لَا يُوْسَرُ بِهٖ لَنْ يَيْسِرَ لَنْ يُوْسَرَ بِهٖ لَيَيْسِرَنَّ لَيُوْسَرَنَّ بِهٖ لَيَيْسِرَنْ لَيُوْسَرَنْ بِهٖ۔

الامر منہ: اِيْسِرْ لِيُوْسَرْ بِكَ لِيَيْسِرْ لِيُوْسَرْ بِهٖ۔

والنهي عنہ: لَا تَيْسِرْ لَا تُوْسَرْ بِكَ لَا يَيْسِرْ لَا يُوْسَرْ بِهٖ۔

الظرف منہ: مَيْسِرٌ مَيْسِرَانِ مَيَاسِرُ۔

والآلة منہ: (۱) مِيْسَرٌ مِيْسَرَانِ مَيَاسِرُ (۲) مِيْسَرَةٌ مِيْسَرَتَانِ مَيَاسِرُ (۳) مِيْسَارٌ مِيْسَارَانِ مَيَاسِيْرُ۔

افعل التفضيل منہ (مذکر) اَيْسَرُ اَيْسَرَانِ اَيْسَرُوْنَ اَيَاسِرُ۔

(مؤنث) يُسْرٰى يُسْرَيَانِ يُسْرَيَاتٌ يُسَرٌ۔

فعل التعجب منہ: مَا اَيْسَرَهٗ و اَيْسِرْ بِهٖ۔

۲۔ فَتَحَ یَفْتَحُ از یَنْعٌ (پکا ہونا)

یَنَعَ یَیْنَعُ یَنْعًا فھو یَانِعٌ و یُنِعَ بِہٖ یُوْنَعُ بِہٖ یُنْعًا فذاك مَیْنُوْعٌ بِہٖ لَمْ یَیْنَعْ لَمْ یُوْنَعْ بِہٖ لَا یَیْنَعُ لَا یُوْنَعُ بِہٖ لَنْ یَّیْنَعَ لَنْ یُّوْنَعَ بِہٖ لَیَیْنَعَنَّ لَیُوْنَعَنَّ بِہٖ لَیَیْنَعَنْ لَیُوْنَعَنْ بِہٖ۔

الامر منہ: اِیْنَعْ لِیُوْنَعْ بِكَ لِیَیْنَعْ لِیُوْنَعْ بِہٖ

والنھی عنہ: لَا تَیْنَعْ لَا یُوْنَعْ بِكَ لَا یَیْنَعْ لَا یُوْنَعْ بِہٖ۔

والظرف منہ: مَیْنِعٌ مَیْنِعَانِ مَیَانِعُ۔

والاٰلۃ منہ: (i) مِیْنَعٌ مِیْنَعَانِ مَیَانِعُ۔

(ii) مِیْنَعَۃٌ مِیْنَعَتَانِ مَیَانِعُ

(iii) مِیْنَاعٌ مِیْنَاعَانِ مَیَانِیْعُ۔

افعل التفضیل منہ (مذکر) اَیْنَعُ اَیْنَعَانِ اَیْنَعُوْنَ اَیَانِعُ۔

(مؤنث) یُنْعٰی یُنْعَیَانِ یُنْعَیَاتٌ یُنَعٌ۔

فعل التعجب منہ: مَا اَیْنَعَہٗ و اَیْنِعْ بِہٖ۔

۳۔ سَمِعَ یَسْمَعُ از یَأْسٌ (بے امید ہونا)

یَئِسَ یَیْئَسُ یَأْسًا فھو یَائِسٌ و یُئِسَ بِہٖ یُوْئَسُ بِہٖ یَأْسًا فذاك مَیْئُوْسٌ بِہٖ لَمْ یَیْأَسْ لَمْ یُوْئَسْ بِہٖ لَا یَیْأَسُ لَا یُوْئَسُ بِہٖ الخ

۴۔ کَرُمَ یَکْرُمُ از یَقْظٌ (بیدار ہونا)

یَقُظَ یَیْقُظُ یَقْظًا فھو یَقِظٌ و یُقِظَ بِہٖ یُوْقَظُ بِہٖ یَقْظًا فذاك مَیْقُوْظٌ بِہٖ لَمْ یَیْقُظْ لَمْ یُوْقَظْ بِہٖ لَا یَیْقُظُ لَا یُوْقَظُ بِہٖ لَنْ یَّیْقُظَ لَنْ یُّوْقَظَ بِہٖ لَیَیْقُظَنَّ لَیُوْقَظَنَّ بِہٖ لَیَیْقُظَنْ لَیُوْقَظَنْ بِہٖ۔

الامر منہ: اُوْقُظْ لِیُوْقَظْ بِكَ لِیَیْقُظْ لِیُوْقَظْ بِہٖ۔

والنہی عنہ: لَاتَیْقُظْ لَایُوقَظْ بِکَ لَایَیْقُظْ لَایُوقَظْ بِہٖ۔

الظرف منہ: مَیْقِظٌ مَیْقِظَانِ مَیَاقِظُ۔

والآلۃ منہ: (i) مِیْقَظٌ مِیْقَظَانِ مَیَاقِظُ۔

(ii) مِیْقَظَۃٌ مِیْقَظَتَانِ مَیَاقِظُ۔

(iii) مِیْقَاظٌ مِیْقَاظَانِ مَیَاقِیْظُ۔

افعل التفضیل منہ (مذکر) اَیْقَظُ اَیْقَظَانِ اَیْقَظُوْنَ اَیَاقِظُ۔

(مؤنث) یُقْظٰی یُقْظَیَانِ یُقْظَیَاتٌ یُقَظٌ۔

فعل التعجب منہ: مَا اَیْقَظَہٗ وَاَیْقِظْ بِہٖ۔

سبق نمبر ۳۴

ابواب مزید فیہ کا بیان

نوٹ : مثال واوی اور یائی سے ثلاثی مزید فیہ کے مندرجہ ذیل سات ابواب آتے ہیں :

نام باب	مثال واوی	مثال یائی
۱۔ إِفْعَال	إِيْرَادٌ (اوْرَادٌ) (وارد کرنا)	إِيْسَارٌ (خوشحال بنانا)
۲۔ تَفْعِيْل	تَوْكِيْلٌ (وکیل بنانا)	تَيْسِيْرٌ (آسان بنانا)
۳۔ مُفَاعَلَةٌ	مُوَاظَبَةٌ (ہمیشگی اختیار کرنا)	مُيَاسَرَةٌ (باہم آسان بنانا)
۴۔ تَفَعُّل	تَوَكُّلٌ (بھروسہ کرنا)	تَيَقُّنٌ (یقین کرنا)
۵۔ تَفَاعُل	تَوَافُقٌ (باہم موافقت کرنا)	تَيَامُنٌ (باہم برکت حاصل کرنا)
۶۔ إِفْتِعَالٌ	إِتِّفَاقٌ (اوْتِفَاقٌ) (متفق ہونا)	إِتِّسَارٌ (إِيْتِسَارٌ) (آسان ہونا)
۷۔ إِسْتِفْعَال	إِسْتِيْجَابٌ (إِسْتِوْجَابٌ) (واجب جاننا)	إِسْتِيْسَارٌ (آسانی طلب کرنا)

ابواب مزید فیہ کی صرف صغیر

۱۔ افعال از إِيْرَادٌ۔

أَوْرَدَ يُوْرِدُ إِيْرَادًا فهو مُوْرِدٌ و أُوْرِدَ يُوْرَدُ إِيْرَادًا فذاك مُوْرَدٌ لَمْ يُوْرِدْ لَمْ يُوْرَدْ لَا يُوْرِدُ لَا يُوْرَدُ لَنْ يُوْرِدَ لَنْ يُوْرَدَ لَيُوْرِدَنَّ لَيُوْرَدَنَّ لَيُوْرِدَنْ لَيُوْرَدَنْ۔

الامر منہ : أَوْرِدْ لِتُوْرَدْ لِيُوْرِدْ لِيُوْرَدْ۔

والنہی عنہ : لَا تُوْرِدْ لَا تُوْرَدْ لَا يُوْرِدْ لَا يُوْرَدْ۔

والظرف منہ : مُوْرَدٌ مُوْرَدَانِ مُوْرَدَاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَا بِہِ الْإِيْرَادُ۔

افعل التفضیل منہ : أَشَدُّ إِيْرَادًا۔

۲۔ إِسْتِفْعَالٌ از إِسْتِيجَابٌ۔

إِسْتَوْجَبَ يَسْتَوْجِبُ إِسْتِيجَابًا فهو مُسْتَوْجِبٌ وأُسْتُوْجِبَ يُسْتَوْجَبُ إِسْتِيجَابًا فذاك مُسْتَوْجَبٌ لَمْ يَسْتَوْجِبْ لَمْ يُسْتَوْجَبْ لَايَسْتَوْجِبُ لَايُسْتَوْجَبُ لَنْ يَسْتَوْجِبَ لَنْ يُسْتَوْجَبَ لَيَسْتَوْجِبَنَّ لَيُسْتَوْجَبَنَّ لَيَسْتَوْجِبَنْ لَيُسْتَوْجَبَنْ

الامر منه: إِسْتَوْجِبْ لِتُسْتَوْجَبْ لِيَسْتَوْجِبْ لِيُسْتَوْجَبْ۔

والنهي عنه: لَاتَسْتَوْجِبْ لَاتُسْتَوْجَبْ لَايَسْتَوْجِبْ لَايُسْتَوْجَبْ۔

والظرف منه: مُسْتَوْجَبٌ مُسْتَوْجَبَانِ مُسْتَوْجَبَاتٌ۔

والآلة منه: مَابِهِ الْإِسْتِيجَابُ۔

افعل التفضيل منه: أَشَدُّ إِسْتِيجَابًا۔

۳۔ إِفْتِعَالٌ از إِتِّفَاقٌ۔

إِتَّفَقَ يَتَّفِقُ إِتِّفَاقًا فهو مُتَّفِقٌ وأُتُّفِقَ يُتَّفَقُ إِتِّفَاقًا فذاك مُتَّفَقٌ لَمْ يَتَّفِقْ لَمْ يُتَّفَقْ لَايَتَّفِقُ لَايُتَّفَقُ لَنْ يَتَّفِقَ لَنْ يُتَّفَقَ لَيَتَّفِقَنَّ لَيُتَّفَقَنَّ لَيَتَّفِقَنْ لَيُتَّفَقَنْ۔

الامر منه: إِتَّفِقْ لِتُتَّفَقْ لِيَتَّفِقْ لِيُتَّفَقْ۔

والنهي عنه: لَاتَتَّفِقْ لَاتُتَّفَقْ لَايَتَّفِقْ لَايُتَّفَقْ۔

والظرف منه: مُتَّفَقٌ مُتَّفَقَانِ مُتَّفَقَاتٌ۔

والآلة منه: مَابِهِ الْإِتِّفَاقُ۔

افعل التفضيل منه: أَشَدُّ إِتِّفَاقًا۔

نوٹ: یہ باب اصل میں إِوْتَفَقَ يَوْتَفِقُ إِوْتِفَاقًا فذاك مُوْتَفَقٌ تھا الخ

قاعدہ نمبر ۶ کے مطابق واؤ کو تاء سے بدلا اور تاء کو تاء میں ادغام کر دیا البتہ مثال یائی کی صورت یہ ہوگی أَيْسَرَ يُوْسِرُ إِيْسَارًا، إِسْتَيْقَظَ

يَسْتَيْقِظُ اِسْتِيْقَاظًا۔

نوٹ : باقی تمام ابواب کی صرف صغیر اور کبیر صحیح کی طرح ہوتی ہیں، ان تمام گردانوں کو صحیح پر قیاس کر لیں۔

سوالات

۱۔ اِيْتَسَرَ میں یٓ کو تٓ سے بدل کر ادغام کرتے ہیں مگر اِيْتَمَنَ میں ایسا نہیں کرتے، کیا وجہ ہے؟

۲۔ وَقَدَ سے باب افعال کی صرفِ صغیر اور وَصَلَ سے باب افتعال کے مضارع معروف اور وَجَبَ سے باب افعال کے اسم فاعل کی گردانیں کریں۔

۳۔ درج ذیل مصادر اصل میں کیا تھے اور ان کا وزن کیا ہے؟

اِتِّقَادٌ اِسْتِيْجَابٌ نِيَّةٌ سَعَةٌ اِيْعَادٌ۔

۴۔ درج ذیل کلمات اور فقرات میں جو معتل الفاء اسماء اور افعال ہیں، ان کی اصل اور صیغے بتائیں:

۱۔ فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِيْ (مجھے اپنی جناب خاص سے ولی عطا فرما جو میرا وارث بنے۔

۲۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (پرہیز گاروں کے لئے ہدایت)

۳۔ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا (باقی ماندہ سود کو چھوڑ دو)

۴۔ هَلْ تَعِدُنِيْ اَنْ تَصِفَ لِيْ اَحْوَالَ السَّفَرِ (کیا تو میرے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ تو سفر کے احوال میرے لئے بیان کرے گا)

۵۔ اِسْتَيْقِظُوْا مُبَكِّرِيْنَ (سویرے جاگو)

۶۔ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (کوئی دوسرے کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہوگا)

۷۔ اَلَّذِيْنَ يُوْقِدُوْنَ النَّارَ يَسْتَوْقِدُوْنَهَا (جو آگ روشن کریں گے وہ اس سے روشنی حاصل کریں گے۔

۸۔ فَتَوَكَّلُوْا عَلَى اللّٰهِ (تم اللہ پر ہی توکل کرو)

۹۔ عِدُوْا ۱۰۔ يُوْرِثُوْنَهَا

۱۱۔ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا (زمین پر کافروں میں سے کسی کو نہ چھوڑو)

۱۲۔ لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِنَّهُ لَا يَيْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (تم اللہ کی رحمت سے بے امید نہ ہونا کیونکہ اللہ کی رحمت سے کافر قوم کے سوا کوئی مایوس نہیں ہوتا)

۱۳۔ لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

۱۴۔ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ

(۱۵) وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ (صحیح پیمانہ سے وزن کرو)

۱۶۔ لِيَتَيَقَّنُوْا ۱۷۔ لَنَتَيَا[1] ۱۸۔ إِيْلَنَالَ[2]

---

[1] لَنْ أَوْيَى [2] أَوْ لَنُوَلَ پہلی واؤ کو کسرہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ی سے بدلا اور دوسری کی حرکت ماقبل کو دے کر فتحہ سے بدل دیا۔

سبق نمبر ۴۵

اجوف کا بیان

اجوف وہ کلمہ ہے جس کے عین کلمہ کی جگہ حرفِ علت ہو، اگر حرفِ علت واؤ ہو تو اجوف واوی جیسے قَوْلٌ اور اگر یَا ہو تو اجوف[1] یائی ہوگا جیسے بَیْعٌ۔

اجوف کے اکثر صیغوں میں تغیّر و تبدل ہوتا ہے جس میں مختلف قواعد جاری ہوتے ہیں، تفصیل حسبِ ذیل ہے:۔

قاعدہ نمبر ۱:۔ جب واؤ اور یاء حرکت لازمی سے متحرک ہوں اور ان کا ماقبل اسی کلمہ میں مفتوح ہو تو وہ الف سے بدل جاتے ہیں بشرطیکہ کوئی مانع[2] موجود نہ ہو جیسے قَالَ، بَاعَ، خَافَ اصل میں قَوَلَ، بَیَعَ اور خَوِفَ تھے۔

قاعدہ نمبر ۲:۔ جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ واؤ یا یاء متحرک ماقبل مفتوح ہو تو وہ الف سے بدل جائیں گے اور جب اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک متصل ہو تو الف اجتماعِ ساکنین سے حذف ہو جاتا ہے، اب اگر وہ کلمہ واوی یا مضموم العین ہو تو فاء کلمہ کو واؤ کی مناسبت کی وجہ سے ضمہ دیتے ہیں جیسے قُلْنَ، طُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ اور طَوُلْنَ تھے اور اگر ماضی مکسور العین یا اجوف یائی ہو تو فاء کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں جیسے بِعْنَ، خِفْنَ اصل میں بَیَعْنَ اور

---

[1] کسی کلمہ کا واوی یا یائی ہونا اس کے مضارع اور مصدر سے معلوم ہوتا ہے جیسے نَامَ یَنَامُ نَوْمًا واوی ہے اور نَالَ یَنَالُ نَیْلًا اور بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا یائی ہیں۔

[2] موانع یہ ہیں: ۱۔ واؤ یا یاء فاء کلمہ میں نہ ہو جیسے تَیَسَّرَ، تَوَعَّدَ، تَوَسَّطَ۔

۲۔ الف تثنیہ یا الف ضمیر سے پہلے نہ ہو جیسے دَعَوَا، عَصَوَانِ۔

۳۔ واؤ اور یاء لفیف مقرون کے عین کلمہ کی جگہ نہ ہوں جیسے طَوٰی، حَیِیَ۔

۴۔ حرفِ مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں جیسے طَوِیْل، غَیُوْرٌ، بَیَاضٌ۔

۵۔ الف جمع مؤنث سالم سے پہلے نہ ہو جیسے رَحَیَاتٌ، عَصَوَاتٌ۔

۶۔ نون تاکید اور یائے مشدد سے پہلے نہ ہوں جیسے اِخْشَیَنَّ، عَلَوِیٌّ۔

۷۔ وہ کلمہ فَعَلَانٌ، فَعَلٰی کے وزن پر نہ ہو جیسے حَیَوَانٌ، دَوَرَانٌ، حَیَدٰی (متکبر کی طرح چلنا)

۸۔ وہ کلمہ ایسے کلمہ کا ہم معنٰی نہ ہو جس میں تعلیل کا قاعدہ مفقود ہو جیسے اِجْتَوَرَ بمعنٰی تَجَاوَرَ، عَوِرَ بمعنٰی اِعْوَرَّ

خَوِفْنَ تھے، پہلا کلمہ یائی ہے اور دوسرا واوی مکسور العین ہے اس لئے ان کے فاء کلمہ کو کسرہ دے دیا۔

قاعدہ نمبر ۱۳۔ جب ثلاثی مجرد کی ماضی مجہول کا عین کلمہ واؤ اور یاء مکسور ہوں اور اس کی ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو تو واؤ اور یَا کی حرکت بعد ازالہ حرکت ماقبل فاء کلمہ کو دیتے ہیں جیسے قِیْلَ ۔ بِیْعَ ۔ خِیْفَ اصل میں قُوِلَ بُیِعَ اور خُوِفَ تھے، اب واؤ ساکن ماقبل مکسور یٰ سے بدل گئی اور اگر عین کلمہ کی جگہ یَا ہو تو وہ قائم رہتی ہے اور بسبب اتصال ضمیر اجتماع ساکنین ہو جانے تو یَا حذف ہو جاتی ہے جیسے قُلْنَ ، بِعْنَ ، خِفْنَ اصل میں قِوْلَنَ بِیْعَنَ اور خِوْفَنَ تھے۔

قاعدہ نمبر ۱۴۔ جب واؤ یَا عین کلمہ کی جگہ مضموم یا مکسور ہوں اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو ان کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے۔ اب اگر ضمہ واؤ سے اور کسرہ یَا سے نقل کیا گیا ہو تو دونوں اپنی حالت پر قائم رہتی ہیں جیسے یَقُوْلُ ، یَبِیْعُ اصل میں یَقْوُلُ اور یَبْیِعُ تھے۔ اگر اجتماع ساکنین ہو جائے تو حرف علت گر جاتا ہے جیسے یَقُلْنَ ، یَبِعْنَ اصل میں یَقُوْلْنَ ، یَبِیْعْنَ تھے، بشرطیکہ کوئی مانع[1] نہ ہو۔

قاعدہ نمبر ۱۵۔ جب واؤ اور یَا عین کلمہ میں مفتوح ہوں اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو ان کی حرکت ماقبل کو دینا اور اسے الف سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ قاعدہ نمبر ۱۴ میں مذکور کوئی مانع موجود نہ ہو جیسے یُقَالُ ، یُبَاعُ ، یُخَافُ اصل میں یُقْوَلُ ، یُبْیَعُ اور یُخْوَفُ تھے۔ اگر اجتماع ساکنین ہو تو الف حذف ہو جاتا ہے جیسے یُقَلْنَ ،

---

[1] مانع درج ذیل ہیں :۔

۱۔ واؤ اور یَا فعل مصدر یا مشتق کے عین کلمہ میں ہوں۔

۲۔ واؤ اور یَا کے بعد حرف ساکن نہ ہو جیسے مِقْوَالٌ ، مِخْیَاطٌ ۔

۳۔ واؤ اور یَا ایسے کلمہ کے عین کلمہ کی جگہ نہ ہوں جس کے لام کلمہ میں تعلیل ہو چکی ہو جیسے یَطْوِیْ اور یَقْوٰی اصل میں یَطْوِیُ اور یَقْوَیُ تھے۔

۴۔ فعل تعجب، اسم تفضیل، صفت مشبہ کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو جیسے مَا اَقْوَلَہٗ ، اَمْوَنُ ، اَسْوَدُ ۔

۵۔ واؤ اور یَا الحاق کے واسطے نہ ہوں جیسے جَهْوَرَ ، شَرْیَفَ ۔

۶۔ وہ کلمہ باب افعلال اور افعیلال سے نہ ہو جیسے اِعْوَرَّ ۔ اِسْوَادَّ ۔

۷۔ ان کے ماقبل حرف مدہ زائدہ نہ ہو جیسے بُوْيِعَ ، سَیِّدٌ ۔

یَبِعْنَ ، یَخَفْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ یَبْیَعْنَ اور یَخْوَفْنَ تھے۔

قاعدہ نمبر۱۶: جو حرفِ علت حالتِ جزم یا وقف میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو چکا ہو، بسبب اتصال ضمیر مرفوع متصل یا نون تاکید کے لام کلمہ متحرک ہو جائے تو محذوف حرفِ علت واپس آجاتا ہے جیسے قُلْ ، لَمْ یَخَفْ اور لَمْ یَبِعْ سے قُوْلَا، لَمْ یَخَافَا، لَمْ یَبِیْعَا اور قُوْلَنَّ۔

قاعدہ نمبر۱۷: جب واؤ اور یاء ثلاثی مجرد کے اسمِ فاعل میں الف کے بعد واقع ہوں، ہمزہ سے بدل جاتی ہیں بشرطیکہ اس کا فعل معتل ہو یا اس کا فعل مستعمل ہی نہ ہو جیسے قَائِلٌ، بَائِعٌ اور سَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ، بَایِعٌ اور سَایِفٌ تھے۔

قاعدہ نمبر۱۸: جو واؤ مصدر میں کسرہ کے بعد واقع ہو اور اس کے فعل میں تعلیل ہو چکی ہو تو اس کو یٰ سے بدل دیتے ہیں جیسے قِیَامٌ اصل میں قِوَامٌ تھا مگر قَاوَمَ کے مصدر قِوَامٌ میں یہ واؤ سلامت رہے گی کیونکہ قَاوَمَ میں سلامت ہے۔

قاعدہ نمبر۱۹: جب باب افعال اور استفعال کے مصدر میں واؤ اور یٰ کو ماضی کی موافقت کی وجہ سے الف سے بدل کر گرا دیا جائے تو اس کے عوض آخر میں ۃ کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے اِقَامَۃٌ ، اِسْتِقَامَۃٌ اصل میں اِقْوَامٌ اور اِسْتِقْوَامٌ تھے۔

سبق نمبر ۴۶

اجوف کے ابواب کا بیان

ثلاثی مجرد سے اجوف واوی اور یائی عموماً ابوابِ ذیل سے آتے ہیں۔

۱۔ اجوف واوی :

(i) نَصَرَ يَنْصُرُ جیسے قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا (کہنا)

(ii) سَمِعَ يَسْمَعُ جیسے خَافَ يَخَافُ خَوْفًا (ڈرنا)

۲۔ اجوف یائی :

(i) ضَرَبَ يَضْرِبُ جیسے بَاعَ يَبِيْعُ بَيْعًا (بیچنا)

(ii) سَمِعَ يَسْمَعُ جیسے نَالَ يَنَالُ نَيْلًا (پانا)

نوٹ : قلیل طور پر اجوف واوی باب ضَرَبَ يَضْرِبُ اور كَرُمَ يَكْرُمُ سے بھی آتا ہے۔

(i) ضَرَبَ يَضْرِبُ جیسے طَاحَ يَطِيْحُ طَوْحًا (ہلاک ہونا)

(ii) كَرُمَ يَكْرُمُ جیسے طَالَ يَطُوْلُ طَوْلًا (دراز ہونا)

اور اجوف یائی باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے بھی آتا ہے جیسے بَادَ يَبُوْدُ بُيُوْدًا (ہلاک ہونا)

صرف صغیر

۱۔ باب نَصَرَ يَنْصُرُ از قَوْلًا

قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا فهو قَائِلٌ و قِيْلَ يُقَالُ قَوْلًا فذاك مَقُوْلٌ لَمْ يَقُلْ لَمْ يُقَلْ لَا يَقُوْلُ لَا يُقَالُ لَنْ يَقُوْلَ لَنْ يُقَالَ لَيَقُوْلَنَّ لَيُقَالَنَّ لَيَقُوْلَنْ لَيُقَالَنْ۔

الامر منه : قُلْ لِتُقَلْ لِيَقُلْ لِيُقَلْ۔

والنہی عنہ: لَاتَقُلْ لَاتُقَلْ لَايَقُلْ لَايُقَلْ۔

والظرف منہ: مَقَالٌ مَقَالَانِ مَقَاوِلُ۔

والآلۃ منہ: (i) مِقْوَالٌ مِقْوَالَانِ مَقَاوِلُ۔

(ii) مِقْوَلَۃٌ مِقْوَلَتَانِ مَقَاوِلُ۔

(iii) مِقْوَالٌ مِقْوَالَانِ مَقَاوِيلُ۔

افعل التفضیل منہ (مذکر) اَقْوَلُ اَقْوَلَانِ اَقْوَلُوْنَ اَقَاوِلُ۔

(مؤنث) قُوْلٰی قُوْلَیَانِ قُوْلَیَاتٌ قُوَلٌ۔

فعل التعجب منہ: مَا اَقْوَلَہٗ و اَقْوِلْ بِہٖ۔

۲۔ باب سَمِعَ یَسْمَعُ از خَوْفٌ

خَافَ یَخَافُ خَوْفًا فھو خَائِفٌ و خِیْفَ یُخَافُ خَوْفًا فذاك مَخُوْفٌ لَمْ یَخَفْ لَمْ یُخَفْ لَایَخَافُ لَایُخَافُ لَنْ یَخَافَ لَنْ یُخَافَ لَیَخَافَنَّ لَیُخَافَنَّ لَیَخَافَنْ لَیُخَافَنْ۔

الامر منہ: خَفْ لِتُخَفْ لِیَخَفْ لِیُخَفْ۔

والنہی عنہ: لَاتَخَفْ لَاتُخَفْ لَایَخَفْ لَایُخَفْ۔

والظرف منہ: مَخَافٌ مَخَافَانِ مَخَاوِفُ۔

والآلۃ منہ: (i) مِخْوَفٌ مِخْوَفَانِ مَخَاوِفُ۔

(ii) مِخْوَفَۃٌ مِخْوَفَتَانِ مَخَاوِفُ۔

(iii) مِخْوَافٌ مِخْوَافَانِ مَخَاوِیْفُ۔

افعل التفضیل منہ (مذکر) اَخْوَفُ اَخْوَفَانِ اَخْوَفُوْنَ اَخَاوِفُ۔

(مؤنث) خُوْفٰی خُوْفَیَانِ خُوْفَیَاتٌ خُوَفٌ۔

فعل التعجب منہ: مَا اَخْوَفَہٗ و اَخْوِفْ بِہٖ۔

۳۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ از بَیْعٌ۔

بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا فھو بَائِعٌ و بِیْعَ یُبَاعُ بَیْعًا فذاك مَبِیْعٌ

لَمْ يَبِعْ لَمْ يُبَعْ لَا يَبِيْعُ لَا يُبَاعُ لَنْ يَبِيْعَ لَنْ يُبَاعَ لَيَبِيْعَنَّ لَيُبَاعَنَّ لَيَبِيْعَنْ لَيُبَاعَنْ۔

الامر منہ : بِعْ لِتُبَعْ لِيَبِعْ لِيُبَعْ۔

والنہی عنہ : لَا تَبِعْ لَا تُبَعْ لَا يَبِعْ لَا يُبَعْ۔

والظرف منہ : مَبِيْعٌ[1] مَبِيْعَانِ مَبَايِعُ۔

والآلۃ منہ : (i) مِبْيَعٌ مِبْيَعَانِ مَبَايِعُ۔

(ii) مِبْيَعَةٌ مِبْيَعَتَانِ مَبَايِعُ۔

(iii) مِبْيَاعٌ مِبْيَاعَانِ مَبَايِيْعُ۔

افعل التفضیل منہ (مذکر) اَبْيَعُ اَبْيَعَانِ اَبْيَعُوْنَ اَبَايِعُ۔

(مؤنث) بِيْعٰى[2] بِيْعَيَانِ بِيْعَيَاتٌ بُيَعٌ۔

التعجب منہ : مَا اَبْيَعَہٗ وَ اَبْيِعْ بِہٖ۔

نوٹ: درج ذیل مصادر سے مذکورہ بالا اوزان پر گردانیں کریں :۔

۱۔ نَصَرَ يَنْصُرُ ، لَوْمٌ (ملامت کرنا) ، عَوْدٌ (لوٹنا)

فَوْزٌ (کامیاب ہونا) ، طَوْلٌ (دراز ہونا)

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ ، نَوْمٌ (سونا) ، كَوْدٌ قربِ فعل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے۔

نَيْلٌ (پانا) ، هَيْبَةٌ (ڈرنا)

۳۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ ، سَيْرٌ (چلنا) ، طَيَرَانٌ (اڑنا)

بَيْتًا و بَيَاتًا (رات گزارنا) ، طَرْحٌ (ہلاک ہونا)

---

[1] مَقَالٌ، مَخَافٌ اور مَبِيْعٌ اصل میں مَقْوَلٌ، مَخْوَفٌ اور مَبْيِعٌ تھے، قاعدہ نمبر ۱۲ و ۱۵ کے مطابق واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی مَقْوَلٌ، مَخْوَفٌ، مَبْيِعٌ ہو گئے، پہلے دونوں میں واؤ کا ماقبل مفتوح، اسے الف سے بدلا اور آخر میں یاء قائم رہی۔

[2] اصل میں بُيْعٰى تھا، باء کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔

سبق نمبر ۴۷

فعل ماضی معروف کا بیان

	واوی	یائی	مکسور العین واوی	تعلیلات
غائب مذکر و مؤنث	قَالَ [۱]	بَاعَ [۱]	خَافَ [۱]	[۱] قَالَ، بَاعَ، خَافَ اصل میں قَوَلَ، بَیَعَ، خَوِفَ تھے، واؤ، یٰ متحرک ماقبل مفتوح کو قاعدہ نمبر ۱ کے مطابق الف سے بدلا قَالَتَا، بَاعَتَا، خَافَتَا تک یہی تعلیل جاری ہوگی۔
	قَالَا	بَاعَا	خَافَا	
	قَالُوْا	بَاعُوْا	خَافُوْا	
	قَالَتْ	بَاعَتْ	خَافَتْ	
	قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا	
	قُلْنَ [۲]	بِعْنَ [۲]	خِفْنَ [۲]	[۲] قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ اصل میں قَوَلْنَ بَیَعْنَ اور خَوِفْنَ تھے، قاعدہ نمبر ۱ کے مطابق واؤ اور یٰ کو الف سے بدلا اور الف اجتماعِ ساکنین سے گر گیا، پھر قاعدہ نمبر ۱۲ کے مطابق قَلْنَ میں قؔ کے فتحہ کو ضمّہ سے بدلا تاکہ واؤ محذوفہ پہ دلالت کرے اور بَعْنَ و خَفْنَ میں فتحہ کو کسرہ سے بدلا کیونکہ پہلا یائی ہے اور دوسرا ماضی مکسور العین ہے، یہی تعلیل آخر تک جاری ہوگی
مخاطب مذکر و مؤنث	قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	
	قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	
	قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	
	قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	
	قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	
	قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	
متکلم واحد و جمع	قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	
	قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	

فعل ماضی مجہول کا بیان

	واوی	یائی	مکسور العین واوی	تعلیلات
غائب مذکر و مؤنث	قِیْلَ[1]	بِیْعَ[1]	خِیْفَ[1]	[1] قِیْلَ، بِیْعَ، خِیْفَ اصل میں قُوِلَ، بُیِعَ اور خُوِفَ تھے، قاعدہ نمبر ۱۳ کے مطابق واؤ اور یٰ کا کسرہ ماقبل کی حرکت دور کرکے ماقبل کو دیا، قِوْلَ، بِیْعَ، خِوْفَ ہوئے، پہلے اور تیسرے میں واؤ ساکن ماقبل مکسور کو یٰ سے بدلا اور بِیْعَ اپنی حالت پر رہا۔
	قِیْلَا	بِیْعَا	خِیْفَا	
	قِیْلُوْا	بِیْعُوْا	خِیْفُوْا	
	قِیْلَتْ	بِیْعَتْ	خِیْفَتْ	
	قِیْلَتَا	بِیْعَتَا	خِیْفَتَا	
	قُلْنَ[2]	بِعْنَ[2]	خِفْنَ[2]	
حاضر مذکر و مؤنث	قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	[2] قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ اصل میں قُوِلْنَ، بُیِعْنَ اور خُوِفْنَ تھے، قاعدہ نمبر ۱۳ کے مطابق واؤ اور یٰ کا کسرہ ماقبل کو دے کر واؤ اور یٰ کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا پھر قِلْنَ میں قٓ کے کسرہ کو ضمہ سے بدلا (قاعدہ ۱۲) باقی دونوں اپنی حالت پر قائم رہے، یہی تعلیل آخر تک جاری ہوگی۔
	قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	
	قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	
	قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	
	قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	
	قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	
متکلم مع الغیر	قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	
	قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	

سبق نمبر ۴۸

فعل مضارع معروف کا بیان

	واوی	یائی	واوی
غائب مذکر ومؤنث	یَقُوْلُ[۱]	یَبِیْعُ[۱]	یَخَافُ[۱]
	یَقُوْلَانِ	یَبِیْعَانِ	یَخَافَانِ
	یَقُوْلُوْنَ	یَبِیْعُوْنَ	یَخَافُوْنَ
	تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ
	تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ
	یَقُلْنَ[۲]	یَبِعْنَ[۲]	یَخَفْنَ[۲]
حاضر مذکر ومؤنث	تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ
	تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ
	تَقُوْلُوْنَ	تَبِیْعُوْنَ	تَخَافُوْنَ
	تَقُوْلِیْنَ	تَبِیْعِیْنَ	تَخَافِیْنَ
	تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ
	تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	تَخَفْنَ
متکلم وحدہ ومع الغیر	اَقُوْلُ	اَبِیْعُ	اَخَافُ
	نَقُوْلُ	نَبِیْعُ	نَخَافُ

تعلیلات

[۱] یَقُوْلُ، یَبِیْعُ اور یَخَافُ اصل میں یَقْوُلُ، یَبْیِعُ اور یَخْوَفُ تھے، واؤ اور یٰ متحرک ماقبل حرفِ صحیح ساکن کی حرکت ماقبل کو دی (قاعدہ نمبر ۱۴) تو یَقُوْلُ، یَبِیْعُ، یَخَوْفُ ہوئے، پھر یَخَوْفُ میں قاعدہ نمبر ۱۵ جاری ہوا کہ واؤ اصل میں متحرک تھی، ماقبل مفتوح، اسے الف سے بدلا یَخَافُ ہوگیا۔

[۲] یَقُلْنَ، یَبِعْنَ، یَخَفْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ، یَبْیِعْنَ اور یَخْوَفْنَ تھے قاعدہ نمبر ۱۴ کے مطابق واؤ اور یا، کی حرکت ماقبل کو دی اور یَخَوْفْنَ میں قاعدہ نمبر ۱۵ کے مطابق واؤ کو الف سے بدلا، اب تینوں جگہ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حرفِ علّت حذف ہوگیا اور باقی صیغوں میں اجتماعِ ساکنین نہ ہونے کی وجہ سے حرفِ علّت قائم رہا۔

سبق نمبر ۴۹

فعل مضارع مجہول کی گردان

	واوی	یائی	واوی	تعلیلات
غائب مذکر و مؤنث	یُقَالُ[۱]	یُبَاعُ[۱]	یُخَافُ[۱]	۱ یُقَالُ، یُبَاعُ، یُخَافُ اصل میں یُقْوَلُ، یُبْیَعُ اور یُخْوَفُ تھے، قاعدہ نمبر ۱۵ کے مطابق واؤ اور یاء مفتوح کا ماقبل حرفِ صحیح ساکن تھا واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کو دی کر ان کو الف سے بدلا۔
	یُقَالَانِ	یُبَاعَانِ	یُخَافَانِ	
	یُقَالُوْنَ	یُبَاعُوْنَ	یُخَافُوْنَ	
	تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	۲ اصل میں یُقْوَلْنَ، یُبْیَعْنَ اور یُخْوَفْنَ تھے واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کو دے کر ان کو الف سے بدلا اور الف کو بوجہ اجتماع ساکنین گرا دیا، باقی گردان میں اجتماع ساکنین نہ ہونے کی وجہ سے الف قائم رہا۔
	تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
	یُقَلْنَ[۲]	یُبَعْنَ[۲]	یُخَفْنَ[۲]	
مخاطب مذکر و مؤنث	تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	**نوٹ:** نفی مضارع معروف اور نفی مضارع مجہول کی گردانیں مضارع معروف اور مجہول سے پہلے لَا نفی لگانے سے مبنی ہیں اور اس کی گردان اور تعلیل مضارع معروف اور مجہول کی طرح ہے جیسے لَا یَقُوْلُ اور لَا یُقَالُ۔
	تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
	تُقَالُوْنَ	تُبَاعُوْنَ	تُخَافُوْنَ	
	تُقَالِیْنَ	تُبَاعِیْنَ	تُخَافِیْنَ	
	تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
	تُقَلْنَ	تُبَعْنَ	تُخَفْنَ	
متکلم واحد و جمع	اُقَالُ	اُبَاعُ	اُخَافُ	
	نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ	

اور لَمْ لگانے سے بنتی ہیں، نونِ اعرابی ساقط ہو جاتا ہے اور حالتِ جزم میں مرفوع صیغوں کے درمیان سے حرفِ علت بھی گر جاتا ہے جیسے لَنْ یقال اور لَمْ یُقَلْ باقی تعلیل اور گردان مثل مضارع مجہول کے ہوتی ہے۔

نوٹ: حالتِ جزم میں مرفوع صیغوں کے آخر سے گرا ہوا حرفِ علت اس وقت واپس آجاتا ہے، جب لام کلمہ ضمیر مرفوع متصل ہونے سے متحرک ہو جائے جیسے لَمْ یَقُلْ لَمْ یَبِعْ لَمْ یَخَفْ سے لَمْ یَقُوْلَا لَمْ یَبِیْعَا لَمْ یَخَافَا

(قاعدہ نمبر ۱۶)

سبق نمبر ۵

نفی تاکید بلن اور نفی جحد بلم کی گردانیں

	نفی تاکید بلن مستقبل معروف			نفی جحد بلم معروف		
غائب مذکر و مؤنث	لَنْ یَّقُوْلَ	لَنْ یَّبِیْعَ	لَنْ یَّخَافَ	لَمْ یَقُلْ	لَمْ یَبِعْ	لَمْ یَخَفْ
	لَنْ یَّقُوْلَا	لَنْ یَّبِیْعَا	لَنْ یَّخَافَا	لَمْ یَقُوْلَا	لَمْ یَبِیْعَا	لَمْ یَخَافَا
	لَنْ یَّقُوْلُوْا	لَنْ یَّبِیْعُوْا	لَنْ یَّخَافُوْا	لَمْ یَقُوْلُوْا	لَمْ یَبِیْعُوْا	لَمْ یَخَافُوْا
	لَنْ تَقُوْلَ	لَنْ تَبِیْعَ	لَنْ تَخَافَ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
	لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِیْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِیْعَا	لَمْ تَخَافَا
	لَنْ یَّقُلْنَ	لَنْ یَّبِعْنَ	لَنْ یَّخَفْنَ	لَمْ یَقُلْنَ	لَمْ یَبِعْنَ	لَمْ یَخَفْنَ
حاضر مذکر و مؤنث	لَنْ تَقُوْلَ	لَنْ تَبِیْعَ	لَنْ تَخَافَ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
	لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِیْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِیْعَا	لَمْ تَخَافَا
	لَنْ تَقُوْلُوْا	لَنْ تَبِیْعُوْا	لَنْ تَخَافُوْا	لَمْ تَقُوْلُوْا	لَمْ تَبِیْعُوْا	لَمْ تَخَافُوْا
	لَنْ تَقُوْلِیْ	لَنْ تَبِیْعِیْ	لَنْ تَخَافِیْ	لَمْ تَقُوْلِیْ	لَمْ تَبِیْعِیْ	لَمْ تَخَافِیْ
	لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِیْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِیْعَا	لَمْ تَخَافَا
	لَنْ تَقُلْنَ	لَنْ تَبِعْنَ	لَنْ تَخَفْنَ	لَمْ تَقُلْنَ	لَمْ تَبِعْنَ	لَمْ تَخَفْنَ
متکلم	لَنْ اَقُوْلَ	لَنْ اَبِیْعَ	لَنْ اَخَافَ	لَمْ اَقُلْ	لَمْ اَبِعْ	لَمْ اَخَفْ
	لَنْ نَقُوْلَ	لَنْ نَبِیْعَ	لَنْ نَخَافَ	لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَبِعْ	لَمْ نَخَفْ

نوٹ : نفی تاکید بلن مجہول اور نفی جحد بلم مجہول کی گردانیں مضارع مجہول سے پہلے حرف لَن

سبق نمبر ۵۱
نون تاکید ثقیلہ کی گردانیں

	معروف		
غائب مذکر و مؤنث	لَيَقُولَنَّ	لَيَبِيعَنَّ	لَيَخَافَنَّ
	لَيَقُولَانِّ	لَيَبِيعَانِّ	لَيَخَافَانِّ
	لَيَقُولُنَّ	لَيَبِيعُنَّ	لَيَخَافُنَّ
	لَتَقُولَنَّ	لَتَبِيعَنَّ	لَتَخَافَنَّ
	لَتَقُولَانِّ	لَتَبِيعَانِّ	لَتَخَافَانِّ
	لَيَقُلْنَانِّ	لَيَبِعْنَانِّ	لَيَخَفْنَانِّ
مخاطب مذکر و مؤنث	لَتَقُولَنَّ	لَتَبِيعَنَّ	لَتَخَافَنَّ
	لَتَقُولَانِّ	لَتَبِيعَانِّ	لَتَخَافَانِّ
	لَتَقُولُنَّ	لَتَبِيعُنَّ	لَتَخَافُنَّ
	لَتَقُولِنَّ	لَتَبِيعِنَّ	لَتَخَافِنَّ
	لَتَقُولَانِّ	لَتَبِيعَانِّ	لَتَخَافَانِّ
	لَتَقُلْنَانِّ	لَتَبِعْنَانِّ	لَتَخَفْنَانِّ
متکلم وحدہ / متکلم مع الغیر	لَأَقُولَنَّ	لَأَبِيعَنَّ	لَأَخَافَنَّ
	لَنَقُولَنَّ	لَنَبِيعَنَّ	لَنَخَافَنَّ

نون تاکید ثقیلہ

غائب مذکر ومؤنث	لَيُقَالَنَّ	لَيُبَاعَنَّ	لَيُخَافَنَّ
	لَيُقَالَانِّ	لَيُبَاعَانِّ	لَيُخَافَانِّ
	لَيُقَالُنَّ	لَيُبَاعُنَّ	لَيُخَافُنَّ
	لَتُقَالَنَّ	لَتُبَاعَنَّ	لَتُخَافَنَّ
	لَتُقَالَانِّ	لَتُبَاعَانِّ	لَتُخَافَانِّ
	لَيُقَلْنَانِّ	لَيُبَعْنَانِّ	لَيُخَفْنَانِّ
حاضر مذکر ومؤنث	لَتُقَالَنَّ	لَتُبَاعَنَّ	لَتُخَافَنَّ
	لَتُقَالَانِّ	لَتُبَاعَانِّ	لَتُخَافَانِّ
	لَتُقَالُنَّ	لَتُبَاعُنَّ	لَتُخَافُنَّ
	لَتُقَالِنَّ	لَتُبَاعِنَّ	لَتُخَافِنَّ
	لَتُقَالَانِّ	لَتُبَاعَانِّ	لَتُخَافَانِّ
	لَتُقَلْنَانِّ	لَتُبَعْنَانِّ	لَتُخَفْنَانِّ
متکلم مع الغیر	لَأُقَالَنَّ	لَأُبَاعَنَّ	لَأُخَافَنَّ
	لَنُقَالَنَّ	لَنُبَاعَنَّ	لَنُخَافَنَّ

مضارع بانون خفیفہ کی گردانیں

معروف کی گردان

غائب مذکر	لَيَقُوْلَنْ × لَيَقُوْلُنْ	لَيَبِيْعَنْ × لَيَبِيْعُنْ	لَيَخَافَنْ × لَيَخَافُنْ
غائب مؤنث	لَتَقُوْلَنْ × ×	لَتَبِيْعَنْ × ×	لَتَخَافَنْ × ×
مخاطب مذکر	لَتَقُوْلَنْ × لَتَقُوْلُنْ	لَتَبِيْعَنْ × لَتَبِيْعُنْ	لَتَخَافَنْ × لَتَخَافُنْ
مخاطب مؤنث	لَتَقُوْلِنْ × ×	لَتَبِيْعِنْ × ×	لَتَخَافِنْ × ×
متکلم مع الغیر	لَأَقُوْلَنْ لَنَقُوْلَنْ	لَأَبِيْعَنْ لَنَبِيْعَنْ	لَأَخَافَنْ لَنَخَافَنْ

مجہول کی گردان

غائب مذکر و مؤنث	لَيُقَالَنْ × لَيُقَالُنْ	لَيُبَاعَنْ × لَيُبَاعُنْ	لَيُخَافَنْ × لَيُخَافُنْ
	لَتُقَالَنْ × ×	لَتُبَاعَنْ × ×	لَتُخَافَنْ × ×
حاضر مذکر و مؤنث	لَتُقَالَنْ × لَتُقَالُنْ	لَتُبَاعَنْ × لَتُبَاعُنْ	لَتُخَافَنْ × لَتُخَافُنْ
	لَتُقَالِنْ × ×	لَتُبَاعِنْ × ×	لَتُخَافِنْ × ×
متکلم مع الغیر	لَأُقَالَنْ لَنُقَالَنْ	لَأُبَاعَنْ لَنُبَاعَنْ	لَأُخَافَنْ لَنُخَافَنْ

سبق نمبر ۵۲

فعل امر کی گردان

امر معروف:

				تعلیلات
مخاطب مذکر و مؤنث	قُلْ [1]	بِعْ [2]	خَفْ [3]	
	قُوْلَا	بِيْعَا	خَافَا	
	قُوْلُوْا	بِيْعُوْا	خَافُوْا	
	قُوْلِيْ	بِيْعِيْ	خَافِيْ	
	قُوْلَا	بِيْعَا	خَافَا	
	قُلْنَ [4]	بِعْنَ [5]	خَفْنَ [6]	
غائب مذکر و مؤنث	لِيَقُلْ	لِيَبِعْ	لِيَخَفْ	
	لِيَقُوْلَا	لِيَبِيْعَا	لِيَخَافَا	
	لِيَقُوْلُوْا	لِيَبِيْعُوْا	لِيَخَافُوْا	
	لِتَقُلْ	لِتَبِعْ	لِتَخَفْ	
	لِتَقُوْلَا	لِتَبِيْعَا	لِتَخَافَا	
	لِيَقُلْنَ	لِيَبِعْنَ	لِيَخَفْنَ	
متکلم مع الغیر	لِاَقُلْ	لِاَبِعْ	لِاَخَفْ	
	لِنَقُلْ	لِنَبِعْ	لِنَخَفْ	

تعلیلات:

۱ قُلْ، بِعْ اور خَفْ اصل میں اُقْوُلْ اِبْيِعْ اور اِخْوَفْ تھے، واؤ اور یٓ متحرک ماقبل حرفِ صحیح ساکن کی حرکت ماقبل کو دی بسبب متحرک ہوجانے فاء کلمہ کے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی، اسے حذف کر دیا، قُوْلْ، بِيْعْ اور خَوْفْ ہوئے اب خَوْفْ میں واؤ کا ماقبل مفتوح اس کو الف سے بدلا بسبب اجتماعِ ساکنین تینوں جگہ حرفِ علّت حذف ہو گیا (قاعدہ ۱۴، ۱۵) باقی تمام صیغوں میں اجتماعِ ساکنین نہ ہونے کی وجہ سے حرفِ علّت قائم رہا۔

۲ قُلْنَ، بِعْنَ، خَفْنَ اصل میں اُقْوُلْنَ، اِبْيِعْنَ اور اِخْوَفْنَ تھے، قاعدہ نمبر ۱۴، ۱۵ کے مطابق واؤ اور یٓ کی حرکت ماقبل کو دی اور اجتماعِ ساکنین سے حرفِ علت حذف ہو گیا، ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی، وہ بھی گر گیا، قُلْنَ، بِعْنَ اور خَفْنَ ہو گئے۔

امر مجہول

مخاطب مذکر ومؤنث	لِتُقَلْ	لِتُبَعْ	لِتُخَفْ
	لِتُقَالَا	لِتُبَاعَا	لِتُخَافَا
	لِتُقَالُوْا	لِتُبَاعُوا	لِتُخَافُوْا
	لِتُقَالِيْ	لِتُبَاعِيْ	لِتُخَافِيْ
	لِتُقَالَا	لِتُبَاعَا	لِتُخَافَا
	لِتُقَلْنَ	لِتُبَعْنَ	لِتُخَفْنَ
غائب مذکر ومؤنث	لِيُقَلْ	لِيُبَعْ	لِيُخَفْ
	لِيُقَالَا	لِيُبَاعَا	لِيُخَافَا
	لِيُقَالُوْا	لِيُبَاعُوْا	لِيُخَافُوْا
	لِتُقَلْ	لِتُبَعْ	لِتُخَفْ
	لِتُقَالَا	لِتُبَاعَا	لِتُخَافَا
	لِيُقَلْنَ	لِيُبَعْنَ	لِيُخَفْنَ
متکلم مع الغیر	لِاُقَلْ	لِاُبَعْ	لِاُخَفْ
	لِنُقَلْ	لِنُبَعْ	لِنُخَفْ

امر معروف بانونِ ثقیلہ

حاضر مذکر و مؤنث	قُوْلَنَّ قُوْلَانِّ قُوْلُنَّ	بِیْعَنَّ بِیْعَانِّ بِیْعُنَّ	خَافَنَّ خَافَانِّ خَافُنَّ
	قُوْلِنَّ قُوْلَانِّ قُلْنَانِّ	بِیْعِنَّ بِیْعَانِّ بِعْنَانِّ	خَافِنَّ خَافَانِّ خَفْنَانِّ
غائب مذکر و مؤنث	لِیَقُوْلَنَّ لِیَقُوْلَانِّ لِیَقُوْلُنَّ	لِیَبِیْعَنَّ لِیَبِیْعَانِّ لِیَبِیْعُنَّ	لِیَخَافَنَّ لِیَخَافَانِّ لِیَخَافُنَّ
	لِتَقُوْلَنَّ لِتَقُوْلَانِّ لِیَقُلْنَانِّ	لِتَبِیْعَنَّ لِتَبِیْعَانِّ لِیَبِعْنَانِّ	لِتَخَافَنَّ لِتَخَافَانِّ لِیَخَفْنَانِّ
متکلم مع الغیر	لِاَقُوْلَنَّ لِنَقُوْلَنَّ	لِاَبِیْعَنَّ لِنَبِیْعَنَّ	لِاَخَافَنَّ لِنَخَافَنَّ

نوٹ: امر بانون ثقیلہ وخفیفہ مجہول کی گردان مضارع مجہول سے پہلے لامِ مکسور اور آخر میں نون ثقیلہ وخفیفہ داخل کرکے مضارع مجہول بانونِ تاکید کی طرح کی جاتی ہیں۔ صفحہ ۸۴-۸۵-۸۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

امر با نون ثقیلہ و خفیفہ کی گردان

امر با نون خفیفہ معروف

مخاطب مذکر و مؤنث	قُوْلَنْ × قُوْلُنْ	بِیْعَنْ × بِیْعُنْ	خَافَنْ × خَافُنْ
	قُوْلِنْ × ×	بِیْعِنْ × ×	خَافِنْ × ×
غائب مذکر و مؤنث	لِیَقُوْلَنْ × لِیَقُوْلُنْ	لِیَبِیْعَنْ × لِیَبِیْعُنْ	لِیَخَافَنْ × لِیَخَافُنْ
	لِتَقُوْلَنْ × ×	لِتَبِیْعَنْ × ×	لِتَخَافَنْ × ×
متکلم مع الغیر	لِاَقُوْلَنْ لِنَقُوْلَنْ	لِاَبِیْعَنْ لِنَبِیْعَنْ	لِاَخَافَنْ لِنَخَافَنْ

امر بالنون خفیفہ مجہول

حاضر مذکر و مونث	لِتُقَالَنْ × لِتُقَالُنْ	لِتُبَاعَنْ × لِتُبَاعُنْ	لِتُخَافَنْ × لِتُخَافُنْ
	لِتُقَالِنْ × ×	لِتُبَاعِنْ × ×	لِتُخَافِنْ × ×
غائب مذکر و مونث	لِيُقَالَنْ × لِيُقَالُنْ	لِيُبَاعَنْ × لِيُبَاعُنْ	لِيُخَافَنْ × لِيُخَافُنْ
	لِتُقَالَنْ × ×	لِتُبَاعَنْ × ×	لِتُخَافَنْ × ×
متکلم مع الغیر	لِأُقَالَنْ لِنُقَالَنْ	لِأُبَاعَنْ لِنُبَاعَنْ	لِأُخَافَنْ لِنُخَافَنْ

سبق نمبر ۵۳

نہی کی گردانیں

نہی معروف

مخاطب مذکر و مؤنث	لَا تَقُلْ لَا تَقُولَا لَا تَقُولُوا	لَا تَبِعْ لَا تَبِيعَا لَا تَبِيعُوا	لَا تَخَفْ لَا تَخَافَا لَا تَخَافُوا
	لَا تَقُولِي لَا تَقُولَا لَا تَقُلْنَ	لَا تَبِيعِي لَا تَبِيعَا لَا تَبِعْنَ	لَا تَخَافِي لَا تَخَافَا لَا تَخَفْنَ
غائب مذکر و مؤنث	لَا يَقُلْ لَا يَقُولَا لَا يَقُولُوا	لَا يَبِعْ لَا يَبِيعَا لَا يَبِيعُوا	لَا يَخَفْ لَا يَخَافَا لَا يَخَافُوا
	لَا تَقُلْ لَا تَقُولَا لَا يَقُلْنَ	لَا تَبِعْ لَا تَبِيعَا لَا يَبِعْنَ	لَا تَخَفْ لَا تَخَافَا لَا يَخَفْنَ
متکلم مع الغیر	لَا أَقُلْ لَا نَقُلْ	لَا أَبِعْ لَا نَبِعْ	لَا أَخَفْ لَا نَخَفْ

نہی مجہول

مخاطب مذکر و مؤنث	لَاتُقْتَلْ	لَاتُبَعْ	لَاتُخَفْ
	لَاتُقْتَلَا	لَاتُبَاعَا	لَاتُخَافَا
	لَاتُقْتَلُوْا	لَاتُبَاعُوْا	لَاتُخَافُوْا
	لَاتُقْتَلِیْ	لَاتُبَاعِیْ	لَاتُخَافِیْ
	لَاتُقْتَلَا	لَاتُبَاعَا	لَاتُخَافَا
	لَاتُقْتَلْنَ	لَاتُبَعْنَ	لَاتُخَفْنَ
غائب مذکر و مؤنث	لَایُقْتَلْ	لَایُبَعْ	لَایُخَفْ
	لَایُقْتَلَا	لَایُبَاعَا	لَایُخَافَا
	لَایُقْتَلُوْا	لَایُبَاعُوْا	لَایُخَافُوْا
	لَاتُقْتَلْ	لَاتُبَعْ	لَاتُخَفْ
	لَاتُقْتَلَا	لَاتُبَاعَا	لَاتُخَافَا
	لَایُقْتَلْنَ	لَایُبَعْنَ	لَایُخَفْنَ
متکلم مع الغیر	لَااُقْتَلْ	لَااُبَعْ	لَااُخَفْ
	لَانُقْتَلْ	لَانُبَعْ	لَانُخَفْ

نوٹ: نہی با نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ معروف و مجہول کی گردانیں اور تعلیلات مثل مضارع مؤکد بلامِ تاکید و نون تاکید کے ہیں البتہ وہ صیغے جن سے حالتِ جزمی کی وجہ سے حرفِ علّت گر گیا ہو وہ واپس آجاتا ہے جیسے لَاتَقُلْ سے لَاتَقُوْلَنَّ وغیرہ۔

اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کی بحث

اسمِ فاعل

واوی مذکر: قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُوْنَ مؤنث قَائِلَةٌ قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٌ

یائی مذکر: بَائِعٌ بَائِعَانِ بَائِعُوْنَ مؤنث بَائِعَةٌ بَائِعَتَانِ بَائِعَاتٌ

واوی مذکر: خَائِفٌ خَائِفَانِ خَائِفُوْنَ مؤنث خَائِفَةٌ خَائِفَتَانِ خَائِفَاتٌ

نوٹ : قَائِلٌ، بَائِعٌ اور خَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ، بَايِعٌ اور خَاوِفٌ تھے، واؤ اور یٰ ثلاثی مجرد کے اسمِ فاعل کے الف کے بعد واقع ہوئیں ان کو قاعدہ نمبر ۱ کے مطابق ہمزہ سے بدلا قَائِلٌ، بَائِعٌ اور خَائِفٌ ہو گئے، یہی تعلیل تمام گردان میں جاری ہو گی۔

اسمِ مفعول

واوی مذکر: مَقُوْلٌ مَقُوْلَانِ مَقُوْلُوْنَ مؤنث مَقُوْلَةٌ مَقُوْلَتَانِ مَقُوْلَاتٌ

یائی مذکر: مَبِيْعٌ مَبِيْعَانِ مَبِيْعُوْنَ مؤنث مَبِيْعَةٌ مَبِيْعَتَانِ مَبِيْعَاتٌ

واوی مذکر: مَخُوْفٌ مَخُوْفَانِ مَخُوْفُوْنَ مؤنث مَخُوْفَةٌ مَخُوْفَتَانِ مَخُوْفَاتٌ

نوٹ : مَقُوْلٌ، مَبِيْعٌ اور مَخُوْفٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ، مَبْيُوْعٌ اور مَخْوُوْفٌ تھے، واؤ، یٰ متحرک، ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن، واؤ اور یٰ کی حرکت قاعدہ نمبر ۱۲ کے مطابق ماقبل کو دی اور یٰ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر گئی مَقُوْلٌ، مَبُوْعٌ مَخُوْفٌ ہوئے۔ اب مَبُوْعٌ میں بَ کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تاکہ واوی اور یائی میں فرق ہو جائے مَبِوْعٌ ہوا، اب واؤ ساکن ماقبل مکسور، واؤ کو یٰ سے بدلا، یہی تعلیل تمام گردان میں جاری ہو گی۔

نوٹ : اجوف یائی کے مفعول میں عام طور پر تعلیل نہیں کرتے جیسے مَدْيُوْنٌ، مَعْيُوْبٌ جبکہ اجوف واوی میں زیادہ تعلیل کرتے ہیں جیسے مَصُوْنٌ وغیرہ۔

نوٹ : اجوف ثلاثی مزید فیہ کے دس ابواب استعمال ہوتے ہیں اور ان میں سے صرف پہلے چار ابواب میں قواعد کے مطابق تغیر و تبدل ہوتا ہے، باقی ابواب کی گردانیں صحیح ابواب کی اصل کے مطابق ہوتی ہیں۔

۱۔ باب افعال ـــــــــ

واوی : إِقَامَۃٌ (کھڑا ہونا)

أَقَامَ يُقِيمُ إِقَامَةً فهو مُقِيمٌ و أُقِيمَ يُقَامُ إِقَامَةً فذاك مُقَامٌ لَمْ يُقِمْ لَمْ يُقَمْ لَا يُقِيمُ لَا يُقَامُ لَنْ يُقِيمَ لَنْ يُقَامَ لَيُقِيمَنَّ لَيُقَامَنَّ لَيُقِيمَنْ لَيُقَامَنْ۔

الامر منہ : أَقِمْ لِتُقَمْ لِيُقِمْ لِيُقَمْ۔

والنہی عنہ : لَا تُقِمْ لَا تُقَمْ لَا يُقِمْ لَا يُقَمْ۔

الظرف منہ : مُقَامٌ مُقَامَانِ مُقَامَاتٌ۔

الآلۃ منہ : مَا بِہِ الْإِقَامَۃُ۔

التفضیل منہ : أَشَدُّ إِقَامَۃً۔

فعل التعجب منہ : مَا أَشَدَّ إِقَامَۃً وَأَشْدِدْ بِإِقَامَتِہٖ

نوٹ : اصل میں أَقْوَمَ يُقْوِمُ إِقْوَامًا فهو مُقْوِمٌ الخ تھے۔

یائی : إِمَالَۃٌ (جھکانا)

أَمَالَ يُمِيلُ إِمَالَةً فهو مُمِيلٌ و أُمِيلَ يُمَالُ إِمَالَةً فذاك مُمَالٌ لَمْ يُمِلْ لَمْ يُمَلْ لَا يُمِيلُ لَا يُمَالُ لَنْ يُمِيلَ لَنْ يُمَالَ لَيُمِيلَنَّ لَيُمَالَنَّ لَيُمِيلَنْ لَيُمَالَنْ۔

الامر منہ : اَمِلْ لِتُمَلْ لِيُمِلْ لِيُمَلْ۔

والنہی عنہ : لَاتُمِلْ لَاتُمَلْ لَايُمِلْ لَايُمَلْ۔

والظرف منہ : مُمَالٌ مُمَالَانِ مُمَالَاتٌ۔

الاٰلۃ منہ : مَابِہِ الْاِمَالَۃُ۔

التفضیل منہ : اَشَدُّ اِمَالَۃً۔

فعل التعجب منہ : مَا اَشَدَّ اِمَالَۃً وَاَشْدِدْ بِاِمَالَتِہٖ۔

نوٹ : اصل میں اَمْيَلَ يُمْيِلُ اِمْيَالاً فھو مُمْيِلٌ الخ تھے۔

تمرین

واوی ۱۔ اَلْاِرَادَۃُ (ارادہ کرنا) ۲۔ اَلْاِعَانَۃُ (مدد کرنا)

یائی ۳۔ اَلْاِطَارَۃُ (اڑانا) ۴۔ اَلْاِبَاعَۃُ (بیچنا)

۲۔ استفعال

واوی : اِسْتِعَانَۃٌ (مدد چاہنا)

اِسْتَعَانَ يَسْتَعِينُ اِسْتِعَانَۃً فھو مُسْتَعِينٌ وَاُسْتُعِينَ يُسْتَعَانُ اِسْتِعَانَۃً فذاك مُسْتَعَانٌ لَمْ يَسْتَعِنْ لَمْ يُسْتَعَنْ لَايَسْتَعِينُ لَايُسْتَعَانُ لَنْ يَسْتَعِينَ لَنْ يُسْتَعَانَ لَيَسْتَعِينَنَّ لَيُسْتَعَانَنَّ لَيَسْتَعِينَنْ لَيُسْتَعَانَنْ۔

الامر منہ : اِسْتَعِنْ لِتُسْتَعَنْ لِيَسْتَعِنْ لِيُسْتَعَنْ۔

والنہی عنہ : لَاتَسْتَعِنْ لَاتُسْتَعَنْ لَايَسْتَعِنْ لَايُسْتَعَنْ۔

الظرف منہ : مُسْتَعَانٌ مُسْتَعَانَانِ مُسْتَعَانَاتٌ۔

الاٰلۃ منہ : مَابِہِ الْاِسْتِعَانَۃُ۔

التفضیل منہ : اَشَدُّ اِسْتِعَانَۃً۔

فعل التعجب منہ : مَا اَشَدَّ اِسْتِعَانَۃً وَاَشْدِدْ بِاِسْتِعَانَتِہٖ۔

یائی: اِسْتِمَالَۃٌ

اِسْتَمَالَ یَسْتَمِیْلُ اِسْتِمَالَۃً فھو مُسْتَمِیْلٌ و اُسْتُمِیْلَ یُسْتَمَالُ اِسْتِمَالَۃً فذاک مُسْتَمَالٌ لَمْ یَسْتَمِلْ لَمْ یُسْتَمَلْ لَایَسْتَمِیْلُ لَایُسْتَمَالُ لَنْ یَسْتَمِیْلَ لَنْ یُسْتَمَالَ لَیَسْتَمِیْلَنَّ لَیُسْتَمَالَنَّ لَیَسْتَمِیْلَنْ لَیُسْتَمَالَنْ۔

الامر منہ: اِسْتَمِلْ لِتُسْتَمَلْ لِیَسْتَمِلْ لِیُسْتَمَلْ۔

والنھی عنہ: لَاتَسْتَمِلْ لَاتُسْتَمَلْ لَایَسْتَمِلْ لَایُسْتَمَلْ۔

الظرف منہ: مُسْتَمَالٌ مُسْتَمَالَانِ مُسْتَمَالَاتٌ۔

الآلۃ منہ: مَابِہِ الْاِسْتِمَالَۃُ۔

التفضیل منہ: اَشَدُّ اِسْتِمَالَۃً۔

التعجب منہ: مَااَشَدَّ اِسْتِمَالَۃً و اَشْدِدْ بِاِسْتِمَالَتِہٖ۔

تمرین

۱۔اِسْتِغَاثَۃٌ (مدد چاہنا) (واوی) ۲۔اِسْتِرَاحَۃٌ (آرام حاصل کرنا) (واوی)

۳۔اِسْتِبَانَۃٌ (ظاہر کرنا) (یائی)

۳۔ باب افتعال

واوی: اِجْتِیَابٌ (جنگل عبور کرنا)

اِجْتَابَ یَجْتَابُ اِجْتِیَابًا فھو مُجْتَابٌ و اُجْتِیْبَ یُجْتَابُ اِجْتِیَابًا فذاک مُجْتَابٌ لَمْ یَجْتَبْ لَمْ یُجْتَبْ لَایَجْتَابُ لَایُجْتَابُ لَنْ یَجْتَابَ لَنْ یُجْتَابَ لَیَجْتَابَنَّ لَیُجْتَابَنَّ لَیَجْتَابَنْ لَیُجْتَابَنْ۔

الامر منہ: اِجْتَبْ لِتُجْتَبْ لِیَجْتَبْ لِیُجْتَبْ۔

والنھی عنہ: لَاتَجْتَبْ لَاتُجْتَبْ لَایَجْتَبْ لَایُجْتَبْ۔

الظرف منہ: مُجْتَابٌ مُجْتَابَانِ مُجْتَابَاتٌ۔

الآلة منه : مَابِهِ الْإِجْتِيَابُ۔

التفضيل منه : اَشَدُّ اِجْتِيَابًا۔

فعل التعجب منه : مَا اَشَدَّ اِجْتِيَابًا و اَشْدِدْ بِاِجْتِيَابٍ۔

یائی : اِخْتِيَارًا (چننا)

اِخْتَارَ يَخْتَارُ اِخْتِيَارًا فهو مُخْتَارٌ و اُخْتِيْرَ يُخْتَارُ اِخْتِيَارًا فذاك مُخْتَارٌ لَمْ يَخْتَرْ لَمْ يُخْتَرْ لَا يَخْتَارُ لَا يُخْتَارُ لَنْ يَخْتَارَ لَنْ يُخْتَارَ لَيَخْتَارَنَّ لَيُخْتَارَنَّ لَيَخْتَارَنْ لَيُخْتَارَنْ۔

الامر منه : اِخْتَرْ لِتُخْتَرْ لِيَخْتَرْ لِيُخْتَرْ۔

والنهي عنه : لَاتَخْتَرْ لَاتُخْتَرْ لَايَخْتَرْ لَايُخْتَرْ۔

الظرف منه : مُخْتَارٌ مُخْتَارَانِ مُخْتَارَاتٌ۔

والآلة منه : مَابِهِ الْاِخْتِيَارُ۔

التفضيل منه : اَشَدُّ اِخْتِيَارًا۔

فعل التعجب منه : مَا اَشَدَّ اِخْتِيَارًا و اَشْدِدْ بِاِخْتِيَارٍ۔

تمرین

واوی : اِسْتِيَاكٌ (مسواک کرنا) یائی : اِكْتِيَالٌ (ناپنا)

واوی : اِسْتِيَاقٌ (ہانکنا)

۴۔ انفعال

واوی : اِنْقِيَادٌ (فرمانبردار ہونا)

اِنْقَادَ يَنْقَادُ اِنْقِيَادًا فهو مُنْقَادٌ و اُنْقِيْدَ يُنْقَادُ اِنْقِيَادًا فذاك مُنْقَادٌ لَمْ يَنْقَدْ لَمْ يُنْقَدْ لَا يَنْقَادُ لَا يُنْقَادُ لَنْ يَنْقَادَ لَنْ يُنْقَادَ لَيَنْقَادَنَّ لَيُنْقَادَنَّ لَيَنْقَادَنْ لَيُنْقَادَنْ۔

الامر منہ : اِنْقَدْ لِيُنْقَدْ بِكَ لِيَنْقَدْ لِيُنْقَدْ بِہٖ۔

والنہی عنہ : لَاتَنْقَدْ لَايُنْقَدْ بِكَ لَايَنْقَدْ لَايُنْقَدْ بِہٖ۔

الظرف منہ : مُنْقَادٌ مُنْقَادَانِ مُنْقَادَاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَابِہِ الْاِنْقِيَادُ۔

التفضیل منہ : اَشَدُّ اِنْقِيَادًا۔

فعل التعجب منہ : مَا اَشَدَّ انْقِيَادًا و اَشْدِدْ بِانْقِيَادِہٖ۔

یائی : اِنْقِيَاضٌ (گرنا)

اِنْقَاضَ يَنْقَاضُ اِنْقِيَاضًا فھو مُنْقَاضٌ و اُنْقِيْضَ بِہٖ يُنْقَاضُ بِہٖ اِنْقِيَاضًا فذاك مُنْقَاضٌ بِہٖ لَمْ يَنْقَضْ لَمْ يُنْقَضْ بِہٖ لَا يَنْقَاضُ لَا يُنْقَاضُ بِہٖ لَنْ يَنْقَاضَ لَنْ يُنْقَاضَ بِہٖ لَيَنْقَاضَنَّ لَيُنْقَاضَنَّ بِہٖ لَيَنْقَاضَنْ لَيُنْقَاضَنْ بِہٖ۔

الامر منہ : اِنْقَضْ لِيُنْقَضْ بِكَ لِيَنْقَضْ لِيُنْقَضْ بِہٖ۔

والنہی عنہ : لَاتَنْقَضْ لَايُنْقَضْ بِكَ لَايَنْقَضْ لَايُنْقَضْ بِہٖ۔

الظرف منہ : مُنْقَاضٌ مُنْقَاضَانِ مُنْقَاضَاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَابِہِ الْاِنْقِيَاضُ۔

افعل التفضیل منہ : اَشَدُّ اِنْقِيَاضًا۔

فعل التعجب منہ : مَا اَشَدَّ انْقِيَاضًا و اَشْدِدْ بِانْقِيَاضِہٖ۔

نوٹ : مذکورہ ابواب کے اسم فاعل، اسمِ مفعول اور اسمِ ظرف ہم شکل ہیں مگر اصل میں اسمِ فاعل بکسرِ عین اور اسمِ مفعول و اسمِ ظرف بفتحِ عین آتے ہیں۔

تمرین

۱۔ اِنْضِيَاعٌ (تیزی سے لوٹنا) ۲۔ اِنْقِيَامٌ (گرنا) ۳۔ اِنْقِيَاسٌ (ماپنا)

سبق نمبر ۵۵

نوٹ: اجوف کے وہ چھ ابواب جن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، ان کی گردانیں صحیح کی مثل ہوتی ہیں، درج ذیل ہیں:-

۵۔ تفعیل اَلتَّجْوِیْزُ (روا رکھنا)

جَوَّزَ یُجَوِّزُ تَجْوِیْزًا فھو مُجَوِّزٌ و جُوِّزَ یُجَوَّزُ تَجْوِیْزًا فذاک مُجَوَّزٌ لَمْ یُجَوِّزْ لَمْ یُجَوَّزْ لَا یُجَوِّزُ لَا یُجَوَّزُ لَنْ یُجَوِّزَ لَنْ یُجَوَّزَ لَیُجَوِّزَنَّ لَیُجَوَّزَنَّ لَیُجَوِّزَنْ لَیُجَوَّزَنْ۔

الامر منہ: جَوِّزْ لِتُجَوَّزْ لِیُجَوِّزْ لِیُجَوَّزْ۔

والنھی عنہ: لَا تُجَوِّزْ لَا تُجَوَّزْ لَا یُجَوِّزْ لَا یُجَوَّزْ۔

الظرف منہ: مُجَوَّزٌ مُجَوَّزَانِ مُجَوَّزَاتٌ۔

والآلۃ منہ: مَا بِہِ التَّجْوِیْزُ۔

التفضیل منہ: اَشَدُّ تَجْوِیْزًا

۶۔ تفعّل اَلتَّقَوُّلُ (افتراء باندھنا)

تَقَوَّلَ یَتَقَوَّلُ تَقَوُّلًا فھو مُتَقَوِّلٌ و تُقُوِّلَ یُتَقَوَّلُ تَقَوُّلًا فذاک مُتَقَوَّلٌ لَمْ یَتَقَوَّلْ لَمْ یُتَقَوَّلْ لَا یَتَقَوَّلُ لَا یُتَقَوَّلُ لَنْ یَتَقَوَّلَ لَنْ یُتَقَوَّلَ لَیَتَقَوَّلَنَّ لَیُتَقَوَّلَنَّ لَیَتَقَوَّلَنْ لَیُتَقَوَّلَنْ۔

الامر منہ: تَقَوَّلْ لِتُتَقَوَّلْ لِیَتَقَوَّلْ لِیُتَقَوَّلْ۔

والنھی عنہ: لَا تَتَقَوَّلْ لَا تُتَقَوَّلْ لَا یَتَقَوَّلْ لَا یُتَقَوَّلْ۔

الظرف منہ: مُتَقَوَّلٌ مُتَقَوَّلَانِ مُتَقَوَّلَاتٌ۔

والآلۃ منہ: مَا بِہِ التَّقَوُّلُ۔

التفضیل منہ : اَشَدُّ تَقَوُّلاً۔

۷۔ مفاعلہ اَلْمُعَاوَنَۃُ (باہم مدد کرنا)

عَاوَنَ یُعَاوِنُ مُعَاوَنَۃً فَھُوَ مُعَاوِنٌ وَ عُوْوِنَ یُعَاوَنُ مُعَاوَنَۃً فَذَاکَ مُعَاوَنٌ لَمْ یُعَاوِنْ لَمْ یُعَاوَنْ لَایُعَاوِنُ لَایُعَاوَنُ لَنْ یُعَاوِنَ لَنْ یُعَاوَنَ لَیُعَاوِنَنَّ لَیُعَاوَنَنَّ لَیُعَاوِنَنْ لَیُعَاوَنَنْ۔

الامر منہ : عَاوِنْ لِتُعَاوَنْ لِیُعَاوِنْ لِیُعَاوَنْ۔

والنہی عنہ : لَاتُعَاوِنْ لَاتُعَاوَنْ لَایُعَاوِنْ لَایُعَاوَنْ۔

الظرف منہ : مُعَاوَنٌ مُعَاوَنَانِ مُعَاوَنَاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَابِہِ الْمُعَاوَنَۃُ۔

التفضیل منہ : اَشَدُّ مُعَاوَنَۃً۔

۸۔ تفاعل اَلتَّنَاوُلُ (پکڑنا)

تَنَاوَلَ یَتَنَاوَلُ تَنَاوُلاً فَھُوَ مُتَنَاوِلٌ وَ تُنُوْوِلَ یُتَنَاوَلُ تَنَاوُلاً فَذَاکَ مُتَنَاوَلٌ لَمْ یَتَنَاوَلْ لَمْ یُتَنَاوَلْ لَایَتَنَاوَلُ لَایُتَنَاوَلُ لَنْ یَتَنَاوَلَ لَنْ یُتَنَاوَلَ لَیَتَنَاوَلَنَّ لَیُتَنَاوَلَنَّ لَیَتَنَاوَلَنْ لَیُتَنَاوَلَنْ۔

الامر منہ : تَنَاوَلْ لِتُتَنَاوَلْ لِیَتَنَاوَلْ لِیُتَنَاوَلْ۔

والنہی عنہ : لَاتَتَنَاوَلْ لَاتُتَنَاوَلْ لَایَتَنَاوَلْ لَایُتَنَاوَلْ۔

الظرف منہ : مُتَنَاوَلٌ مُتَنَاوَلَانِ مُتَنَاوَلَاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَابِہِ التَّنَاوُلُ۔

التفضیل منہ : اَشَدُّ تَنَاوُلاً

۹۔ افعلال اِسْوِدَادٌ (سیاہ ہونا)

اِسْوَدَّ یَسْوَدُّ اِسْوِدَادًا فَھُوَ مُسْوَدٌّ وَاُسْوُدَّ بِہٖ یُسْوَدُّ بِہٖ اِسْوِدَادًا فَذَاکَ مُسْوَدٌّ بِہٖ لَمْ یَسْوَدَّ لَمْ یَسْوَدِدْ لَمْ یُسْوَدَّ

لَمْ يُسْوَدِدْ بِهٖ لَا يَسْوَدُّ لَا يُسْوَدُّ بِهٖ لَنْ يَسْوَدَّ لَنْ يُسْوَدَّ لَيَسْوَدَّنَّ

لَيُسْوَدَّنَّ بِهٖ لَيَسْوَدَّنْ لَيُسْوَدَّنْ بِهٖ

الامر منہ: اِسْوَدَّ اِسْوَدِدْ لِيُسْوَدَّ بِكَ لِيُسْوَدَدْ بِكَ لِيَسْوَدَّ لِيَسْوَدِدْ

لِيُسْوَدَّ بِهٖ لِيُسْوَدَدْ بِهٖ۔

والنہی عنہ: لَا تَسْوَدَّ لَا تَسْوَدِدْ لَا يُسْوَدَّ بِكَ لَا يُسْوَدَدْ بِكَ لَا يَسْوَدَّ

لَا يَسْوَدِدْ لَا يُسْوَدَّ بِهٖ لَا يُسْوَدَدْ بِهٖ

الظرف منہ: مُسْوَدٌّ مُسْوَدَّانِ مُسْوَدَّاتٌ۔

والآلۃ منہ: مَا بِہِ الْاِسْوِدَادُ۔

التفضیل منہ: اَشَدُّ اِسْوِدَادًا۔

۱۰۔ افعیلال اِسْوِيدَادٌ (سیاہ ہونا)

اِسْوَادَّ يَسْوَادُّ اِسْوِيدَادًا فهو مُسْوَادٌّ و اُسْوُوْدَّ بِهٖ

يُسْوَادُّ بِهٖ اِسْوِيدَادًا فذاك مُسْوَادٌّ بِهٖ لَمْ يَسْوَادَّ

لَمْ يَسْوَادِدْ لَمْ يُسْوَادَّ بِهٖ لَمْ يُسْوَادَدْ بِهٖ لَا يَسْوَادُّ

لَا يُسْوَادُّ بِهٖ لَنْ يَسْوَادَّ. لَنْ يُسْوَادَّ بِهٖ لَيَسْوَادَّنَّ لَيُسْوَادَّنَّ بِهٖ

لَيَسْوَادَّنْ لَيُسْوَادَّنْ بِهٖ۔

الامر منہ: اِسْوَادَّ اِسْوَادِدْ لِيُسْوَادَّ بِكَ لِيُسْوَادَدْ بِكَ لِيَسْوَادَّ

لِيَسْوَادِدْ لِيُسْوَادَّ لِيُسْوَادَدْ بِهٖ۔

والنہی عنہ: لَا تَسْوَادَّ لَا تَسْوَادِدْ لَا يُسْوَادَّ بِكَ لَا يُسْوَادَدْ بِكَ

لَا يَسْوَادَّ لَا يَسْوَادِدْ لَا يُسْوَادَّ لَا يُسْوَادَدْ بِهٖ۔

الظرف منہ: مُسْوَادٌّ مُسْوَادَّانِ مُسْوَادَّاتٌ۔

والآلۃ منہ: مَا بِہِ الْاِسْوِيدَادُ۔

التفضیل منہ: اَشَدُّ اِسْوِيدَادًا۔

فعل التعجب منہ: مَا اَشَدَّ سُوِيدَادًا و اَشْدِدْ بِاِسْوِيدَادِهٖ۔

۱۔ طُلْنَ ، طِحْنَ کیا صیغے ہیں اور ان میں ف کلمے کی حرکت کے اختلاف کا کیا سبب ہے جب کہ دونوں واوی ہیں۔

۲۔ مَعِیْبٌ ، مَبِیْعٌ ، مَیِّتٌ کی اصل کیا ہے اور کیا ان میں تعلیل نہ کرنا بھی جائز ہے ؟

۳۔ طُوْلٌ سے باب افعال کے مضارع معروف اور صَوْمٌ سے نفی جحد بلم معروف کی گردان لکھیں۔

۴۔ اِسْتِغَاثَۃٌ ، اِطَارَۃٌ ، یُسْتَعَانُ ، مُقَامٌ کیا صیغے ہیں اور اصل میں کیا تھے موجودہ شکل کس کس قاعدہ سے بنی ؟

۵۔ درج ذیل فقرات میں جو اسماء اور افعال اجوف کے ہیں ، ان کے اصل اور صیغے بتائیں۔

(۱) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ (بے شک اللہ تعالےٰ کسی قوم کی حالت کو تبدیل نہیں فرماتا یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو نہ بدل لیں۔

(۲) زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوَاتِ (خواہشات کی محبت لوگوں کے لئے خوبصورت بنادی گئی)

(۳) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ (یقینا اللہ تعالےٰ نیکی کرنوالوں کا اجر ضائع نہیں کرے گا)

(۴) اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (نماز قائم کرو)

(۵) اِنْ جَاءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا (اگر تمہارے پاس فاسق کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو۔)

(۶) اِبْیَضَّتْ عَیْنَاہُ (اس کی دونوں آنکھیں سفید ہوگئیں)

(۷) يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِيْ (اے اللہ کے بندو میری امداد کرو)

(۸) وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی امداد کرو)

(۹) وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (سرکشی اور گناہ پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو)

(۱۰) مندرجہ ذیل صیغے اور ان کے اصل بتائیں :-

لَاتُغِثْ اَغَاثُوْا تُخَبِّطِيْنَ بِيْعُوْا لَمْ تُجِيْبُوْا طِرْتُ

صُمْنَ قِيْلُوْا مَكَانٌ يَكَادُ اِتَّمَانَ اِسْتَكْتُ اِسْتَفَادَنَا

مِتُّ تَنْدَاحِيْنَ لَنْ يَقُمْنَ اِشْتَارَ الْعَسَلَ يَشْتَارُهُ۔

سبق نمبر ۵۶

ناقص کا بیان

ناقص وہ کلمہ ہے جس کا لام کلمہ حرفِ علّت (و ، ا ، ی) ہو، اگر لام کلمہ میں واؤ ہو تو ناقص واوی جیسے رَخُوَ ، یؔ ہو تو ناقص یائی جیسے خَشِیَ ، الف ہو تو ناقص الفی کہتے ہیں جیسے دَعَا ، رَمٰی۔

حرفِ علّت کے لام کلمہ میں آنے کی وجہ سے جو ثقل پیدا ہوتا ہے اس کو دور کرنے کے قواعد حسبِ ذیل ہیں :۔

قاعدہ نمبر ۲۰۔ جب لام کلمہ میں واؤ کسرہ کے بعد واقع ہو تو یؔ سے بدل جاتی ہے جیسے رَضِیَ ، دُعِیَ اصل میں رَضِوَ اور دُعِوَ تھے۔

قاعدہ نمبر ۲۱۔ جو واؤ لام کلمہ میں تیسری جگہ ہو اور بسبب زیادتی چوتھی یا اس سے زائد جگہ پر چلی جائے اور اس کا ماقبل مفتوح ہو تو یؔ سے بدل جاتی ہے اور یؔ ماقبل مفتوح کو الف سے بدل دیا جاتا ہے جیسے اَعْلٰی ، اِسْتَعْلٰی ، یَرْضٰی اصل میں اَعْلَوَ اِسْتَعْلَوَ اور یَرْضَوُ تھے ، واؤ کو یؔ سے بدلا اور یؔ کو الف سے ، اگر اجتماعِ ساکنین ہوجائے تو الف بھی حذف ہوجاتا ہے جیسے اَعْلَوْ ، اِسْتَعْلَوْ ، یَرْضَوْنَ۔

قاعدہ نمبر ۲۲ : جب لام کلمہ میں یؔ مضموم ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو اس کے بعد واؤ جمع ہو تو اس کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیتے ہیں اور یؔ کو اجتماعِ ساکنین سے حذف کر دیتے ہیں جیسے خَشُوا ، رَمُوْا اور یَرْمُوْنَ اصل میں خَشِیُوْا رَمِیُوْا اور یَرْمِیُوْنَ تھے۔

قاعدہ نمبر ۲۳ ، جب لام کلمہ میں واؤ یا یؔ مضموم ہو اور ان کا ماقبل بھی مضموم یا مکسور ہو تو ان کی حرکت کو حذف کرتے ہیں بشرطیکہ ان کے بعد واؤِ جمع یا یائے مخاطبہ نہ ہو جیسے یَدْعُوْ یَرْمِیْ ، اَلرَّامِیْ اصل میں یَدْعُوُ ، یَرْمِیُ اور اَلرَّامِیُ تھے۔

قاعدہ نمبر ۲۴ : جب لام کلمہ میں واؤ مضموم اور اس کے بعد واؤ جمع ہو تو اس کی حرکت کو حذف کر دیتے ہیں واؤ اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے جیسے یَدْعُوْنَ ، یَسْرُوْنَ اصل میں یَدْعُوُوْنَ اور یَسْرُوُوْنَ تھے۔

قاعدہ نمبر ۲۵ : جب لام کلمہ میں واؤ مکسور ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو اس کے بعد یائے مخاطبہ تو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں اور واؤ بعد کسرہ کے یاء سے بدل جاتی ہے اور یَ اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے جیسے تَدْعِیْنَ ، تَسْرِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ اور تَسْرُوِیْنَ تھے۔

قاعدہ نمبر ۲۶ : جب لام کلمہ میں یَ مکسور ہو اور اس کا ماقبل بھی مکسور ہو ، اس کے بعد یائے مخاطبہ ہو تو اس کے کسرہ کو حذف کر دیتے ہیں اور یَ کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیتے ہیں جیسے تَرْمِیْنَ ، تُخْفِیْنَ اصل میں تَرْمِیِیْنَ اور تُخْفِیِیْنَ تھے۔

قاعدہ نمبر ۲۷[1] : جب واؤ اور یَ ایک کلمہ میں جمع ہوں ، ان میں سے اوّل ساکن ہو تو واؤ کو یَ سے بدل کر یَ میں ادغام کر دیتے ہیں ، اگر ماقبل مضموم ہو تو یَ کی مناسبت سے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں جیسے مَرْمِیٌّ ، عَلِیٌّ ، سَیِّدٌ اصل میں مَرْمُوْیٌ ، عَلِیْوٌ اور سَیْوِدٌ تھے۔

قاعدہ نمبر ۲۸ : جب اسم فاعل کے لام کلمہ کی جگہ واؤ یا یَ ماقبل مکسور آجائیں تو واؤ کو یَ سے بدل دیتے ہیں ، اب یَ پر ضمہ دشوار اس کو حذف کرتے ہیں ، اگر وہ کلمہ منوّن ہو تو یَ اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے جیسے دَاعٍ ، رَامٍ اصل میں دَاعِوٌ

---

[1] اس قاعدے میں شرائطِ ذیل کا لحاظ رکھنا ضروری ہے :

۱۔ واؤ اور یَ کا اجتماع لازمی ہو۔

۲۔ وہ کلمہ صفتِ مشبہ افعل کی تصغیر نہ ہو جیسے اُسَیْوِدٌ تصغیر اَسْوَدُ۔

۳۔ ادغام کرنے سے التباس لازم نہ آئے جیسے اَیْوَمٌ۔

۴۔ ان میں سے پہلا حرف کسی دوسرے حرف سے بدل کر نہ آیا ہو جیسے دِیْوَانٌ اصل میں دِوْوَانٌ تھے۔

اور رَاعِیٌ تھے اور اگر معرف باللام ہو تو یٰ قائم رہتی ہے جیسے اَلرَّامِیُ، اَلدَّاعِیُ اصل میں اَلرَّامِیُ اور اَلدَّاعِوُ تھے۔

نوٹ

لام کلمہ میں یٰ متحرک ماقبل مضموم کو واؤ سے بدل دیتے ہیں جیسے نَھُوَ، یَکْنُوُ اصل میں نَھُیَ اور یَکْنُیُ تھے۔

سبق نمبر ۵

ابوابِ ناقص کا بیان

نوٹ : ناقص واوی اور یائی سے عموماً ثلاثی مجرد کے درجِ ذیل پانچ ابواب آتے ہیں۔

باب	ناقص واوی	ناقص یائی
۱۔ نَصَرَ يَنْصُرُ	دَعَا يَدْعُوْ دَعْوَةً (بلانا)	كَنٰى يَكْنُوْ كِنَايَةً (خفیہ بات کرنا)
۲۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ	جَثَا يَجْثِيْ جُثُوًّا (گھٹنوں کے بل بیٹھنا)	رَمٰى يَرْمِيْ رَمْيًا (پھینکنا)
۳۔ سَمِعَ يَسْمَعُ	رَضِيَ يَرْضٰى رِضْوَانًا (خوش ہونا)	رَقِيَ يَرْقٰى رُقِيًّا (ترقی کرنا)
۴۔ فَتَحَ يَفْتَحُ	مَحٰى يَمْحٰى مَحْوًا (مٹانا)	سَعٰى يَسْعٰى سَعْيًا (کوشش کرنا)
۵۔ كَرُمَ يَكْرُمُ	رَخُوَ يَرْخُوْ رَخَاءً (نرم ہونا)	نَهُوَ يَنْهُوْ نِهَايَةً (کمالِ عقل کو پہنچنا)

صرفِ صغیر

۱۔ نَصَرَ يَنْصُرُ از دَعْوَةٌ

دَعَا يَدْعُوْ دَعْوَةً وَ دُعَاءً فَهُوَ دَاعٍ وَ دُعِيَ يُدْعٰى دَعْوَةً فَذَاكَ مَدْعُوٌّ لَمْ يَدْعُ لَمْ يُدْعَ لَا يَدْعُوْ لَا يُدْعٰى لَنْ يَدْعُوَ لَنْ يُدْعٰى لَيَدْعُوَنَّ لَيُدْعَيَنَّ لَيَدْعُوَنْ لَيُدْعَيَنْ۔

الامر منہ : اُدْعُ لِتُدْعَ لِيَدْعُ لِيُدْعَ۔

والنہی عنہ : لَاتَدْعُ لَاتُدْعَ لَايَدْعُ لَايُدْعَ۔

والظرف منہ : مَدْعًى مَدْعَيَانِ مَدَاعٍ۔

والآلۃ منہ : (i) مِدْعًى مِدْعَيَانِ مَدَاعٍ۔

(ii) مِدْعَاةٌ مِدْعَاتَانِ مَدَاعٍ۔

(iii) مِدْعَاءٌ مِدْعَاءَانِ مَدَاعِيُ۔

افعل التفضيل منہ (مذکر) اَدْعٰى اَدْعَيَانِ اَدْعَوْنَ اَدَاعٍ۔

(مؤنث) دُعْيٰى دُعْيَيَانِ دُعْيَيَاتٌ دُعًى۔

۲۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ از رَمْيٌ

رَمٰى يَرْمِيْ رَمْيًا فهو رَامٍ و رُمِيَ يُرْمٰى رَمْيًا فذاك مَرْمِيٌّ لَمْ يَرْمِ لَمْ يُرْمَ لَايَرْمِيْ لَايُرْمٰى لَنْ يَرْمِيَ لَنْ يُرْمٰى لَيَرْمِيَنَّ لَيُرْمَيَنَّ لَيَرْمِيَنْ لَيُرْمَيَنْ۔

الامر منہ : اِرْمِ لِتُرْمَ لِيَرْمِ لِيُرْمَ۔

النہی عنہ : لَاتَرْمِ لَاتُرْمَ لَايَرْمِ لَايُرْمَ۔

الظرف منہ : مَرْمًى مَرْمَيَانِ مَرَامٍ۔

والآلۃ منہ : (i) مِرْمًى مِرْمَيَانِ مَرَامٍ۔

(ii) مِرْمَاةٌ مِرْمَاتَانِ مَرَامٍ۔

(iii) مِرْمَاءٌ مِرْمَاءَانِ مَرَامِيُّ۔

افعل التفضيل منہ (مذکر) اَرْمٰى اَرْمَيَانِ اَرْمَوْنَ اَرَامٍ۔

(مؤنث) رُمْيٰى رُمْيَيَانِ رُمْيَيَاتٌ رُمًى۔

نوٹ : مِدْعًى، مِرْمًى اصل میں مِدْعَوٌ اور مِرْمَيٌ تھے مِدْعَوٌ میں قاعدہ نمبر ۲۱ کے مطابق واؤ کو چوتھی جگہ ہونے کی وجہ سے یٰ سے بدلا، پھر یٰ ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا اور الف اجتماع ساکنین سے حذف ہوا۔

مِدْعَاةٌ، مِرْمَاةٌ اصل میں مِدْعَوَةٌ، مِرْمَيَةٌ تھے، قاعدہ نمبر ۲۱ کے مطابق ان کو الف سے بدلا۔

مَدَاعٍ، مَرَامٍ اصل میں مَدَاعِوُ، مَرَامِيُ تھے، پہلے میں واؤ کو یٓ سے بدلا، اب دونوں جگہ یٓ کے ضمہ کو حذف کرکے یٓ کو اجتماع ساکنین سے گرادیا (قاعدہ نمبر)

نوٹ: کَنٰی یَکْنُوْ اصل میں کَنَیَ یَکْنُیُ تھا، پہلے میں یٓ کو الف سے بدلا اور دوسرے میں یٓ بعد ضمہ کے واؤ سے بدل دی، باقی تمام گردان دَعَا یَدْعُوْ کی طرح ہے

نوٹ: جَثَا یَجْثِیْ اصل میں جَثَوَ یَجْثِوُ تھے، پہلے میں واؤ الف سے اور دوسرے میں واؤ اخیر کلمہ میں بعد کسرہ کے واقع ہو کر یٓ سے بدل گئی۔ باقی تمام گردان رَمٰی یَرْمِیْ کی طرح ہے۔

سبق نمبر ۵۸

فعلِ ماضی معروف کی گردان

	واوی	یائی
غائب مذکر و مؤنث	دَعَا (۱)	رَمٰی (۱)
	دَعَوَا (۲)	رَمَیَا (۲)
	دَعَوْا (۳)	رَمَوْا (۳)
	دَعَتْ	رَمَتْ
	دَعَتَا (۴)	رَمَتَا (۴)
	دَعَوْنَ (۵)	رَمَیْنَ (۵)
حاضر مذکر و مؤنث	دَعَوْتَ	رَمَیْتَ
	دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا
	دَعَوْتُمْ	رَمَیْتُمْ
	دَعَوْتِ	رَمَیْتِ
	دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا
	دَعَوْتُنَّ	رَمَیْتُنَّ
متکلم مع الغیر	دَعَوْتُ	رَمَیْتُ
	دَعَوْنَا	رَمَیْنَا

تعلیلات

۱ دَعَا، رَمٰی اصل میں دَعَوَ، رَمَیَ تھے، واوٗ اور ی متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا (قاعدہ نمبر ۱۱)

۲ یہ دونوں اپنے اصل پر ہیں۔

۳ یہ اصل میں دَعَوُوْا، رَمَیُوْا تھے، واوٗ ی الف سے بدل گئیں اور الف اجتماعِ ساکنین سے حذف ہو گیا۔ (قاعدہ نمبر ۱۱)

۴ دَعَتَا اور رَمَتَا میں تا ساکن کے حکم میں ہے اس لئے الف حذف ہوا۔

۵ یہ اپنے اصل پر ہیں بروزن نَصَرْنَ ضَرَبْنَ۔

علاوہ ازیں تمام صیغے اپنے اصل پر ہیں۔

ماضی مجہول کی گردان

	واوی	یائی
غائب مذکر و مؤنث	دُعِیَ ۱؎	رُمِیَ
	دُعِیَا	رُمِیَا
	دُعُوْا ۲؎	رُمُوْا
	دُعِیَتْ	رُمِیَتْ
	دُعِیَتَا	رُمِیَتَا
	دُعِیْنَ	رُمِیْنَ
مخاطب مذکر و مؤنث	دُعِیْتَ	رُمِیْتَ
	دُعِیْتُمَا	رُمِیْتُمَا
	دُعِیْتُمْ	رُمِیْتُمْ
	دُعِیْتِ	رُمِیْتِ
	دُعِیْتُمَا	رُمِیْتُمَا
	دُعِیْتُنَّ	رُمِیْتُنَّ
متکلم مع الغیر	دُعِیْتُ	رُمِیْتُ
	دُعِیْنَا	رُمِیْنَا

تعلیل

۱؎ دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا، قاعدہ نمبر ۲۰ کے مطابق واؤ طرفِ کلمہ میں واقع ہو کر کسرہ کے بعد یٰ ہو گئی۔

۲؎ اصل میں دُعِوُوْا، رُمِیُوْا تھے۔ دُعِوُوْا میں مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق واؤ، یٰ سے بدل گئی۔ اب دونوں جگہ لام کلمہ میں یٰ مضموم ماقبل مکسور کا ضمہ ماقبل کو دیکر اسے گرا دیا۔

(قاعدہ نمبر ۲۲)

دُعِیَ کے تمام صیغوں میں واؤ، یٰ سے بدل گئی اور رُمِیَ کے تمام صیغے سوائے رُمُوْا کے اپنے اصل پر ہیں۔

نوٹ: کسی کلمہ کا واوی اور یائی ہونا، اس کے مضارع اور مصدر سے عموماً معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ماضی ناقص الفی کا مضارع بنایا جائے یا اس کا مصدر ذکر کیا جائے تو کلمہ اپنے اصل کی طرف لوٹ جاتا ہے جیسے دَعَا یَدْعُوْ دَعْوَۃً اور سَعٰی یَسْعٰی سَعْیًا۔

سبق نمبر ۵۹

مضارع معروف کی گردان

	واوی	یائی	تعلیل
غائب مذکر و مؤنث	یَدْعُوْ	یَرْمِیْ	اصل میں یَدْعُوُ اور یَرْمِیُ تھے ضمہ واؤ، ی پر دشوار تھا، اسے حذف کیا (قاعدہ نمبر ۲۳)
	یَدْعُوَانِ ۱	یَرْمِیَانِ	۱ یہ دونوں اپنے اصل پر ہیں۔
	یَدْعُوْنَ ۲	یَرْمُوْنَ	۲ اصل میں یَدْعُوُوْنَ اور یَرْمِیُوْنَ تھے ضمہ واؤ، ی پر دشوار تھا یَدْعُوُوْنَ میں اسے حذف کیا (قاعدہ نمبر ۲۴) اور یَرْمِیُوْنَ میں ی کی حرکت ماقبل کو دی (قاعدہ نمبر ۲۲) اب واؤ اور ی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا۔
	تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	
	تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	
	یَدْعُوْنَ ۳	یَرْمِیْنَ	۳ یہ اپنے اصل پر ہیں بروزن یَنْصُرْنَ یَضْرِبْنَ۔
مخاطب مذکر و مؤنث	تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	
	تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	
	تَدْعُوْنَ ۴	تَرْمُوْنَ	۴ ان دونوں کی تعلیل اور اصل مثل یَدْعُوْنَ اور یَرْمُوْنَ کے ہے۔
	تَدْعِیْنَ ۵	تَرْمِیْنَ	۵ اصل میں تَدْعُوِیْنَ، تَرْمِیِیْنَ تھے کسرہ واؤ ی پر دشوار تھا پہلے میں نقل کرکے ماقبل کو دیا (قاعدہ نمبر ۲۵) اب واؤ ساکن ماقبل مکسور کو ی سے بدلا اور دوسرے میں ی کا کسرہ گرا دیا پھر ی اجتماع ساکنین سے گر گئی
	تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	
	تَدْعُوْنَ ۶	تَرْمِیْنَ	۶ یہ اپنے اصل پر ہیں
متکلم واحد و جمع	اَدْعُوْ ۷	اَرْمِیْ	۷ ان کی تعلیل یَدْعُوْ یَرْمِیْ واحد مذکر غائب کی طرح ہے۔
	نَدْعُوْ	نَرْمِیْ	

مضارع مجہول کی گردان

	واوی	یائی	تعلیل
غائب مذکر و مؤنث	یُدْعٰی	یُرْمٰی	اصل میں یُدْعَوُ اور یُرْمَیُ تھے، پہلے میں واؤ تیسری جگہ تھی، زیادتی کے سبب چوتھی جگہ ہو گئی، اسے ی سے بدلا، اب دونوں جگہ ی متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا (قاعدہ نمبر ۲)
	یُدْعَیَانِ	یُرْمَیَانِ	باقی تمام گردان میں جہاں لام کلمہ میں چوتھی جگہ واؤ ہو اور اس کے ماقبل کی حرکت مخالف ہو تو اس کو ی سے بدل دیتے ہیں اور ی ماقبل مفتوح کو الف سے بدل دیتے ہیں اور جہاں اجتماع ساکنین ہو وہاں الف کو حذف کر دیتے ہیں (قاعدہ نمبر ۲)
	یُدْعَوْنَ	یُرْمَوْنَ	البتہ تثنیہ جمع مؤنث غائب و مخاطب کے صیغوں میں ی الف سے نہیں بدلتی بلکہ اپنی حالت پر قائم رہتی ہے۔
	تُدْعٰی	تُرْمٰی	
	تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	
	یُدْعَیْنَ	یُرْمَیْنَ	
مخاطب مذکر و مؤنث	تُدْعٰی	تُرْمٰی	
	تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	
	تُدْعَوْنَ	تُرْمَوْنَ	
	تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	
	تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	
	تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	
متکلم واحد و جمع	اُدْعٰی	اُرْمٰی	
	نُدْعٰی	نُرْمٰی	

سبق نمبر ۲۶

صرفِ صغیر از باب سَمِعَ یَسْمَعُ وَ فَتَحَ یَفْتَحُ

۳۔ سَمِعَ یَسْمَعُ از رِضْوَانٌ (خوش ہونا)

رَضِیَ یَرْضٰی رِضْوَانًا فھو رَاضٍ و رُضِیَ یُرْضٰی رِضْوَانًا
فذاك مَرْضِیٌّ لَمْ یَرْضَ لَمْ یُرْضَ لَا یَرْضٰی لَا یُرْضٰی
لَنْ یَرْضٰی لَنْ یُرْضٰی لَیَرْضَیَنَّ لَیُرْضَیَنَّ لَیَرْضَیَنْ لَیُرْضَیَنْ۔

الامر منہ : اِرْضَ لِتُرْضَ لِیَرْضَ لِیُرْضَ۔

النھی عنہ : لَا تَرْضَ لَا تُرْضَ لَا یَرْضَ لَا یُرْضَ۔

الظرف منہ : مَرْضًی مَرْضَیَانِ مَرَاضٍ و مُرَیْضٍ۔

والاٰلۃ منہ : (i) مِرْضًی مِرْضَیَانِ مَرَاضٍ و مُرَیْضٍ۔

(ii) مِرْضَاۃٌ مِرْضَاتَانِ مَرَاضٍ و مُرَیْضٍ۔

(iii) مِرْضَاءٌ مِرْضَاءَانِ مَرَاضِیُّ (مَرَاضِیُو) و مُرَیْضِیٌّ۔

افعل التفضیل منہ مذکر : اَرْضٰی اَرْضَیَانِ اَرْضَوْنَ اَرَاضٍ و اُرَیْضٍ۔

مؤنث : رُضْیٰی رُضْیَیَانِ رُضْیَیَاتٌ رُضًی و رُضِیٌّ۔

۴۔ فَتَحَ یَفْتَحُ از سَعْیٌ (کوشش کرنا)

سَعٰی یَسْعٰی سَعْیًا فھو سَاعٍ و سُعِیَ یُسْعٰی سَعْیًا
فذاك مَسْعِیٌّ لَمْ یَسْعَ لَمْ یُسْعَ لَا یَسْعٰی لَا یُسْعٰی لَنْ یَسْعٰی
لَنْ یُسْعٰی لَیَسْعَیَنَّ لَیُسْعَیَنَّ لَیَسْعَیَنْ لَیُسْعَیَنْ۔

الامر منہ : اِسْعَ لِتُسْعَ لِیَسْعَ لِیُسْعَ۔

النھی عنہ : لَا تَسْعَ لَا تُسْعَ لَا یَسْعَ لَا یُسْعَ۔

الظرف منہ : مَسْعًی مَسْعَیَانِ مَسَاعٍ و مُسَیْعٍ۔

والاٰلۃ منہ (i) مِسْعًی مِسْعَیَانِ مَسَاعٍ و مُسَیْعٍ

(ii) مِسْعَاةٌ مِسْعَاتَانِ مَسَاعٍ و مُسَيْعٍ۔

(iii) مِسْعَاءٌ مِسْعَاءَانِ مَسَاعِيُّ و مُسَيْعِيٌّ۔

افعل التفضیل منہ (مذکر) أَسْعٰی أَسْعَيَانِ أَسْعَوْنَ أَسَاعٍ و أُسَيْعٍ۔

(المونث) سُعْيٰی سُعْيَيَانِ سُعْيَيَاتٌ سُعًى و سُعَيًّ۔

نوٹ: اسم آلہ اور اسم ظرف کے صیغے اصل میں مَرْضَوٌ اور مِرْضَوٌ تھے، قاعدہ نمبر ۲۱ کے مطابق واؤ کو یٓ سے بدلا اور یٓ ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا اور الف اجتماع ساکنین (الف، نون تنوین) سے حذف ہو گیا، اسی طرح مِرْضَاةٌ اور مِرْضَاءٌ اصل میں مِرْضَوَةٌ اور مِرْضَاوٌ تھے، قاعدہ نمبر ۱۲ کے مطابق پہلے واؤ کو یٓ سے بدلا، اب مِرْضَيَةٌ میں یٓ کو الف سے بدلا اور مِرْضَايٌ میں یٓ طرفِ کلمہ میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی، اسے ہمزہ سے بدلا (قاعدہ نمبر ۲۹)

نوٹ: سَعٰی کی گردان اور تعلیل رَمٰی کی طرح ہے اور یَسْعٰی اور اس کے علاوہ اس کے تمام افعال اور مشتقات کی گردان اور تعلیل یَرْضٰی اور اس کے مشتقات کی طرح ہوتی ہے۔

سبق نمبر ۶۱

ماضی کی گردان

	ماضی معروف	ماضی مجہول	تعلیل
غائب مذکر و مؤنث	رَضِیَ [له]	رُضِیَ	
	رَضِیَا	رُضِیَا	رَضِیَ اور رُضِیَ اصل میں رَضِوَ اور رُضِوَ تھے، واؤ طرفِ کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہوئی، اسے ی سے بدلا (قاعدہ نمبر ۲۰)
	رَضُوْا [له]	رُضُوْا	
	رَضِیَتْ	رُضِیَتْ	
	رَضِیَتَا	رُضِیَتَا	له اصل میں رَضِوُوْا اور رُضِوُوْا تھے، قاعدہ نمبر ۲۰ کے مطابق واؤ کو ی سے بدلا، اب ی پر ضمہ دشوار تھا قاعدہ نمبر ۲۲ کے مطابق ماقبل کو دیا اور ی اجتماعِ ساکنین سے گر گئی۔
	رَضِیْنَ	رُضِیْنَ	
حاضر مذکر و مؤنث	رَضِیْتَ	رُضِیْتَ	
	رَضِیْتُمَا	رُضِیْتُمَا	باقی تمام گردان میں واؤ کو ی سے بدلا۔
	رَضِیْتُمْ	رُضِیْتُمْ	
	رَضِیْتِ	رُضِیْتِ	
	رَضِیْتُمَا	رُضِیْتُمَا	
	رَضِیْتُنَّ	رُضِیْتُنَّ	
متکلم مع الغیر	رَضِیْتُ	رُضِیْتُ	
	رَضِیْنَا	رُضِیْنَا	

مضارع کی گردان

	معروف	مجہول
غائب مذکر و مؤنث	یَرْضٰی ۱	یُرْضٰی
	یَرْضَیَانِ	یُرْضَیَانِ
	یَرْضَوْنَ ۲	یُرْضَوْنَ
	تَرْضٰی	تُرْضٰی
	تَرْضَیَانِ	تُرْضَیَانِ
	یَرْضَیْنَ	یُرْضَیْنَ
حاضر مذکر و مؤنث	تَرْضٰی	تُرْضٰی
	تَرْضَیَانِ	تُرْضَیَانِ
	تَرْضَوْنَ ۳	تُرْضَوْنَ
	تَرْضَیْنَ	تُرْضَیْنَ
	تَرْضَیَانِ	تُرْضَیَانِ
	تَرْضَیْنَ	تُرْضَیْنَ
متکلم واحد و جمع	اَرْضٰی	اُرْضٰی
	نَرْضٰی	نُرْضٰی

تعلیل

۱ اصل میں یَرْضَوُ اور یُرْضَوُ تھے، واؤ تیسری جگہ تھی، علامت مضارع کی زیادتی کی وجہ سے چوتھی جگہ ہو گئی، حرکتِ ماقبل مخالف تھی اس لئے واؤ کو ی سے بدلا اور ی ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا (قاعدہ نمبر ۲۴)

۲ اصل میں یَرْضَوُوْنَ اور یُرْضَوُوْنَ تھے، واؤ کو ی سے بدلا، ی ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا اور الف اجتماع ساکنین سے حذف ہوا۔

۳ ان کا اصل اور تعلیل جمع مذکر غائب کی طرح ہے۔

۴ یہ دونوں اصل میں تَرْضَوِیْنَ اور تُرْضَوِیْنَ تھے، قاعدہ نمبر ۲۱ کے مطابق موجودہ شکل بنی، باقی تمام صیغوں میں واؤ کو ی سے بدلا۔

سبق نمبر ۶۲

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف

	ناقص واوی	ناقص یائی	ناقص واوی
غائب مذکر و مؤنث	لَنْ يَّدْعُوَ	لَنْ يَّرْمِيَ	لَنْ يَّرْضٰى
	لَنْ يَّدْعُوَا	لَنْ يَّرْمِيَا	لَنْ يَّرْضَيَا
	لَنْ يَّدْعُوْا	لَنْ يَّرْمُوْا	لَنْ يَّرْضَوْا
	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَرْضٰى
	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا
	لَنْ يَّدْعُوْنَ	لَنْ يَّرْمِيْنَ	لَنْ يَّرْضَيْنَ
مخاطب مذکر و مؤنث	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَرْضٰى
	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا
	لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَرْضَوْا
	لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَرْضَيْ
	لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَرْضَيَا
	لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَرْضَيْنَ
متکلم واحد و جمع	لَنْ اَدْعُوَ	لَنْ اَرْمِيَ	لَنْ اَرْضٰى
	لَنْ نَّدْعُوَ	لَنْ نَّرْمِيَ	لَنْ نَّرْضٰى

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف

	واوی	یائی	واوی
غائب مذکر و مؤنث	لَمْ یَدْعُ	لَمْ یَرْمِ	لَمْ یَرْضَ
	لَمْ یَدْعُوَا	لَمْ یَرْمِیَا	لَمْ یَرْضَیَا
	لَمْ یَدْعُوْا	لَمْ یَرْمُوْا	لَمْ یَرْضَوْا
	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِیَا	لَمْ تَرْضَیَا
	لَمْ یَدْعُوْنَ	لَمْ یَرْمِیْنَ	لَمْ یَرْضَوْنَ
مخاطب مذکر و مؤنث	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِیَا	لَمْ تَرْضَیَا
	لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَرْضَوْا
	لَمْ تَدْعِیْ	لَمْ تَرْمِیْ	لَمْ تَرْضَیْ
	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِیَا	لَمْ تَرْضَیَا
	لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِیْنَ	لَمْ تَرْضَیْنَ
متکلم واحد و جمع	لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ	لَمْ اَرْضَ
	لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَرْضَ

نوٹ : مضارع مجہول پر لَنْ لگانے سے نفی تاکید بلن مجہول کے صیغے بنتے ہیں جیسے
لَنْ یُدْعٰی لَنْ یُرْمٰی لَنْ یُرْضٰی تا آخر
اور نونِ اعرابی گر جاتا ہے۔

نوٹ : مضارع مجہول سے پہلے لَمْ لگانے سے نفی جحد بلم مجہول کے صیغے بنتے ہیں اور واحد کے صیغوں کے آخر سے حرفِ علت گر جاتا ہے جیسے لَمْ یُدْعَ لَمْ یُرْمَ لَمْ یُرْضَ اور نونِ اعرابی بھی گر جاتا ہے۔ تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں میں واؤ اور یٓ واپس آجاتی ہیں۔

سبق نمبر ۶۳

مضارع مؤکد بانون تاکید ثقیلہ و خفیفہ معروف کی گردان

نون ثقیلہ معروف	نون خفیفہ معروف	نون ثقیلہ معروف	نون خفیفہ معروف	نون ثقیلہ معروف	نون خفیفہ معروف
لَيَدْعُوَنَّ	لَيَدْعُوَنْ	لَيَرْمِيَنَّ	لَيَرْمِيَنْ	لَيَرْضَيَنَّ	لَيَرْضَيَنْ
لَيَدْعُوَانِّ	×	لَيَرْمِيَانِّ	×	لَيَرْضَيَانِّ	×
لَيَدْعُنَّ [1]	لَيَدْعُنْ [1]	لَيَرْمُنَّ [3]	لَيَرْمُنْ [3]	لَيَرْضَوُنَّ [5]	لَيَرْضَوُنْ
لَتَدْعُوَنَّ	لَتَدْعُوَنْ	لَتَرْمِيَنَّ	لَتَرْمِيَنْ	لَتَرْضَيَنَّ	لَتَرْضَيَنْ
لَتَدْعُوَانِّ	×	لَتَرْمِيَانِّ	×	لَتَرْضَيَانِّ	×
لَيَدْعُوْنَانِّ	×	لَيَرْمِيْنَانِّ	×	لَيَرْضَيْنَانِّ	×
لَتَدْعُوَنَّ	لَتَدْعُوَنْ	لَتَرْمِيَنَّ	لَتَرْمِيَنْ	لَتَرْضَيَنَّ	لَتَرْضَيَنْ
لَتَدْعُوَانِّ	×	لَتَرْمِيَانِّ	×	لَتَرْضَيَانِّ	×
لَتَدْعُنَّ	لَتَدْعُنْ	لَتَرْمُنَّ	لَتَرْمُنْ	لَتَرْضَوُنَّ	لَتَرْضَوُنْ
لَتَدْعِنَّ [2]	لَتَدْعِنْ [2]	لَتَرْمِنَّ [4]	لَتَرْمِنْ [4]	لَتَرْضَيِنَّ	لَتَرْضَيِنْ
لَتَدْعُوَانِّ	×	لَتَرْمِيَانِّ	×	لَتَرْضَيَانِّ	×
لَتَدْعُوْنَانِّ	×	لَتَرْمِيْنَانِّ	×	لَتَرْضَيْنَانِّ	×
لَأَدْعُوَنَّ	لَأَدْعُوَنْ	لَأَرْمِيَنَّ	لَأَرْمِيَنْ	لَأَرْضَيَنَّ	لَأَرْضَيَنْ
لَنَدْعُوَنَّ	لَنَدْعُوَنْ	لَنَرْمِيَنَّ	لَنَرْمِيَنْ	لَنَرْضَيَنَّ	لَنَرْضَيَنْ

[1] اصل میں لَيَدْعُوُنَّ تھا، واو پر ضمہ دشوار تھا، حذف کیا، واو اجتماع ساکنین سے گر گئی، لَتَدْعُنَّ بھی مثل لَيَدْعُنَّ کے ہے، اور یونہی لَيَدْعُنْ اور لَتَدْعُنْ بھی ہیں۔

[2] اصل میں لَتَدْعُوِنَّ تھا، کسرہ واو پر دشوار تھا، نقل کر کے ماقبل کو دیا، واو اجتماع ساکنین سے حذف ہو گئی۔

[3] لَيَرْمُنَّ اور لَتَرْمُنَّ اصل میں لَيَرْمِيُنَّ اور لَتَرْمِيُنَّ تھے ضمہ ی پر دشوار تھا، قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق ی کی حرکت ماقبل کو دیکر اجتماع ساکنین سے گرایا۔

[4] اصل میں لَتَرْمِيِنَّ اور لَتَرْمِيِنْ تھے، کسرہ ی پر دشوار حذف کیا اور ی اجتماع ساکنین سے گر گئی۔

[5] اصل میں لَتَرْضَيُوْنَّ تھے واو کو گرا دیا، قاعدہ نمبر ۱۲ اور ی الف سے بدل کر اجتماع ساکنین سے گر گئی، واو جمع کو ضمہ دیا۔

[6] لَتَرْضَيِنَّ میں مذکورہ قاعدہ کے مطابق لام کلمہ گرنے کے بعد یائے مخاطبہ کو کسرہ دیا۔

نون ثقیلہ مجہول	نون خفیفہ مجہول	نون ثقیلہ مجہول	نون خفیفہ مجہول	نون ثقیلہ مجہول	نون خفیفہ مجہول
لَیُدْعَیَنَّ	لَیُدْعَیَنْ	لَیُرْمَیَنَّ	لَیُرْمَیَنْ	لَیُرْضَیَنَّ	لَیُرْضَیَنْ
لَیُدْعَیَانِّ	×	لَیُرْمَیَانِّ	×	لَیُرْضَیَانِّ	×
لَیُدْعَوُنَّ	لَیُدْعَوُنْ	لَیُرْمَوُنَّ	لَیُرْمَوُنْ	لَیُرْضَوُنَّ	لَیُرْضَوُنْ
لَتُدْعَیَنَّ	لَتُدْعَیَنْ	لَتُرْمَیَنَّ	لَتُرْمَیَنْ	لَتُرْضَیَنَّ	لَتُرْضَیَنْ
لَتُدْعَیَانِّ	×	لَتُرْمَیَانِّ	×	لَتُرْضَیَانِّ	×
لَیُدْعَیْنَانِّ	×	لَیُرْمَیْنَانِّ	×	لَتُرْضَیْنَانِّ	×
لَتُدْعَیَنَّ	لَتُدْعَیَنْ	لَتُرْمَیَنَّ	لَتُرْمَیَنْ	لَتُرْضَیَنَّ	لَتُرْضَیَنْ
لَتُدْعَیَانِّ	×	لَتُرْمَیَانِّ	×	لَتُرْضَیَانِّ	×
لَتُدْعَوُنَّ	لَتُدْعَوُنْ	لَتُرْمَوُنَّ	لَتُرْمَوُنْ	لَتُرْضَوُنَّ	لَتُرْضَوُنْ
لَتُدْعَیِنَّ	لَتُدْعَیِنْ	لَتُرْمَیِنَّ	لَتُرْمَیِنْ	لَتُرْضَیِنَّ	لَتُرْضَیِنْ
لَتُدْعَیَانِّ	×	لَتُرْمَیَانِّ	×	لَتُرْضَیَانِّ	×
لَتُدْعَیْنَانِّ	×	لَتُرْمَیْنَانِّ	×	لَتُرْضَیْنَانِّ	×
لَأُدْعَیَنَّ	لَأُدْعَیَنْ	لَأُرْمَیَنَّ	لَأُرْمَیَنْ	لَأُرْضَیَنَّ	لَأُرْضَیَنْ
لَنُدْعَیَنَّ	لَنُدْعَیَنْ	لَنُرْمَیَنَّ	لَنُرْمَیَنْ	لَنُرْضَیَنَّ	لَنُرْضَیَنْ

سبق نمبر ٦٤

امر، نہی، اسمِ فاعل اور مفعول کی گردان

امر معروف	نہی معروف	امر معروف	نہی معروف	امر معروف	نہی معروف
اُدْعُ	لَاتَدْعُ	اِرْمِ	لَاتَرْمِ	اِرْضَ	لَاتَرْضَ
اُدْعُوَا	لَاتَدْعُوَا	اِرْمِيَا	لَاتَرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَاتَرْضَيَا
اُدْعُوْا	لَاتَدْعُوْا	اِرْمُوْا	لَاتَرْمُوْا	اِرْضَوْا	لَاتَرْضَوْا
اُدْعِيْ	لَاتَدْعِيْ	اِرْمِيْ	لَاتَرْمِيْ	اِرْضَيْ	لَاتَرْضَيْ
اُدْعُوَا	لَاتَدْعُوَا	اِرْمِيَا	لَاتَرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَاتَرْضَيَا
اُدْعُوْنَ	لَاتَدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	لَاتَرْمِيْنَ	اِرْضَيْنَ	لَاتَرْضَيْنَ
لِيَدْعُ	لَايَدْعُ	لِيَرْمِ	لَايَرْمِ	لِيَرْضَ	لَايَرْضَ
لِيَدْعُوَا	لَايَدْعُوَا	لِيَرْمِيَا	لَايَرْمِيَا	لِيَرْضَيَا	لَايَرْضَيَا
لِيَدْعُوْا	لَايَدْعُوْا	لِيَرْمُوْا	لَايَرْمُوْا	لِيَرْضَوْا	لَايَرْضَوْا
لِتَدْعُ	لَاتَدْعُ	لِتَرْمِ	لَاتَرْمِ	لِتَرْضَ	لَاتَرْضَ
لِتَدْعُوَا	لَاتَدْعُوَا	لِتَرْمِيَا	لَاتَرْمِيَا	لِتَرْضَيَا	لَاتَرْضَيَا
لِيَدْعُوْنَ	لَايَدْعُوْنَ	لِيَرْمِيْنَ	لَايَرْمِيْنَ	لِيَرْضَيْنَ	لَايَرْضَيْنَ
لِاَدْعُ	لَااَدْعُ	لِاَرْمِ	لَااَرْمِ	لِاَرْضَ	لَااَرْضَ
لِنَدْعُ	لَانَدْعُ	لِنَرْمِ	لَانَرْمِ	لِنَرْضَ	لَانَرْضَ

اسمِ فاعل			اسمِ مفعول		
واوی	یائی	واوی	واوی	یائی	واوی
دَاعٍ	رَامٍ	رَاضٍ	مَدْعُوٌّ	مَرْمِیٌّ	مَرْضِیٌّ
دَاعِیَانِ	رَامِیَانِ	رَاضِیَانِ	مَدْعُوَّانِ	مَرْمِیَّانِ	مَرْضِیَّانِ
دَاعُوْنَ	رَامُوْنَ	رَاضُوْنَ	مَدْعُوُّوْنَ	مَرْمِیُّوْنَ	مَرْضِیُّوْنَ
دَاعِیَةٌ	رَامِیَةٌ	رَاضِیَةٌ	مَدْعُوَّةٌ	مَرْمِیَّةٌ	مَرْضِیَّةٌ
دَاعِیَتَانِ	رَامِیَتَانِ	رَاضِیَتَانِ	مَدْعُوَّتَانِ	مَرْمِیَّتَانِ	مَرْضِیَّتَانِ
دَاعِیَاتٌ	رَامِیَاتٌ	رَاضِیَاتٌ	مَدْعُوَّاتٌ	مَرْمِیَّاتٌ	مَرْضِیَّاتٌ

نوٹ: دَاعٍ، رَامٍ، رَاضٍ اصل میں دَاعِوٌ، رَامِیٌ اور رَاضِوٌ تھے دَاعِوٌ اور رَاضِوٌ میں واؤ طرف کلمہ میں بعد کسرہ کے یٰ ہوگئی (قاعدہ نمبر ۲۸) ضمہ یٰ پر دشوار تھا تینوں جگہ سے گرادیا، اب یٰ اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے، یٰ کو اجتماعِ ساکنین سے گرادیا، باقی صیغوں میں واؤ یٰ سے بدل گئی۔

نوٹ: اصل میں مَدْعُوْوٌ، مَرْمُوْیٌ اور مَرْضُوْوٌ تھے مَدْعُوْوٌ میں دو واؤ اکٹھے ہوئے اوّل ساکن تھا دوسرے میں ادغام کیا، مَرْضُوْوٌ میں یہاں ماضی مضارع اور اسم فاعل کی طرح واؤ یٰ سے بدل گئی، مَرْضُوْیٌ ہوا، اب مَرْمُوْیٌ اور مَرْضُوْیٌ میں واؤ اور یٰ اکٹھے ہوئے، پہلا ساکن واؤ کو یٰ سے بدلا اور یٰ میں ادغام کیا، اب ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مَرْضِیٌّ اور مَرْمِیٌّ ہوا (قاعدہ نمبر ۲۷)

سبق نمبر ۶۵

لفیف کا بیان

لفیف کی تعریف لفیف وہ کلمہ ہے جس کے دو حروفِ اصلیہ حروفِ علّت ہوں جیسے وَلِیَ، یَوْمٌ۔

اس کی دو قسمیں ہیں :۔

۱۔ لفیف مفروق : جس کا فاء اور لام کلمہ حرفِ علّت ہوں جیسے وَقٰی، وَحْیٌ۔

۲۔ لفیف مقرون : جس کا عین و لام کلمہ حرفِ علّت ہوں جیسے طَوٰی، قَوِیَ۔

قواعدِ لفیف کی تفصیل

لفیف مفروق ہو یا مقرون دونوں کے لام کلمہ کی تعلیل رَمٰی یَرْمِیْ اور رَضِیَ یَرْضٰی کی طرح ہوتی ہے جبکہ لفیف مفروق کے فاء کلمہ کی جگہ اگر واؤ ہو تو اس کا حال وَعَدَ یَعِدُ جیسا ہوتا ہے اور لفیف مقرون کے عین کلمہ میں تعلیل بالکل نہیں ہوتی۔

لفیف مفروق کے ابواب

لفیف مفروق صرف تین بابوں سے آتا ہے :

باب	ماضی	مضارع	مصدر
۱۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے	وَقٰی	یَقِیْ	وِقَایَۃً (بچانا)
۲۔ حَسِبَ یَحْسِبُ جیسے	وَلِیَ	یَلِیْ	وَلَایَۃً، وَلْیًا (نزدیک ہونا)
۳۔ سَمِعَ یَسْمَعُ جیسے	وَجِیَ	یَوْجٰی	وَجًی (سُم کا گھسنا)

۱۔ صرفِ صغیر از وِقَایَۃٌ

وَقٰی یَقِیْ وِقَایَۃً فھو وَاقٍ و وُقِیَ یُوْقٰی وِقَایَۃً فذاك مَوْقِیٌّ

لَمْ يَقِ لَمْ يُوْقَ لَايَقِيْ لَايُوْقٰى لَنْ يَّقِيَ لَنْ يُّوْقٰى

لَيَقِيَنَّ لَيُوْقَيَنَّ لَيَقِيَنْ لَيُوْقَيَنْ۔

الامر منہ: قِ لِتُوْقَ لِيَقِ لِيُوْقَ۔

والنہی عنہ: لَاتَقِ لَاتُوْقَ لَايَقِ لَايُوْقَ۔ الظرف منہ: مَوْقٍ مَوْقَيَانِ مَوَاقٍ۔

والآلۃ منہ: (۱) مِيْقًى مِيْقَيَانِ مَوَاقٍ۔

(۲) مِيْقَاةٌ مِيْقَاتَانِ مَوَاقٍ۔

(۳) مِيْقَاءٌ مِيْقَاءَانِ مَوَاقِيُ۔

افعل التفضیل منہ: (مذکر) اَوْقٰى اَوْقَيَانِ اَوْقَوْنَ اَوَاقٍ۔

(مؤنث) وُقْيٰى وُقْيَيَانِ وُقْيَيَاتٌ وُقًى۔

۲۔ صرف صغیر از وَلْيٌ۔

وَلِيَ يَلِيْ وَلْيًا فهو وَالٍ و وُلِيَ يُوْلٰى وَلْيًا فذاك مَوْلِيٌّ

لَمْ يَلِ لَمْ يُوْلَ لَايَلِيْ لَايُوْلٰى لَنْ يَّلِيَ لَنْ يُّوْلٰى لَيَلِيَنَّ

لَيُوْلَيَنَّ لَيَلِيَنْ لَيُوْلَيَنْ۔

الامر منہ: لِ لِتُوْلَ لِيَلِ لِيُوْلَ۔

والنہی عنہ: لَاتَلِ لَاتُوْلَ لَايَلِ لَايُوْلَ۔

الظرف منہ: مَوْلًى مَوْلَيَانِ مَوَالٍ۔

والآلۃ منہ: (i) مِيْلًى مِيْلَيَانِ مَوَالٍ۔

(ii) مِيْلَاةٌ مِيْلَاتَانِ مَوَالٍ۔

(iii) مِيْلَاءٌ مِيْلَاءَانِ مَوَالِيُ۔

افعل التفضیل منہ (مذکر) اَوْلٰى اَوْلَيَانِ اَوْلَوْنَ اَوَالٍ۔

(مؤنث) وُلْيٰى وُلْيَيَانِ وُلْيَيَاتٌ وُلًى

۳۔ صرف صغیر از وَجْيٌ۔

وَجِيَ يَوْجٰى وَجْيًا فهو وَاجٍ و وُجِيَ يُوْجٰى وَجْيًا

فذاك مَوْجِيٌّ بِہٖ لَمْ يُوجَ لَمْ يُوجَ بِہٖ لَا يَوْجٰی لَا يُوجٰی بِہٖ
لَنْ يَوْجٰی لَنْ يُوجٰی بِہٖ لَيَوْجَيَنَّ لَيُوجَيَنَّ بِہٖ لَيَوْجَيَنْ
لَيُوجَيَنْ بِہٖ۔

الامر منہ : اِيْجَ لِيُوجَ بِكَ لِيَوْجَ لِيُوجَ بِہٖ

والنہی عنہ : لَاتَوْجَ لَايُوجَ بِكَ لَايَوْجَ لَايُوجَ بِہٖ۔

والظرف منہ : مَوْجًى مَوْجَيَانِ مَوَاجٍ۔

والآلۃ منہ : (i) مِيْجًى مِيْجَيَانِ مَوَاجٍ۔

(ii) مِيْجَاةٌ مِيْجَاتَانِ مَوَاجٍ۔

(iii) مِيْجَاءٌ مِيْجَاءَانِ مَوَاجِيُّ۔

افعل التفضيل منہ (مذکر) اَوْجٰی اَوْجَيَانِ اَوْجَوْنَ اَوَاجٍ۔

(مؤنث) وُجْيٰی وُجْيَيَانِ وُجْيَيَاتٌ وُجًی۔

لفیف مقرون کے ابواب

باب	ماضی	مضارع	مصدر
ضَرَبَ يَضْرِبُ	طَوٰی	يَطْوِیْ	طَيًّا (لپیٹنا)
سَمِعَ يَسْمَعُ	قَوِیَ	يَقْوٰی	قُوَّةً (مضبوط ہونا)

۴۔ صرف صغیر از طیٌّ۔

طَوٰی يَطْوِیْ طَيًّا فهو طَاوٍ و طُوِیَ يُطْوٰی طَيًّا
فذاك مَطْوِيٌّ لَمْ يَطْوِ لَمْ يُطْوَ لَا يَطْوِیْ لَا يُطْوٰی
لَنْ يَطْوِیَ لَنْ يُطْوٰی لَيَطْوِيَنَّ لَيُطْوَيَنَّ لَيَطْوِيَنْ لَيُطْوَيَنْ۔

الامر منہ : اِطْوِ لِتُطْوَ لِيَطْوِ لِيُطْوَ

والنہی عنہ : لَاتَطْوِ لَاتُطْوَ لَايَطْوِ لَايُطْوَ۔

الظرف منہ : مَطْوًی مَطْوَیَانِ مَطَاوٍ۔

والآلۃ منہ : (i) مِطْوًی مِطْوَیَانِ مَطَاوٍ۔

(ii) مِطْوَاۃٌ مِطْوَاتَانِ مَطَاوٍ۔

(iii) مِطْوَاءٌ مِطْوَاءَانِ مَطَاوِیُ۔

افعل التفضیل منہ : (مذکر) اَطْوٰی اَطْوَیَانِ اَطْوَوْنَ اَطَاوٍ۔

(مؤنث) طُوْیٰ طُوْیَیَانِ طُوْیَیَاتٌ طُوًی

نوٹ : اس باب کی تمام گردانیں اور ان میں قواعد کا اجراء رَمٰی یَرْمِیْ کی طرح ہے۔

۵۔ صرف صغیر از قُوَّۃٌ

قَوِیَ یَقْوٰی قُوَّۃً فھو قَوِیٌّ۔ و قُوِیَ بِہٖ یُقْوٰی بِہٖ قُوَّۃً فذاک مَقْوِیٌّ بِہٖ لَمْ یَقْوَ لَمْ یُقْوَ بِہٖ لَا یَقْوٰی لَا یُقْوٰی بِہٖ لَنْ یَقْوٰی لَنْ یُقْوٰی بِہٖ لَیَقْوَیَنَّ لَیُقْوَیَنَّ بِہٖ لَیَقْوَیَنْ لَیُقْوَیَنْ بِہٖ۔

الامر منہ : اِقْوَ لِیُقْوَ بِکَ لِیَقْوَ لِیُقْوَ بِہٖ۔

والنھی عنہ : لَا تَقْوَ لَا یُقْوَ بِکَ لَا یَقْوَ لَا یُقْوَ بِہٖ۔

الظرف منہ : مَقْوًی مَقْوَیَانِ مَقَاوٍ۔

والآلۃ منہ : (i) مِقْوًی مِقْوَیَانِ مَقَاوٍ۔

(ii) مِقْوَاۃٌ مِقْوَاتَانِ مَقَاوٍ۔

(iii) مِقْوَاءٌ مِقْوَاءَانِ مَقَاوِیُ۔

افعل التفضیل منہ : (مذکر) اَقْوٰی اَقْوَیَانِ اَقْوَوْنَ اَقَاوٍ۔

(مؤنث) قُوْیٰ قُوْیَیَانِ قُوْیَیَاتٌ قُوًی۔

نوٹ : اس باب کی تمام گردانیں اور ان میں قواعد کا اجراء رَضِیَ یَرْضٰی کی طرح ہے۔

سبق نمبر ۶۶

ابواب لفیف کی گردانیں

ماضی معروف	ماضی مجہول	ماضی معروف	ماضی مجہول
وَقٰى	وُقِيَ	وَجِيَ	وُجِيَ بِهٖ
وَقَيَا	وُقِيَا	وَجِيَا	وُجِيَ بِهِمَا
وَقَوْا	وُقُوْا	وَجُوْا	وُجِيَ بِهِمْ
وَقَتْ	وُقِيَتْ	وَجِيَتْ	وُجِيَ بِهَا
وَقَتَا	وُقِيَتَا	وَجِيَتَا	وُجِيَ بِهِمَا
وَقَيْنَ	وُقِيْنَ	وَجِيْنَ	وُجِيَ بِهِنَّ
وَقَيْتَ	وُقِيْتَ	وَجِيْتَ	وُجِيَ بِكَ
وَقَيْتُمَا	وُقِيْتُمَا	وَجِيْتُمَا	وُجِيَ بِكُمَا
وَقَيْتُمْ	وُقِيْتُمْ	وَجِيْتُمْ	وُجِيَ بِكُمْ
وَقَيْتِ	وُقِيْتِ	وَجِيْتِ	وُجِيَ بِكِ
وَقَيْتُمَا	وُقِيْتُمَا	وَجِيْتُمَا	وُجِيَ بِكُمَا
وَقَيْتُنَّ	وُقِيْتُنَّ	وَجِيْتُنَّ	وُجِيَ بِكُنَّ
وَقَيْتُ	وُقِيْتُ	وَجِيْتُ	وُجِيَ بِيْ
وَقَيْنَا	وُقِيْنَا	وَجِيْنَا	وُجِيَ بِنَا

نوٹ: باب وَقٰى يَقِيْ کے فاء کلمہ کی تعلیل وَعَدَ يَعِدُ، لام کلمہ کی تعلیل رَمٰى يَرْمِيْ کی طرح ہے اور باب وَجِيَ يَوْجٰى کی رَضِيَ يَرْضٰى کی طرح ہے۔

مضارع معروف	مضارع مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول
يَقِي ۱؎	يُوقَى	يَوْجَى	يُوجَى بِهِ
يَقِيَانِ	يُوقَيَانِ	يَوْجَيَانِ	يُوجَى بِهِمَا
يَقُونَ	يُوقَوْنَ	يَوْجَوْنَ	يُوجَى بِهِمْ
تَقِي	تُوقَى	تَوْجَى	يُوجَى بِهَا
تَقِيَانِ	تُوقَيَانِ	تَوْجَيَانِ	يُوجَى بِهِمَا
يَقِينَ	يُوقَيْنَ	يَوْجَيْنَ	يُوجَى بِهِنَّ
تَقِي	تُوقَى	تَوْجَى	يُوجَى بِكَ
تَقِيَانِ	تُوقَيَانِ	تَوْجَيَانِ	يُوجَى بِكُمَا
تَقُونَ	تُوقَوْنَ	تَوْجَوْنَ	يُوجَى بِكُمْ
تَقِينَ	تُوقَيْنَ	تَوْجَيْنَ	يُوجَى بِكِ
تَقِيَانِ	تُوقَيَانِ	تَوْجَيَانِ	يُوجَى بِكُمَا
تَقِينَ	تُوقَيْنَ	تَوْجَيْنَ	يُوجَى بِكُنَّ
أَقِي	أُوقَى	أَوْجَى	يُوجَى بِي
نَقِي	نُوقَى	نَوْجَى	يُوجَى بِنَا

۱؎ اصل میں يَوْقِيُ تھا، واو علامت مضارع مفتوح اور کسرہ مین کے درمیان واقع ہو کر حذف ہوئی اور ضمہ ی پر دشوار تھا اسے بھی حذف کر دیا۔

مضارع مؤکّد بانون ثقیلہ وخفیفہ معروف ومجہول اور امر کی گردانیں

نون ثقیلہ معروف	نون ثقیلہ مجہول	نون خفیفہ معروف	نون خفیفہ مجہول
لَیَقِیَنَّ	لَیُوْقَیَنَّ	لَیَقِیَنْ	لَیُوْقَیَنْ
لَیَقِیَانِّ	لَیُوْقَیَانِّ	×	×
لَیَقُنَّ	لَیُوْقَوُنَّ	لَیَقُنْ	لَیُوْقَوُنْ
لَتَقِیَنَّ	لَتُوْقَیَنَّ	لَتَقِیَنْ	لَتُوْقَیَنْ
لَتَقِیَانِّ	لَتُوْقَیَانِّ	×	×
لَیَقِیْنَانِّ	لَیُوْقَیْنَانِّ	×	×
لَتَقِیَنَّ	لَتُوْقَیَنَّ	لَتَقِیَنْ	لَتُوْقَیَنْ
لَتَقِیَانِّ	لَتُوْقَیَانِّ	×	×
لَتَقُنَّ	لَتُوْقَوُنَّ	لَتَقُنْ	لَتُوْقَوُنْ
لَتَقِنَّ	لَتُوْقَیِنَّ	لَتَقِنْ	لَتُوْقَیِنْ
لَتَقِیَانِّ	لَتُوْقَیَانِّ	×	×
لَتَقِیْنَانِّ	لَتُوْقَیْنَانِّ	×	×
لَاَقِیَنَّ	لَاُوْقَیَنَّ	لَاَقِیَنْ	لَاُوْقَیَنْ
لَنَقِیَنَّ	لَنُوْقَیَنَّ	لَنَقِیَنْ	لَنُوْقَیَنْ

امر بانون خفیفہ معروف	امر بانون ثقیلہ معروف	امر معروف
قِیَنْ	قِیَنَّ	قِ [1]
×	قِیَانِّ	قِیَا
قُنْ	قُنَّ	قُوْا
قِنْ	قِنَّ	قِیْ
×	قِیَانِّ	قِیَا
×	قِیْنَانِّ	قِیْنَ
لِیَقِیَنْ	لِیَقِیَنَّ	لِیَقِ
×	لِیَقِیَانِّ	لِیَقِیَا
لِیَقُنْ	لِیَقُنَّ	لِیَقُوْا
لِتَقِیَنْ	لِتَقِیَنَّ	لِتَقِ
×	لِتَقِیَانِّ	لِتَقِیَا
×	لِیَقِیْنَانِّ	لِیَقِیْنَ
لِاَقِیَنْ	لِاَقِیَنَّ	لِاَقِ
لِنَقِیَنْ	لِنَقِیَنَّ	لِنَقِ

اسمِ فاعل

وَاقٍ
وَاقِیَانِ
وَاقُوْنَ
وَاقِیَۃٌ
وَاقِیَتَانِ
وَاقِیَاتٌ

اسمِ مفعول

مَوْقِیٌّ
مَوْقِیَّانِ
مَوْقِیُّوْنَ
مَوْقِیَّۃٌ
مَوْقِیَّتَانِ
مَوْقِیَّاتٌ

[1] اصل میں اِوْقِیْ تھا، واؤ مضارع کی مناسبت کی وجہ سے حذف ہوئی اور آخر سے ''ی'' امر ہونے کی وجہ سے گر گئی، ہمزۂ وصلی کی ضرورت نہ رہی، وہ بھی حذف ہو گیا۔

نوٹ : وَاقٍ اسمِ فاعل اور مَوْقِیٌّ اسمِ مفعول اصل میں وَاقِیٌ اور مَوْقُوْیٌ تھے، رَامٍ اور مَرْمِیٌّ کے قاعدہ کے مطابق وَاقٍ اور مَوْقِیٌّ ہو گئے۔

درج ذیل مصادر سے صرف صغیر اور صرف کبیر بنائیں :

۱۔ وَنَیٰ یَنِیْ وَنْیًا (ڈھیلا ہونا)
۲۔ وَرِیَ یَرِیْ وَرْیًا (آگ نکالنا)
۳۔ غَوِیَ یَغْوٰی غَیًّا (گمراہ کرنا)
۴۔ سَوّٰی یُسَوِّیْ سَوَآءً (برابر کرنا)
۵۔ حَیِیَ یَحْیٰی حَیَاۃً (زندہ ہونا)

سبق نمبر ۶

متفرق قواعد

قاعدہ نمبر ۲۹: جب واؔو یا یؔ لام کلمہ میں الفِ زائدہ کے بعد واقع ہوں تو ان کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں بشرطیکہ ان کے ساتھ ۃ تانیث لازم متصل نہ ہو جیسے کِسَاءٌ، رِدَاءٌ اصل میں کِسَاوٌ اور رِدَایٌ تھے بخلاف شِفَایَۃٌ و ھِدَایَۃٌ کے کہ ان کے آخر میں "ۃ" متصل ہے۔

نوٹ: عَدَاءَۃٌ سَقَاءَۃٌ اصل میں عَدَاوَۃٌ اور سَقَایَۃٌ تھے ان میں واؔو اور یؔ کو اس لئے ہمزہ سے بدلا کہ ان کے آخر میں "ت" عارضی ہے لازمی نہیں۔

قاعدہ نمبر ۳۰: جب واؔو اور یؔ اسمِ معرب کے لام کلمہ میں ضمۂ اصلی کے بعد واقع ہوں تو ان کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں اور واؔو بعد کسرہ کے یؔ سے بدل جاتی ہے پھر یؔ پر ضمہ دشوار، اسے حذف کر دیتے ہیں، اگر وہ کلمہ مُنَوَّن ہو تو یؔ اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے، جیسے تَبَنٍّ، تَمَنٍّ اصل میں تَبَنُّوٌ اور تَمَنُّیٌ تھے۔ اگر وہ کلمہ معرف باللام ہو تو یؔ قائم رہتی ہے جیسے اَلتَّعَدِّیْ اور اَلتَّمَنِّیْ۔

قاعدہ نمبر ۳۱: جب باب تفعیل کے مصدر میں دو یؔ اکٹھی ہو جائیں تو ایک یؔ کو تخفیفاً گرا دیتے ہیں اور دوسری یؔ کو فتحہ دے کر یؔ محذوفہ کے عوض میں "ۃ" آخر میں بڑھا دیتے ہیں جیسے تَسْمِیَۃٌ تَقْوِیَۃٌ اصل میں تَسْمِیْیٌ، تَقْوِیْوٌ تھے، قاعدہ نمبر ۲۷ کے مطابق تَسْمِیٌّ اور تَقْوِیٌّ ہونا تھے مگر مذکورہ قاعدہ کے مطابق تَسْمِیَۃٌ اور تَقْوِیَۃٌ ہو گئے۔

قاعدہ نمبر ۳۲: جب اسمِ فاعل کی جمع فَعَلَۃٌ کے وزن پر آئے اور اس کے لام کلمہ کی جگہ حرفِ علت ہو تو اس کے فؔ کلمہ کو ضمہ دینا واجب ہے جیسے دُعَاۃٌ، رُمَاۃٌ اصل میں دَعَوَۃٌ اور رَمَیَۃٌ تھے۔ واؔو اور یؔ کا ماقبل مفتوح ہے اس لئے ان کو الف سے بدل دیا اور فؔ کو ضمہ دے دیا۔

قاعدہ نمبر ۳۳: جب فَعْلٰی اسمی کے لام کلمہ کی جگہ یٓ ہو تو واؤ ہو جاتی ہے جیسے فَتْوٰی تَقْوٰی اصل میں فَتْیَا اور تَقْیَا تھے مگر فَعْلٰی وصفی میں یٓ قائم رہتی ہے جیسے صَدْیَا (پیاسی عورت) اس کا مذکر صَدْیَان (پیاسا مرد) ہے۔

قاعدہ نمبر ۳۴: جب فُعْلٰی اسمی کے لام کلمہ کی جگہ واؤ ہو تو یٓ سے بدل جاتی ہے جیسے دُنْیَا، عُلْیَا اصل میں دُنْوَا اور عُلْوَا تھے مگر فُعْلٰی وصفی میں واؤ قائم رہتی ہے جیسے غُزْوٰی جس کا مذکر اَغْزٰی ہے۔

تنبیہ

فَعْلٰی اسمی اور صفتی میں فرق :-

فُعْلٰی یا فَعْلٰی اسمی سے مراد یہ ہے کہ وہ کلمہ جو ان اوزان پر آتے وہ ماقبل کی صفت واقع نہ ہو بلکہ موصوف بنے جیسے فتوی صحیحۃ (صحیح فتوٰے) دنیا لذیذۃ (لذیذ دنیا)۔

سبق نمبر ۶۸

مزید فیہ کے ابواب

نوٹ: ناقص اور لفیف سے مزید فیہ کے درج ذیل ابواب آتے ہیں:۔

۱۔ افعال

ناقص، از اِعْلَاءٌ[1] (بلند کرنا)

أَعْلَى يُعْلِي إِعْلَاءً فَهُوَ مُعْلٍ وَأُعْلِيَ يُعْلَى إِعْلَاءً فَذَاكَ مُعْلًى لَمْ يُعْلِ لَمْ يُعْلَ لَا يُعْلِي لَا يُعْلَى لَنْ يُعْلِيَ لَنْ يُعْلَى لَيُعْلِيَنَّ لَيُعْلَيَنَّ لَيُعْلِيَنْ لَيُعْلَيَنْ۔

الامر منہ: أَعْلِ لِتُعْلَ لِيُعْلِ لِيُعْلَ۔

والنہی عنہ: لَا تُعْلِ لَا تُعْلَ لَا يُعْلِ لَا يُعْلَ۔

الظرف منہ: مُعْلًى مُعْلَيَانِ مُعْلَيَاتٌ۔

والآلۃ منہ: مَا بِہِ الْإِعْلَاءُ۔

افعل التفضیل منہ: أَشَدُّ إِعْلَاءً۔

لفیف از اِلْوَاءٌ[1] (مروڑنا)

أَلْوَى يُلْوِي إِلْوَاءً فَهُوَ مُلْوٍ وَأُلْوِيَ يُلْوَى إِلْوَاءً فَذَاكَ مُلْوًى لَمْ يُلْوِ لَمْ يُلْوَ لَا يُلْوِي لَا يُلْوَى لَنْ يُلْوِيَ لَنْ يُلْوَى

---

[1] اصل میں اِعْلَاوٌ اور اِلْوَایٌ تھے، واؤ آخر کلمہ میں الف زائدہ کے بعد ہمزہ ہو گئی (قاعدہ نمبر ۲۹)

نوٹ: مذکورہ دونوں ابواب کے تمام افعال اور اسماء مشتقہ کی تعلیل رَمیٰ یَرْمِیْ کی طرح ہے، فرق صرف واوی و یائی کا ہے جو واوی ہوگا اس کے تمام مشتقات میں واؤ چوتھی جگہ واقع ہو کر ی سے بدل جاتی ہے جیسے اَعْلٰی یُعْلِی اِعْلَاءً اصل میں اَعْلَوَ یُعْلِوُ اِعْلَاوٌ تھے۔

لَيُلْوِيَنَّ لَيُلْوَيَنَّ لَيُلْوِيَنْ لَيُلْوَيَنْ۔

الامر منہ : اَلْوِ لِتُلْوَ لِيُلْوِ لِيُلْوَ۔

والنہی عنہ : لَاتُلْوِ لَاتُلْوَ لَايُلْوِ لَايُلْوَ۔

والظرف منہ : مُلْوًى مُلْوَيَانِ مُلْوَيَاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَابِہِ الْإِلْوَاءُ۔

افعل التفضیل منہ : اَشَدُّ اِلْوَاءً۔

تمرین

اِدْنَاءٌ	(قریب کرنا)	اِغْوَاءٌ	(گمراہ کرنا)
اِغْنَاءٌ	(غنی کرنا)	اِرْوَاءٌ	(سیراب کرنا)

۲۔ تفعیل

ناقص از تَلْقِيَةٌ (ملانا)

لَقّٰى يُلَقِّيْ تَلْقِيَةً فهو مُلَقٍّ و لُقِّيَ يُلَقّٰى تَلْقِيَةً فذاك مُلَقًّى لَمْ يُلَقِّ لَمْ يُلَقَّ لَايُلَقِّيْ لَايُلَقّٰى لَنْ يُلَقِّيَ لَنْ يُلَقّٰى لَيُلَقِّيَنَّ لَيُلَقَّيَنَّ لَيُلَقِّيَنْ لَيُلَقَّيَنْ۔

الامر منہ : لَقِّ لِتُلَقَّ لِيُلَقِّ لِيُلَقَّ۔

والنہی عنہ : لَاتُلَقِّ لَاتُلَقَّ لَايُلَقِّ لَايُلَقَّ۔

والظرف منہ : مُلَقًّى مُلَقَّيَانِ مُلَقَّيَاتٌ۔

والآلۃ منہ : مَابِہِ التَّلْقِيَةُ۔

افعل التفضیل منہ : اَشَدُّ تَلْقِيَةً۔

التعجب منہ : مَا اَشَدَّ تَلْقِيَةً و اَشْدِدْ بِتَلْقِيَتِہٖ۔

لفیف از تَوْفِيَةٌ (پورا کرنا)

وَفّٰى يُوَفِّيْ تَوْفِيَةً فهو مُوَفٍّ و وُفِّيَ يُوَفّٰى تَوْفِيَةً فذاك

مُوَفًّى لَمْ يُوَفِّ لَمْ يُوَفَّ لَا يُوَفِّيْ لَا يُوَفّٰى لَنْ يُوَفِّيَ لَنْ يُوَفّٰى لَيُوَفِّيَنَّ لَيُوَفَّيَنَّ لَيُوَفِّيَنْ لَيُوَفَّيَنْ۔

الامر منہ : وَفِّ لِتُوَفَّ لِيُوَفِّ لِيُوَفَّ۔

والنہی عنہ : لَاتُوَفِّ لَاتُوَفَّ لَايُوَفِّ لَايُوَفَّ۔

والظرف منہ : مُوَفًّى مُوَفَّيَانِ مُوَفَّيَاتٌ۔

والاٰلۃ منہ : مَابِہِ التَّوْفِيَةُ۔

افعل التفضیل منہ : اَشَدُّ تَوْفِيَةً

التعجب منہ : مَااَشَدَّ تَوْفِيَةً وَاَشْدِدْ بِتَوْفِيَةٍ۔

نوٹ : درج ذیل مصادر سے مذکورہ اوزان پر گردان کریں :۔

۱۔ تَعْدِيَةٌ (تجاوز کرنا) ۲۔ تَرْمِيَةٌ (پھینکنا)

۳۔ تَقْوِيَةٌ (قوت دینا) ۴۔ تَوْلِيَةٌ (والی بنانا)

۳۔ مفاعلہ

ناقص از مُلَاقَاةٌ[۱] (ملاقات کرنا)

لَاقٰى يُلَاقِيْ مُلَاقَاةً فهو مُلَاقٍ و لُوْقِيَ يُلَاقٰى مُلَاقَاةً فذاك مُلَاقًى لَمْ يُلَاقِ لَمْ يُلَاقَ لَا يُلَاقِيْ لَا يُلَاقٰى لَنْ يُلَاقِيَ لَنْ يُلَاقٰى لَيُلَاقِيَنَّ لَيُلَاقَيَنَّ لَيُلَاقِيَنْ لَيُلَاقَيَنْ۔

الامر منہ : لَاقِ لِتُلَاقَ لِيُلَاقِ لِيُلَاقَ۔

والنہی عنہ : لَاتُلَاقِ لَاتُلَاقَ لَايُلَاقِ لَايُلَاقَ۔

الظرف منہ : مُلَاقًى مُلَاقَيَانِ مُلَاقَيَاتٌ۔

والاٰلۃ منہ : مَابِہِ الْمُلَاقَاةُ۔

افعل التفضیل منہ : اَشَدُّ مُلَاقَاةً۔

التعجب منہ : مَااَشَدَّ مُلَاقَاةً وَاَشْدِدْ بِمُلَاقَاةٍ۔

[۱] مُلَاقَاةٌ اور مُوَاسَاةٌ اصل میں مُلَاقَيَةٌ اور مُوَاسَيَةٌ تھے، ی متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا۔

سبق نمبر

۴۔ تفعّل

ناقص از تعلّی[1] (بلند ہونا)

تَعَلّٰی یَتَعَلّٰی تَعَلِّیًا فھو مُتَعَلٍّ و تُعُلِّیَ یُتَعَلّٰی تَعَلِّیًا

فذاک مُتَعَلًّی لَمْ یَتَعَلَّ لَمْ یُتَعَلَّ لَایَتَعَلّٰی لَایُتَعَلّٰی

لَنْ یَتَعَلّٰی لَنْ یُتَعَلّٰی لَیَتَعَلَّیَنَّ لَیَتَعَلَّیَنْ لَیُتَعَلَّیَنَّ لَیُتَعَلَّیَنْ۔

الامر منہ: تَعَلَّ لِتَتَعَلَّ لِیَتَعَلَّ لِیُتَعَلَّ۔

والنھی عنہ: لَاتَتَعَلَّ لَاتُتَعَلَّ لَایَتَعَلَّ لَایُتَعَلَّ۔

الظرف منہ: مُتَعَلًّی مُتَعَلَّیَانِ مُتَعَلَّیَاتٌ۔

والاٰلۃ منہ: مَا یُتَعَلّٰی بِہٖ التَّعَلِّیْ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ تَعَلِّیًا۔

التعجب منہ: مَا اَشَدَّ تَعَلِّیًا و اَشْدِدْ بِتَعَلِّیْہِ۔

لفیف از توفّی (پورا کرنا)

تَوَفّٰی یَتَوَفّٰی تَوَفِّیًا فھو مُتَوَفٍّ و تُوُفِّیَ یُتَوَفّٰی تَوَفِّیًا

فذاک مُتَوَفًّی لَمْ یَتَوَفَّ لَمْ یُتَوَفَّ لَایَتَوَفّٰی لَایُتَوَفّٰی لَنْ یَتَوَفّٰی

لَنْ یُتَوَفّٰی لَیَتَوَفَّیَنَّ لَیَتَوَفَّیَنْ لَیُتَوَفَّیَنَّ لَیُتَوَفَّیَنْ۔

الامر منہ: تَوَفَّ لِتَتَوَفَّ لِیَتَوَفَّ لِیُتَوَفَّ۔

---

[1] تَعَلِّیْ اور تَوَفّیْ اصل میں تَعَلُّوٌ اور تَوَفُّیٌ تھے، واؤ اور ی طرفِ کلمہ میں ضمۂ اصلی کے بعد واقع ہوئیں ضمۂ ماقبل کو کسرہ سے بدلا اور واؤ بعد کسرہ کے ی ہو گئی، ضمہ ی پر دشوار تھا، حذف کیا، ی اور تنوین دو ساکن جمع ہوئے، ی گر گئی۔ (قاعدہ نمبر ۳۸)

والنهي عنه : لَاتَتَوَفَّ لَاتَتَوَفَّيَا لَايَتَوَفَّ لَاأَتَوَفَّ۔

الظرف منه : مُتَوَفًّى مُتَوَفَّيَانِ مُتَوَفَّيَاتٌ۔

والآلة منه : مَابِهِ التَّوَفِّيْ۔

افعل التفضيل منه : أَشَدُّ تَوَفِّيًا۔

التعجب منه : مَاأَشَدَّ تَوَفِّيًا وأَشْدِدْ بِتَوَفِّيْهِ۔

نوٹ : درج ذیل مصادر سے مذکورہ اوزان پر گردان کریں۔

۱۔ تَعَدِّيْ (تجاوز کرنا) ۲۔ تَمَنِّيْ (آرزو کرنا)

۳۔ تَرَوِّيْ (سیراب کرنا) ۴۔ تَوَلِّيْ (پیٹھ پھیرنا)

لفیف از مُوَارَاۃٌ (چھپانا)

وَارٰی یُوَارِیْ مُوَارَاۃً فھو مُوَارٍ و وُوْرِیَ یُوَارٰی مُوَارَاۃً فذاك مُوَارًی لَمْ یُوَارِ لَمْ یُوَارَ لَایُوَارِیْ لَایُوَارٰی لَنْ یُوَارِیَ لَنْ یُوَارٰی. لَیُوَارِیَنَّ لَیُوَارَیَنَّ لَیُوَارِیَنْ لَیُوَارَیَنْ۔

الامر منہ : وَارِ لِتُوَارَ لِیُوَارِ لِیُوَارَ۔

والنھی عنہ ، لَا تُوَارِ لَا تُوَارَ لَا یُوَارِ لَا یُوَارَ۔

الظرف منہ ، مُوَارًی مُوَارَیَانِ مُوَارَیَاتٌ۔

والاٰلۃ منہ ، مَا بِہِ الْمُوَارَاۃُ۔

افعل التفضیل منہ : اَشَدُّ مُوَارَاۃً۔

نوٹ : درج ذیل مصادر سے مذکورہ اوزان پر گردان کریں :۔

۱۔ مُعَادَاۃٌ (باہم دشمن ہونا)　　۲۔ مُوَافَاۃٌ (باہم پورا کرنا)

۳۔ مُرَامَاۃٌ (باہم پھینکنا)　　۴۔ مُوَالَاۃٌ (باہم دوستی کرنا)

۵۔ تفاعل

ناقص از اَلتَّلَافِیْ (تدارک کرنا)

تَلَافٰی یَتَلَافٰی تَلَافِیًا فھو مُتَلَافٍ و تُلُوْفِیَ یُتَلَافٰی تَلَافِیًا
فذاک مُتَلَافًی لَمْ یَتَلَافَ لَمْ یُتَلَافَ لَایَتَلَافٰی لَایُتَلَافٰی
لَنْ یَتَلَافٰی لَنْ یُتَلَافٰی لَیَتَلَافَیَنَّ لَیَتَلَافَیَنْ لَیُتَلَافَیَنَّ لَیُتَلَافَیَنْ

الامر منہ: تَلَافَ لِتُتَلَافَ لِیَتَلَافَ لِیُتَلَافَ۔
والنہی عنہ: لَاتَتَلَافَ لَاتُتَلَافَ لَایَتَلَافَ لَایُتَلَافَ۔
الظرف منہ: مُتَلَافًی مُتَلَافَیَانِ مُتَلَافَیَاتٌ۔
والآلۃ منہ: مَابِہِ التَّلَافِیْ۔ التفضیل: اَشَدُّ تَلَافِیًا۔

لفیف از اَلتَّوَالِیْ (دوستی کرنا)

تَوَالٰی یَتَوَالٰی تَوَالِیًا فھو مُتَوَالٍ و تُوُوْلِیَ یُتَوَالٰی تَوَالِیًا
فذاک مُتَوَالًی لَمْ یَتَوَالَ لَمْ یُتَوَالَ لَایَتَوَالٰی لَایُتَوَالٰی لَنْ یَتَوَالٰی
لَنْ یُتَوَالٰی لَیَتَوَالَیَنَّ لَیَتَوَالَیَنْ لَیُتَوَالَیَنَّ لَیُتَوَالَیَنْ۔

الامر منہ: تَوَالَ لِتُتَوَالَ لِیَتَوَالَ لِیُتَوَالَ۔
والنہی عنہ: لَاتَتَوَالَ لَاتُتَوَالَ لَایَتَوَالَ لَایُتَوَالَ۔
الظرف منہ: مُتَوَالًی مُتَوَالَیَانِ مُتَوَالَیَاتٌ۔
والآلۃ منہ: مَابِہِ التَّوَالِیْ۔ التفضیل: اَشَدُّ تَوَالِیًا۔

نوٹ: ان مصادر سے مذکورہ اوزان پر گردان کریں۔

۱۔ اَلتَّوَارِیْ (پوشیدہ ہونا) ۳۔ اَلتَّلَاقِیْ (باہم ملاقات کرنا)
۲۔ اَلتَّعَادِیْ (ایک دوسرے سے تجاوز کرنا) ۴۔ اَلتَّرَامِیْ (باہم پھینکنا)

---

[۱] اصل میں تَلَافُیٌ اور تَوَالُیٌ تھے، قاعدہ نمبر ۳۰ کے مطابق ضمہ کو کسرہ سے بدلا اور واؤ بعد کسرہ کے ی ہوگئی۔

۶۔ افتعال

ناقص از اَلْاِجْتِبَاءُ[1] (چن لینا)

اِجْتَبَى يَجْتَبِي اِجْتِبَاءً فهو مُجْتَبٍ و اُجْتُبِيَ يُجْتَبَى اِجْتِبَاءً فذاك مُجْتَبًى لَمْ يَجْتَبِ لَمْ يُجْتَبَ لَا يَجْتَبِي لَا يُجْتَبَى لَنْ يَجْتَبِيَ لَنْ يُجْتَبَى لَيَجْتَبِيَنَّ لَيُجْتَبَيَنَّ لَيَجْتَبِيَنْ لَيُجْتَبَيَنْ۔

الامر منہ: اِجْتَبِ لِتُجْتَبَ لِيَجْتَبِ لِيُجْتَبَ۔

والنہی عنہ: لَا تَجْتَبِ لَا تُجْتَبَ لَا يَجْتَبِ لَا يُجْتَبَ۔

الظرف منہ: مُجْتَبًى مُجْتَبَيَانِ مُجْتَبَيَاتٌ۔

والآلۃ منہ: مَا بِهِ الْاِجْتِبَاءُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِجْتِبَاءً

لفیف از اَلْاِلْتِوَاءُ[1] (بل کھانا، ملتوی کرنا)

اِلْتَوَى يَلْتَوِي اِلْتِوَاءً فهو مُلْتَوٍ و اُلْتُوِيَ يُلْتَوَى اِلْتِوَاءً فذاك مُلْتَوًى لَمْ يَلْتَوِ لَمْ يُلْتَوَ لَا يَلْتَوِي لَا يُلْتَوَى لَنْ يَلْتَوِيَ لَنْ يُلْتَوَى لَيَلْتَوِيَنَّ لَيُلْتَوَيَنَّ لَيَلْتَوِيَنْ لَيُلْتَوَيَنْ۔

الامر منہ: اِلْتَوِ لِتُلْتَوَ لِيَلْتَوِ لِيُلْتَوَ۔

والنہی عنہ: لَا تَلْتَوِ لَا تُلْتَوَ لَا يَلْتَوِ لَا يُلْتَوَ۔

الظرف منہ: مُلْتَوًى مُلْتَوَيَانِ مُلْتَوَيَاتٌ۔

والآلۃ منہ: مَا بِهِ الْاِلْتِوَاءُ۔

افعل التفضیل منہ: اَشَدُّ اِلْتِوَاءً

---

[1] اصل میں اِجْتِبَايٌ اور اِلْتِوَايٌ تھے، قاعدہ نمبر ۲۹ کے مطابق واؤ اور ی ہمزہ سے بدل گئی۔ ان دونوں مصادر کے تمام مشتقات کی گردان اور تعلیل رَمَى يَرْمِي کی طرح ہے۔

نوٹ : نیچے دیئے گئے مصادر سے مذکورہ اوزان پر گردان کریں :-

۱۔ اَلْاِخْتِفَاءُ (چھپنا) ۲۔ اَلْاِصْطِفَاءُ (چننا)

۳۔ اَلْاِرْتِوَاءُ (سیراب ہونا)

۷۔ انفعال

ناقص اِنْمِحَاءٌ (مٹنا)

اِنْمَحٰی یَنْمَحِیْ اِنْمِحَاءً فھو مُنْمَحٍ و اُنْمُحِیَ بِہٖ[۱] یُنْمَحٰی بِہٖ
اِنْمِحَاءً فذاك مُنْمَحًی بِہٖ لَمْ یَنْمَحِ لَمْ یُنْمَحْ بِہٖ[۱] لَایَنْمَحِیْ
لَایُنْمَحٰی بِہٖ لَنْ یَنْمَحِیَ لَنْ یُنْمَحٰی بِہٖ لَیَنْمَحِیَنَّ لَیَنْمَحِیَنْ لَیُنْمَحَیَنَّ بِہٖ
لَیَنْمَحِیَنْ لَیُنْمَحَیَنْ بِہٖ۔

الامر منہ : اِنْمَحِ لِیُنْمَحْ بِكَ لِیَنْمَحِ لِیُنْمَحْ بِہٖ[۱]

والنہی عنہ : لَاتَنْمَحِ لَایُنْمَحْ بِكَ لَایَنْمَحِ لَایُنْمَحْ بِہٖ[۱]۔

الظرف منہ : مُنْمَحًی مُنْمَحَیَانِ مُنْمَحَیَاتٌ۔

والاٰلۃ منہ : مَابِہِ الْاِنْمِحَاءُ۔

افعل التفضیل منہ : اَشَدُّ اِنْمِحَاءً

لفیف از اِنْزِوَاءٌ[۱] (سکڑنا)

اِنْزَوٰی یَنْزَوِیْ اِنْزِوَاءً فھو مُنْزَوٍ و اُنْزُوِیَ[۱] یُنْزَوٰی بِہٖ
اِنْزِوَاءً فذاك مُنْزَوًی لَمْ یَنْزَوِ لَمْ یُنْزَوَ بِہٖ لَایَنْزَوِیْ لَایُنْزَوٰی
لَنْ یَنْزَوِیَ لَنْ یُنْزَوٰی بِہٖ لَیَنْزَوِیَنَّ لَیُنْزَوَیَنَّ بِہٖ لَیَنْزَوِیَنْ
لَیُنْزَوَیَنْ بِہٖ۔

الامر منہ : اِنْزَوِ لِیُنْزَوَ بِكَ لِیَنْزَوِ لِیُنْزَوَ بِہٖ۔

والنہی عنہ : لَاتَنْزَوِ لَایُنْزَوَ بِكَ لَایَنْزَوِ لَایُنْزَوَ بِكَ۔

---

[۱] اصل میں اِنْمِحَایٌ اور اِنْزِوَایٌ تھے، قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق واؤ اور یاء الف زائدہ کے بعد ہمزہ ہو گئی۔

الظرف منه : مُنْزَوًى مُنْزَوَيَانِ مُنْزَوَيَاتٌ۔

والآلة منه : مَا بِهِ الْاِنْزِوَاءُ۔

افعل التفضيل منه : أَشَدُّ اِنْزِوَاءً۔

نوٹ : نیچے دیئے گئے مصادر سے مذکورہ اوزان پر گردان کریں :۔

۱۔ اِنْطِوَاءٌ (لپیٹنا) ۲۔ اِنْشِوَاءٌ (بھن جانا)

۳۔ اِنْشِظَاءٌ (پھٹ جانا)

۸۔ اِسْتِفْعَال

ناقص از اِسْتِعْلَاءٌ (بلند ہونا)

اِسْتَعْلٰى يَسْتَعْلِيْ اِسْتِعْلَاءً فهو مُسْتَعْلٍ و اُسْتُعْلِيَ يُسْتَعْلٰى اِسْتِعْلَاءً فذاك مُسْتَعْلًى لَمْ يَسْتَعْلِ لَمْ يُسْتَعْلَ لَا يَسْتَعْلِيْ لَا يُسْتَعْلٰى لَنْ يَسْتَعْلِيَ لَنْ يُسْتَعْلٰى لَيَسْتَعْلِيَنَّ لَيُسْتَعْلَيَنَّ لَيَسْتَعْلِيَنْ لَيُسْتَعْلَيَنْ۔

الامر منه : اِسْتَعْلِ لِتُسْتَعْلَ لِيَسْتَعْلِ لِيُسْتَعْلَ۔

والنهي عنه : لَا تَسْتَعْلِ لَا تُسْتَعْلَ لَا يَسْتَعْلِ لَا يُسْتَعْلَ۔

الظرف منه : مُسْتَعْلًى مُسْتَعْلَيَانِ مُسْتَعْلَيَاتٌ۔ الآلة منه : مَا بِهِ الْاِسْتِعْلَاءُ

لفیف از اِسْتِيفَاءٌ (پورا کرنا)

اِسْتَوْفٰى يَسْتَوْفِيْ اِسْتِيفَاءً فهو مُسْتَوْفٍ و اُسْتُوْفِيَ يُسْتَوْفٰى اِسْتِيفَاءً فذاك مُسْتَوْفًى لَمْ يَسْتَوْفِ لَمْ يُسْتَوْفَ لَا يَسْتَوْفِيْ لَا يُسْتَوْفٰى لَنْ يَسْتَوْفِيَ لَنْ يُسْتَوْفٰى لَيَسْتَوْفِيَنَّ لَيُسْتَوْفَيَنَّ لَيَسْتَوْفِيَنْ لَيُسْتَوْفَيَنْ۔

لہ اِسْتِيفَاءٌ اصل میں اِسْتِوْفَايٌ تھا مِيزَانٌ کے قاعدہ کے مطابق واؤ ی سے بدلی اور آخری ی قاعدہ نمبر ۲۹ کے مطابق ہمزہ سے بدلی۔

الامر منہ : اِسْتَوْفِ لِتُسْتَوْفَ لِيَسْتَوْفِ لِيُسْتَوْفَ۔

والنہی منہ : لَاتَسْتَوْفِ لَاتُسْتَوْفَ لَايَسْتَوْفِ لَايُسْتَوْفَ۔

الظرف منہ : مُسْتَوْفًى مُسْتَوْفَيَانِ مُسْتَوْفَيَاتٌ۔ الاٰلۃ منہ : مَابِہِ الْاِسْتِيْفَاءُ۔

نوٹ : نیچے دیئے گئے مصادر سے مذکورہ اوزان پر گردان کریں :۔

۱۔ اِسْتِغْنَاءٌ (غنی ہونا) ۲۔ اِسْتِلْقَاءٌ (چت لیٹنا)

۳۔ اِسْتِشْفَاءٌ (شفاء حاصل کرنا)

سوالات

۱۔ مَرْضِيٌّ اور مَنْسِيٌّ اصل میں کیا تھے، موجودہ شکل کس قاعدہ سے بنی؟

۲۔ تَلِيْنُ اور تَدْعِيْنَ اصل میں کیا تھے، ان میں کیا کیا تعلیل ہوئی؟

۳۔ مَشْی سے باب تَفَاعُلْ اور عَلَا سے باب تَفَعُّلْ کا مصدر مع تعلیل بیان کریں؟

۴۔ مُعْلَيَانِ اور مُسْتَعْلَيَانِ اصل میں کیا تھے، واؤ الف سے کیوں نہیں بدلی؟

۵۔ مندرجہ ذیل فقرات میں سے افعال اور اسماءِ ناقص پہچانیں اور ان میں تعلیل کریں :۔

۱۔ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا۔

۲۔ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ۔

۳۔ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ۔

۴۔ اَلَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ۔

۵۔ اِلَّا اَنْ يَّعْفُوْنَ۔

۶۔ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔

۷۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرٰتِ۔

۸۔ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا۔

۹۔ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔

۱۰۔ هَلْ يَسْتَوُوْنَ۔

۱۱۔ اِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا۔

۱۲۔ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ۔

۱۳۔ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي۔

۱۴۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

۱۵۔ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

۱۶۔ هُوَ مُوَلِّيهَا۔

سبق نمبر۷

خاصیّاتِ ابواب

اس سے مراد وہ خاص معانی ہیں جن پر ثلاثی اور رباعی کے ابواب دلالت کرتے ہیں، یہ ابواب کبھی وضعِ ابواب سے، کبھی مادہ مجرد کو مزید فیہ میں لے جانے سے اور کبھی اسمِ جامد کو ماخذ قرار دے کر اس سے فعل مشتق کرنے سے حاصل ہوتے ہیں جیسے اِخْرَاجٌ (نکالنا) اور ثَمَرٌ سے اِثْمَارٌ (پھل دار ہونا)، فَرِحٌ (خوش ہونا)

طلبہ کی آسانی کے لئے ہر ایک باب کے مشہور خواص لکھے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

ثلاثی مجرد کے ابواب کی خاصیات

۱۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ: اس باب کا مشہور خاصہ (معنی) مغالبہ ہے۔ مغالبہ کا معنی یہ ہے کہ دو شخصوں کا مل کر کسی کام کو کرنا، ان میں سے ایک کا غالب آجانا اور غالب شخص کے غلبہ کے اظہار کے لئے بابِ مفاعلہ کے بعد اسی مادہ سے مذکور باب کا ذکر کرنا ہے جیسے بَایَعَنِیْ بَکْرٌ فَبِعْتُہٗ (بکر نے میرے ساتھ مل کر خرید و فروخت کی تو میں نے خرید و فروخت میں اس پر غلبہ پایا) مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ بابِ مفاعلہ کے بعد اظہارِ غلبہ کی صورت میں جب کوئی فعل ذکر کیا جائے تو وہ فعل مثال واوی یا یائی اجوف یائی یا ناقص یائی سے ہو جیسے وَاعَدَنِیْ فَوَعَدْتُہٗ (اس نے میرے ساتھ باہم وعدہ کیا مگر میں نے وعدہ کرنے میں اس پر غلبہ پایا)

۲۔ نَصَرَ یَنْصُرُ: اس باب کا مشہور خاصہ بھی مغالبہ ہے مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ بابِ مفاعلہ کے بعد مذکور فعل صحیح، اجوف واوی یا ناقص واوی سے ہو جیسے یُخَاصِمُنِیْ بَکْرٌ فَاَخْصُمُہٗ (میں اور بکر باہم جھگڑتے ہیں مگر میں جھگڑنے میں

اس پر غالب آجاتا ہوں)

نوٹ : اظہارِ غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد مذکور فعل کا متعدی ہونا ضروری ہے نیز اس بات کا خیال رکھنا لازمی ہے کہ باب مفاعلہ کے بعد مذکور فعل اگر مثال واوی یا اجوف یائی یا ناقص یائی ہو تو باب ضَرَبَ اور اگر فعل مذکور صحیح، اجوف واوی یا ناقص واوی ہو تو باب نَصَرَ ہی ذکر کیا جاتا ہے خواہ وہ اصل وضع میں، ان ابواب سے مستعمل نہ ہوں جیسے یُضَارِبُنِی بَکْرٌ فَاَضْرُبُہٗ۔

اس مثال میں اَضْرُبُ باب نَصَرَ ہی سے ذکر کیا جائے گا کیونکہ یہ صحیح ہے اور ایسے ہی یُنَاھِیُنِی بَکْرٌ فَاَنْھِیہِ (بکر کا مجھ سے دانائی میں مقابلہ ہوتا ہے تو میں دانائی میں اس پر غالب آتا ہوں۔)

اِس مثال میں اَنْھِیْ باب ضَرَبَ ہی سے ذکر کیا جائے گا اگرچہ اصل وضع میں یہ باب نَصَرَ سے ہے۔

۳۔ سَمِعَ یَسْمَعُ : یہ باب اکثر لازم استعمال ہوتا ہے اور اس باب سے عموماً عارضی اوصاف آتے ہیں جیسے فَرِحَ (خوش ہوا)، حَزِنَ (غمزدہ ہوا) نیز رنگ، عیب اور حلیہ جسمانی کے اوصاف بھی اسی باب سے آتے ہیں جیسے حَمِرَ (سرخ ہوا) عَوِدَ (کانا ہوا) بَلِجَ (کشادہ ابرو ہوا) ضَحِكَ (ہنسا) وَجِعَ (درد والا ہوا)۔

۴۔ فَتَحَ یَفْتَحُ : اس باب کی خاصیت لفظی ہے یعنی اس سے عموماً وہ افعال آتے ہیں جن کے عین اور لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (ح خ ع غ ھ ء) ہوں جیسے ذَھَبَ (وہ گیا)، طَبَعَ (اس نے پکایا)، مَنَعَ (اس نے روکا) یہ باب لازم اور متعدی دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

نوٹ : عین یا لام کلمہ کا حرفِ حلقی ہونا اِس بات کی دلیل نہیں کہ وہ صرف باب فَتَحَ سے ہی آتے جیسے وَعَدَ یَعِدُ، صَلُحَ یَصْلُحُ، دَخَلَ یَدْخُلُ کہ یہ عین یا لام کلمہ میں حرفِ حلقی ہونے کے باوجود باب فَتَحَ سے نہیں ہیں۔

۵۔ کَرُمَ یَکْرُمُ : یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور غریزی اور طبعی اوصاف عموماً اسی سے آتے ہیں جیسے شَرُفَ، شَجُعَ۔ نیز وہ عارضی اوصاف جو بار بار کے تجربہ اور مشق سے اوصافِ غریزی کے مانند ہو جائیں، وہ بھی اِسی باب سے آتے ہیں جیسے اَدُبَ (صاحبِ ادب ہوا) فَقُہَ (سمجھدار ہوا)۔

نوٹ : عوارضِ نفسانی اور اوصافِ طبعی باب سَمِعَ سے بھی آتے ہیں مگر فرق اِس قدر ہے کہ جو اوصاف باب کَرُمَ سے آتے ہیں وہ دائمی ہوتے ہیں اور جو اوصاف سَمِعَ سے آتے ہیں وہ عارضی ہوتے ہیں جیسے فَرِحَ (خوش ہوا)، حَزِنَ (غمزدہ ہوا)۔

۶۔ حَسِبَ یَحْسِبُ : اِس باب کی خاصیت بھی لفظی ہے، صحیح کے صرف دو لفظ حَسِبَ اور نَعِمَ اور چند الفاظ مثال واوی کے اس سے آتے ہیں جیسے وَطِعَ، وَرِثَ، وَدِمَ وغیرہ

سبق نمبر ۱۷

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی خاصیات

وہ مشہور معانی جن میں مزید فیہ کے ابواب بکثرت استعمال ہوتے ہیں، درج ذیل ہیں :

باب افعال و تفعیل

۱۔ تعدیہ : (فعل لازم کو متعدی اور متعدی میں ایک اور مفعول کا اضافہ کرنا) جیسے فَرِحَ (خوش ہوا) سے اَفْرَحَ اور فَرَّحَ (اس نے کسی کو خوش کیا)، حَفَرَ بِئْرًا (اس نے کنواں کھودا) سے اَحْفَرَہٗ اور حَفَّرَہٗ (اس نے کسی سے کنواں کھدوایا)۔

۲۔ سلب : (مادہ فعل کو مفعول سے دور کرنا) جیسے مَرَضٌ (بیماری) سے اَمْرَضَہٗ و مَرَّضَہٗ (اس نے کسی کی بیماری کو دور کیا)، قَذًی (تنکا) سے اَقْذٰی اور قَذّٰی (اس نے کسی سے تنکا دور کیا)۔

۳۔ مبالغہ : (کسی چیز کی مقدار یا کیفیت میں زیادتی بیان کرنا) جیسے سَفَرَ (ظاہر ہوا) سے اَسْفَرَ الصُّبْحُ و سَفَّرَ (صبح خوب روشن ہوئی)۔

۴۔ نسبت بماخذ : (مادہ فعل کو کسی کی طرف منسوب کرنا) جیسے کُفْرٌ (انکار) سے اَکْفَرَہٗ و کَفَّرَہٗ (اس نے اس کی طرف کفر کی نسبت کی)۔

نوٹ : یہ خاصیت باب تفعّل میں بھی پائی جاتی ہے جیسے بَادِیَۃٌ (جنگل) سے تَبَدّٰی (وہ جنگلی ہوا)

۵۔ اتخاذ : (مادہ فعل کو فاعل کا مفعول بنانا) یہ خاصیت باب تفعیل، تفعّل، افتعال، استفعال میں بکثرت پائی جاتی ہے جیسے خُبْزٌ (روٹی) سے خَبَّزَ، تَخَبَّزَ، اِخْتَبَزَ، اِسْتَخْبَزَ (اس نے روٹی پکائی)۔

نوٹ : باب فَعْلَلَہ بھی اس خاصیت میں استعمال ہوتا ہے جیسے قَنْطَرٌ (پل) سے

قَنْطَرَ (اس نے پل بنایا)۔

۶۔ قصر : (مرکب سے ایک کلمہ مشتق کرنا) یہ خاصیت بابِ تفعیل، استفعال اور فعللہ میں بکثرت پائی جاتی ہے جیسے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے ھَلَّلَ (اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا)، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ سے اِسْتَرْجَعَ (اس نے انا للہ الخ کہا)، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے حَمْدَلَ (اس نے الحمد للہ کہا)۔

۷۔ تکلّف (مادہ فعل میں بناوٹ ظاہر کرنا) یہ خاصیت بابِ تفعّل اور تفاعل میں عموماً پائی جاتی ہے جیسے مَرِضَ سے تَمَرَّضَ و تَمَارَضَ (وہ بہ تکلف بیمار بنا)۔

۸۔ طلب (مادہ فعل کو طلب کرنا) بابِ تفعّل اور استفعال اس معنٰی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے غَفَرَ سے اِسْتَغْفَرَ (اس نے مغفرت طلب کی) اور عَجِلَ سے تَعَجَّلَ (اس نے جلدی طلب کی)

۹۔ ابتداء (کسی لفظ کا ایسے معنٰی میں استعمال ہونا جو مجرد کے معنٰے کے خلاف ہو) بابِ اِفعال، تفعیل، تفعّل، تفاعل اور انفعال اس معنٰی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے شَفَقَ (مہربان ہوا) سے اَشْفَقَ (وہ ڈرا)، کَلِمَ (زخمی ہوا) سے کَلَّمَ اور تَکَلَّمَ (اس نے کلام کیا)، بَرَكَ (اونٹ بیٹھا) سے تَبَارَكَ (بابرکت ہوا)، طَلَقَ (جدا ہوا) سے اِنْطَلَقَ (وہ چلا)۔

۱۰۔ مشارکت (دو آدمیوں کا مل کر کام کرنا اس طرح کہ ہر ایک ان میں فاعل بھی ہو اور مفعول بھی) بابِ مفاعلہ اور تفاعل اس معنٰی میں عموماً استعمال ہوتے ہیں جیسے خَاصَمَ و تَخَاصَمَ (دو آدمی باہم جھگڑے)۔

نوٹ : ۱۔ بابِ افتعال بھی اس معنٰی میں استعمال ہوتا ہے جیسے اِخْتَصَمَ (دو آدمی جھگڑے) اِجْتَوَرَ (دو آدمی پڑوسی ہوئے)۔

نوٹ ۲۔ بابِ مفاعلہ کے بعد ایک اسم بصورتِ فاعل اور دوسرا بصورتِ مفعول اور تفاعل کے بعد دونوں اسم فاعل کی صورت میں لکھے جاتے ہیں۔

۱۱۔ لزوم (فعل کا لازم معنٰی میں استعمال ہونا) بابِ انفعال، افعلال، افعیلال، افعنلال اور افعلّال ہمیشہ لازم استعمال ہوتے ہیں جیسے اِنْفَطَرَ (وہ پھٹا)، اِحْمَرَّ (سرخ ہوا)

اِدْهَامَّ (سیاہ ہوا)، اِحْرَنْجَمَ (جمع ہوا)، اِقْشَعَرَّ (کانپا)۔

بابِ افعیعال اور افعوّال بھی اکثر لازم استعمال ہوتے ہیں جیسے اِخْشَوْشَنَ (کھردرا ہوا) اِجْلَوَّذَ (جلدی چلا)۔

۱۲۔ مطاوعت (پیروی کرنا) اصطلاح میں کسی فعل متعدی کے بعد اسی مادہ سے دوسرے فعل کا لازم معنیٰ میں اس طرح استعمال ہونا کہ یہ ظاہر ہو کہ فاعل کا اثر مفعول نے قبول کر لیا ہے، یہ خاصہ درج ذیل ابواب میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ افعال جیسے بَشَّرْتُهٗ فَأَبْشَرَ (میں نے اسے خوشخبری دی تو وہ خوش ہوا)

۲۔ تفعّل جیسے تَبَشَّرَ

۳۔ تفاعل جیسے بَاشَرْتُهٗ فَتَبَاشَرَ

۴۔ افتعال جیسے بَشَّرْتُهٗ فَابْتَشَرَ

۵۔ انفعال جیسے کَسَرْتُهٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)

نوٹ: باب انفعال کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جو فعل اس باب سے آئے اس کے صادر کرنے میں ہاتھ، پاؤں اور اعضائے ظاہری کا اثر ہو نیز اِس باب کے فَ کلمہ میں درج ذیل سات حروف نہیں آتے ل، ن، ر، م، و، ا، ی۔ اگر یہ حروف کسی فعل کے فَ کلمہ میں ہوں تو اسے بابِ افتعال میں لاتے ہیں جیسے اِنْتَقَمَ اور اِسْتَمَعَ وغیرہ۔

سبق نمبر ۲۷

مصدر کا بیان

مصدر وہ کلمہ ہے جو کسی کام کے ہونے، کرنے یا سہنے پر دلالت کرے اور زمانہ سے خالی ہو نیز اس سے افعال اور اسماء مشتق ہوں جیسے نَصْرٌ (مدد کرنا) شُرْبٌ (پینا)۔ اس کی دو قسمیں ہیں ۱۔ سماعی ۲۔ قیاسی۔

۱۔ سماعی وہ مصادر ہیں جو کسی مروّج قاعدہ کے تحت نہیں آتے بلکہ صرف سماع اور لغت کی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتے ہیں، جن کے اوزان بے شمار ہیں،

چند مشہور اوزان درجِ ذیل ہیں :-

	فَعَالٌ	فِعَالَۃٌ	فِعْلَانٌ	فِعَلٌ	فِعْلَۃٌ	فِعْلٌ	فِعْلیٰ
۱۔	ذَھَابٌ (ف) (جانا)	نَھَادَۃٌ (ف) (چھوڑنا)	لَیَانٌ (ض) (موڑنا)	طَلَبٌ (ن) (طلب کرنا)	رَحْمَۃٌ (س) (رحم کرنا)	قَتْلٌ (ن) (قتل کرنا)	دَعْوٰی (ن) (بلانا)
۲۔	اِبَاءٌ (ف) (انکار کرنا)	دِرَایَۃٌ (ض) (جاننا)	حِرْمَانٌ (ض) (بدنصیب ہونا)	صِغَرٌ (ک) (چھوٹا ہونا)	خِدْمَۃٌ (ض) (خدمت کرنا)	عِلْمٌ (س) (جاننا)	ذِکْرٰی (ن) (ذکر کرنا)
۳۔	سُؤَالٌ (ف) (مانگنا)	بُغَایَۃٌ (ض) (چاہنا)	غُفْرَانٌ (ض) (بخشنا)	ھُدًی (ض) (راہ دکھانا)	قُدْرَۃٌ (ض) (قادر ہونا)	شُرْبٌ (س) (پینا)	بُشْرٰی (ن) (خوشخبری سنانا)

۲۔ قیاسی وہ مصادر جو کسی صرفی قاعدہ کے تحت ہوں اگرچہ وہ قاعدہ غالبی ہو عام نہ ہو، ان کے درجِ ذیل اشکال ہیں :

ثلاثی مجرد کے وہ مصادر جو مخصوص معانی پر دلالت کریں، درجِ ذیل ہیں :

۱۔ حرفت، اضطراب، آواز، رنگ اور امراض کے معانی پر دلالت کرنے والے الفاظ کے مصادر یہ ہیں!

۱۔ اہل حرفہ اور پیشہ وروں کے لئے فِعَالَۃٌ کا وزن خاص ہے جیسے خِیَاطَۃٌ (سینا) تِجَارَۃٌ (کاروبار کرنا)۔

۲۔ حرکت اور اضطراب کے لئے فَعِیْلٌ اور فَعَلَانٌ کے وزن خاص ہیں جیسے رَحِیْلٌ (کوچ کرنا)، خَفَقَانٌ (دل کا دھڑکنا)۔

۳۔ آوازوں کے لئے فُعَالٌ اور فَعِیْلٌ کا وزن ہے جیسے بُکَاءٌ (رونا)، نَعِیْبٌ کوّے کا کائیں کائیں کرنا)۔

۴۔ رنگ کے لئے فُعْلَۃٌ کا وزن ہے جیسے خُضْرَۃٌ (سبز ہونا) حُمْرَۃٌ (سُرخ ہونا)

۵۔ امراض کے لئے فُعَالٌ کا وزن ہے جیسے صُدَاعٌ (دردِ سر ہونا) سُعَالٌ (کھانسنا)۔

۲۔ ثلاثی مجرد افعال کے وہ مصادر جو مخصوص معنٰے پر دلالت نہیں کرتے ان کی یہ صورتیں ہیں ۱۔

۱۔ ماضی مضموم العین کے مصادر فِعَلٌ، فُعْلٌ، فَعَالَۃٌ اور فُعُوْلَۃٌ کے وزن پر آتے ہیں جیسے عِظَمٌ (عظیم ہونا)، کَرَمٌ (بزرگ ہونا، حُسْنٌ (خوبصورت ہونا)، کَرَامَۃٌ (باعزت ہونا)، سُھُوْلَۃٌ (آسان ہونا)۔

۲۔ ماضی مکسور العین لازم کا مصدر اکثر فَعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے فَرِحَ سے فَرَحٌ (خوش ہونا)، عَطَشٌ (پیاسا ہونا)۔

۳۔ ماضی مفتوح العین اللازم کا مصدر فُعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے قَعَدَ سے قُعُوْدٌ (بیٹھنا)۔

۴۔ ماضی مفتوح العین یا مکسور العین متعدی سے فَعْلٌ کے وزن پر مصدر آتا ہے جیسے فَھِمَ سے فَھْمٌ اور فَتَحَ سے فَتْحٌ (کھولنا)۔

سبق نمبر ۳۷

مَصدرِ میمی وغیرہ

تعریف وہ مصدر ہے جو بابِ مفاعلہ کے علاوہ میم زائدہ کے ساتھ شروع کیا گیا ہو جیسے مَوْعِدٌ (وعدہ کرنا)۔

بنانے کا طریقہ ۱۔ ثلاثی مجرد مثال واوی افعال سے مَفْعِلٌ بکسر عین کے وزن پر آتا ہے جیسے وَثَبَ سے مَوْثِبٌ (جھپٹنا)۔

۲۔ ثلاثی مجرد صحیح افعال سے مَفْعَلٌ بفتح عین کے وزن پر آتا ہے جیسے رَكِبَ سے مَرْكَبٌ (سوار ہونا)۔

۳۔ غیر ثلاثی افعال سے اسمِ مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے اَكْرَمَ سے مُكْرَمٌ (عزت کرنا)

نوٹ: کبھی مصدرِ میمی کے آخر میں ۃ کا اضافہ بھی کر دیتے ہیں جیسے مَحَبَّۃٌ (محبت کرنا) مَسَرَّۃٌ (خوش ہونا)۔

نوٹ: فعل کے واقع ہونے کی تعداد، نوعیت اور حالت بیان کرنے کے لئے ثلاثی مجرد افعال سے فَعْلَۃٌ اور فِعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے جَلَسَ سے جَلْسَۃٌ (ایک دفعہ بیٹھنا) اور جِلْسَۃٌ (بیٹھنے کی حالت کو ظاہر کرنا) جیسا کہ کسی کا قول ہے اَلْفَعْلَۃُ لِلْمَرَّۃِ وَالْفِعْلَۃُ لِلْحَالَۃِ (فعل کے واقع ہونے کی تعداد بیان کرنے کے لئے فَعْلَۃٌ اور حالت بیان کرنے کے لئے فِعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے)

۲۔ غیر ثلاثی افعال سے تعداد بیان کرنے کے لئے اس فعل کے اصلی مصدر کے وزن پر آخر میں ۃ کے اضافہ کے ساتھ آتا ہے جیسے كَبَّرَ سے تَكْبِيْرَۃٌ (ایک مرتبہ تکبیر کہنا) اور حالت بیان کرنے کے لئے غیر ثلاثی افعال سے اس کا وزن استعمال نہیں ہوتا۔

نوٹ: اگر مصدر کے آخر میں ۃ ہو تو تعداد اور نوعیت صفت لگانے سے ظاہر ہوتی ہے جیسے هِدَايَۃٌ وَاحِدَۃٌ (ایک مرتبہ راہنمائی کرنا) اور خِبْرَۃٌ وَاسِعَۃٌ (وسیع تجربہ ہونا)۔

سبق نمبر ۴۷

اسمِ معرفہ اور نکرہ

اسم کی دو قسمیں ہیں، ۱۔ نکرہ ۲۔ معرفہ

۱۔ نکرہ ——— وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز پر دلالت کرے جیسے قَصْرٌ (محل) منزل گھر
اسمِ نکرہ کی عموماً دو قسمیں ہوتی ہیں ۱۔ اسمِ ذات ۲۔ اسمِ صفت

۱۔ اسمِ ذات ——— وہ اسم جو کسی جاندار یا بے جان چیز کی ذات پر دلالت کرے جیسے حَجَرٌ، وَرْدَةٌ

۲۔ اسمِ صفت ——— وہ اسم ہے جو کسی شے کی صفت پر دلالت کرے جیسے حَسِيْنٌ (خوبصورت) قَبِيْحٌ (بدصورت)۔

۲۔ معرفہ ——— وہ اسم ہے جو کسی معین چیز پر دلالت کرے جیسے اَلدُّرَجُ (معین درج)
اسمِ معرفہ کی سات اقسام ہیں :-

۱۔ عَلَم ۲۔ اسمائے ضمیر ۳۔ اسمائے اشارہ ۴۔ اسمائے موصولات
۵۔ معرف باللام ۶۔ معرف بالاضافۃ ۷۔ معرف بالنداء

۱۔ عَلَم ——— وہ اسمِ معرفہ ہے جو کسی معین شخص، حیوان یا کسی اور چیز کا نام ہو جیسے محمد، علی، عائشہ وغیرہ۔

——— علم کی مختلف صورتیں ہیں :

۱۔ مفرد جیسے محمد، بغداد وغیرہ۔

۲۔ مرکب اضافی جیسے عبد اللہ، عبد القاهر۔

۳۔ مرکب مزجی جیسے نیو کاسل۔

۴۔ مرکب اسنادی جیسے سر من رای (شہر کا نام)

۵۔ اس کے آخر میں وَيْہ کا کلمہ ہو جیسے سِيْبَوَيْہِ، خِمَارَوَيْہِ۔

نوٹ : کسی کو اپنے ماعدا سے ممتاز کرنے کے لئے تین قسم کے اسماء استعمال ہوتے ہیں :

۱۔ عَلَم : وہ اسم جو ابتداءً ہی کسی معیّن مسمّٰی کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے عَائِشَةُ ، زَیْنَبُ ، طَلْحَةُ وغیرہ۔

۲۔ لقب : وہ جو کسی کی مدح یا مذمّت کا شعور دلانے کے لئے ذکر کیا جاتا ہے جیسے الرَّشِیْدُ الْجَاحِظُ ۔

۳۔ کنیت : وہ مرکب اضافی ہے جس کا پہلا جزو اَبٌ یا اُمٌّ ہو جیسے اَبُوْبَکْرٍ ، اَبُوْهُرَیْرَةَ ، اَبُوْحَفْصٍ ، اُمُّ هَانِئٍ ، ام کُلْثُوْمٍ ۔

نوٹ : لقب کا عَلَم سے مؤخر ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے اور کنیت میں تقدیم و تاخیر جائز ہے۔

۲۔ ضمیر ــــــ وہ اسم معرفہ ہے جو غائب مخاطب یا متکلم پر دلالت کرے جیسے هُوَ (وہ) ، اَنْتَ (تو) ، اَنَا (میں)۔ اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

۳۔ اسماءِ اشارہ ــــــ وہ اسم جو کسی معین مشار الیہ پر دلالت کرے جیسے هٰذَا نَهْرٌ ، ذٰلِكَ قَلَمٌ۔ یہ اسماء تذکیر و تانیث ، واحد و تثنیہ و جمع میں مشار الیہ کے مطابق ہوتے ہیں اور ان کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ اسمِ اشارہ قریب جیسے هٰذَا ، هٰذَانِ ، هٰؤُلَاءِ ، هٰذِهٖ ، هَاتَانِ ، هٰؤُلَاءِ ، هُنَا۔

۲۔ اسمِ اشارہ بعید جیسے ذٰلِكَ ، ذَانِكَ ، اُولٰئِكَ ، تِلْكَ ، تَانِكَ ، اُولٰئِكَ ، هُنَاكَ ، هُنَالِكَ۔

نوٹ : اصل میں اسمِ اشارہ کے لئے لفظِ ذَا وضع کیا گیا ہے مگر مشار الیہ کے بُعد کو ظاہر کرنے کے لئے اس کے ساتھ لِ لگا دیتے ہیں اور مُخَاطَبِین کے واحد تثنیہ ، جمع ، مذکر ، مؤنث ہونے پر دلالت کرنے کے لئے اس کے آخر میں كَ کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے ذٰلِكَ ، ذٰلِكُمَا ، ذٰلِكُمْ ، ذٰلِكِ ، ذٰلِكُمَا ، ذٰلِكُنَّ۔

۴۔ معرف باللام ــــــ وہ اسمِ نکرہ جس پر الف لام داخل ہو کر اسے معرفہ بنا دے اسے معرف باللام کہتے ہیں جیسے اَلشَّجَرَةُ ، اَلْمِسْطَرَةُ۔

نوٹ : کبھی اسم پر الف لام داخل ہو کر تعریف کا فائدہ نہیں دیتے، اس کی دو صورتیں ہیں :

۱۔ لازمی ۲۔ غیر لازمی

۱۔ لازمی : اس کی دو صورتیں ہیں :

۱۔ وہ الف لام جو اسماء موصولات وغیرہ سے پہلے آتا ہے جیسے الذی الآن وغیرہ۔

۲۔ جو ایسے اعلام سے پہلے ہوتا ہے جو ابتداء ہی سے معرف باللام وضع کئے گئے ہوں جیسے السموئل، الفضل، العباس۔

۲۔ غیر لازمی : وہ الف لام جو اعلامِ منقولہ پر اس لئے داخل کیا جاتا ہے کہ اس کا اصلی معنی المتکلم کو ملحوظِ خاطر ہے جیسے الحسن، الحسین، الحارث۔

نوٹ : اگر اسماءِ اعداد کو معرفہ بنانا مقصود ہو تو پھر دیکھا جاتا ہے کہ اگر اسماء اعداد مرکب ہوں تو پہلے جزء پر الف لام داخل کر دیا جاتا ہے جیسے الثلاثۃ عشر اگر اسماء اعداد مضاف ہوں تو مضاف الیہ پر جیسے ثلاث الحجرات اور اگر معطوف علیہ اور معطوف کی شکل میں ہوں تو دونوں اجزاء پر الف لام داخل کیا جاتا ہے جیسے الثلاثۃ والعشرون۔

۴۔ اسمائے موصولہ ـــــ وہ اسماء جو صلہ کے بغیر جملہ کا مکمل جزء نہیں بنتے جیسے :

مذکر	اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ	اَلَّذِیْنَ
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّاتِیْ ۔ اَللَّوَاتِیْ

مَنْ : ذوی العقول کے لئے ۔ اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ۔

مَا : غیر ذوی العقول کے لئے ۔ اَللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ۔

اَیٌّ، اَیَّۃٌ، اَلْ (بمعنی اَلَّذِیْ) ذوی العقول کے لئے اور غیر ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

۶۔ معرف بالاضافۃ ـــــ وہ اسم جو مذکورہ بالا اقسام میں سے کسی ایک کی طرف مضاف جیسے اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، کِتَابُ اللّٰہِ۔

۷۔ معرف بالنداء ـــــ وہ اسم جسے حرفِ نداء کے ساتھ خاص کیا جائے جیسے یَا رَجُلُ۔

سبق نمبر۵۷

تذکیر و تانیث

اسم کی دو قسمیں ہوتی ہیں : ۱۔ مذکر ۲۔ مؤنث

۱۔ مذکر وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث نہ ہو جیسے رَجُلٌ ، کِتَابٌ۔

۲۔ مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو جیسے شَاۃٌ (بکری)

اس کی دو قسمیں ہیں ۱۔ لفظی ۲۔ معنوی

۱۔ لفظی وہ کلمہ جس کے آخر میں تانیث کی علامت لفظاً پائی جائے جیسے اِمْرَأَۃٌ ، اور علامتِ تانیث تین طرح سے آتی ہے :

(۱) "ۃ" جیسے فَاطِمَۃُ ، مَدِیْنَۃٌ۔

نوٹ : یہ علامتِ تانیث اسماءِ جامدہ اور صفات کے آخر میں عموماً آتی ہے جیسے شَجَرَۃٌ ، عَالِمَۃٌ اور کبھی تانیث کے علاوہ دیگر معانی کے لئے بھی آجاتی ہے مثلاً :

۱۔ مبالغہ کے لئے خواہ حروف ہوں یا صفات جیسے رُبَّۃ ، ثُمَّۃ ، لاتَ اور عَلَّامَۃٌ۔

۲۔ وحدت کے لئے جیسے نَفْخَۃٌ (ایک سانس)۔

۳۔ صفت کے صیغہ کو اسم میں منتقل کرنے کے لئے جیسے کَاذِبَۃٌ بمعنٰی کَذِبٌ۔

(ii) الفِ مقصورہ جیسے صُغْرٰی ، عَطْشٰی۔

نوٹ : یہ علامت اسماء اور صفات یعنی اسمِ تفضیل اور صفتِ مشبّہ کی مؤنث کے آخر میں آتی ہے جیسے نُعْمٰی (نعمت) ، کُبْرٰی (سب سے بڑی) ، عَطْشٰی (پیاسی)۔

(iii) الفِ ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ ، سَوْدَاءُ۔

نوٹ : الف ممدودہ والی علامتِ تانیث بھی اسماء اور صفتِ مشبّہ کی مؤنث کے آخر میں آتی ہے جیسے صَحْرَاءُ ، بَیْضَاءُ۔

۲۔ معنوی : وہ کلمہ جس کے آخر میں علامتِ تانیث ظاہر نہ ہو بلکہ اسے مؤنث سمجھا جائے

جیسے زَیْنَبُ، شَمْسٌ، دَارٌ۔

مؤنث کی دو اور قسمیں بھی ہیں؛ ۱۔ حقیقی ۲۔ غیر حقیقی (مجازی)

۱۔ مؤنث حقیقی وہ ہے جس کے مقابلہ میں نر جاندار ہو جیسے اِمْرَأَۃٌ (عورت)، نَاقَۃٌ (اونٹنی)۔

۲۔ غیر حقیقی وہ ہے جس کے مقابلہ میں نر جاندار نہ ہو جیسے شَجَرَۃٌ (درخت)، دَارٌ (گھر)۔

نوٹ: امثلہ مؤنث معنوی:۔ ۱۔ عَلَم، جیسے مَرْیَمُ۔

۲۔ ایسی صفت جو مؤنث کے ساتھ ہی خاص ہو جیسے حَائِضٌ (حائضہ عورت)، مُرْضِعٌ (دودھ پلانے والی عورت)

۳۔ شہروں اور قبائل کے نام جیسے شَامُ۔ قُرَیْشٌ۔

۴۔ جسم کے جڑواں اعضاء جیسے عَیْنٌ (آنکھ)، اُذُنٌ (کان)، یَدٌ (ہاتھ) مگر صَدْغٌ (کنپٹی) مِرْفَقٌ (کہنی)، حَاجِبٌ (ابرو) اِس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔

۵۔ حیوانوں کے نام جیسے ثَعْلَبٌ (لومڑی)، اَرْنَبٌ (خرگوش)۔

۶۔ ہواؤں کے نام جیسے رِیْحٌ، صَبَا[1]، دَبُوْرٌ[2] وغیرہ۔

۷۔ جہنم کے تمام نام جیسے سَقَرٌ، سَعِیْرٌ وغیرہ۔

۸۔ جمع مذکر سالم کے علاوہ ہر جمع مؤنث ہوتی ہے۔

۹۔ تمام حروف تہجی جیسے ب، ت، ث وغیرہ۔

۱۰۔ اسم جمع جیسے رَکْبٌ (قافلہ)، خَیْلٌ (گھوڑے)، غَنَمٌ (بکریاں)۔

---

[1] مشرق سے چلنے والی ہوا۔ [2] مغرب سے چلنے والی ہوا۔

سبق نمبر ۷۶
وحدت و جمعیت

افراد کے اعتبار سے کلمہ کی تین اقسام ہیں ۱۔ واحد ۲۔ تثنیہ ۳۔ جمع

۱۔ **واحد** جو ایک فرد پر دلالت کرے جیسے قَصْرٌ (محل)۔

۲۔ **تثنیہ**[1] جو دو افراد پر دلالت کرے، یہ واحد کے آخر میں الف ساکن اور نون مکسور یا یٓ ساکن ماقبل مفتوح اور نون مکسور کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے قَصْرَانِ، قَصْرَیْنِ (دو محل)

۳۔ **جمع** وہ ہے جو دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے، اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جمع سالم ۲۔ جمع مکسّر

۱۔ **جمع سالم** جس کی واحد سے جمع بناتے وقت واحد کا صیغہ سلامت رہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ جمع مذکر سالم ۲۔ جمع مؤنث سالم۔

(۱) **جمع مذکر سالم** یہ واحد کے آخر میں واؤ ساکن نون مفتوح اور یٓ ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوح کا اضافہ کرنے سے بنتی ہے جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِیْنَ۔

یہ جمع مذکر ذوی العقول کے اعلام اور صفات سے بنتی ہے جیسے مُحَمَّدٌ سے مُحَمَّدُوْنَ، عَالِمٌ سے عَالِمُوْنَ۔

(۲) **جمع مؤنث سالم** یہ واحد کے آخر میں الف اور تٓ کا اضافہ کرنے سے بنتی ہے جیسے مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ۔

یہ جمع مؤنث ذوی العقول کے اعلام اور صفات اور غیر ذوی العقول کی صفات سے آتی ہے جیسے فَاطِمَۃُ سے فَاطِمَاتُ، عَالِمَۃٌ سے عَالِمَاتٌ، شَامِخَۃٌ سے شَامِخَاتٌ۔

---

[1] تثنیہ کی شرائط درج ذیل ہیں:

۱۔ مفرد ہو مرکب نہ ہو۔ ۲۔ معرب ہو مبنی نہ ہو۔

۳۔ لفظاً یا معناً اس کے موافق اس کا کوئی مماثل ہو جیسے دَرْقَانِ۔

شَرْطُ الْمُثَنّٰی اَنْ یَّکُوْنَ مُعْرَبًا وَمُفْرَدًا مُنَکَّرًا مَا رُکِّبَا

مُوَافِقٌ فِی اللَّفْظِ وَالْمَعْنٰی لَہٗ مُمَاثِلٌ لَمْ یُغْنِ عَنْہُ غَیْرُہٗ

سبق نمبر ۷

جمع مُکسّر کا بیان

تعریف ــــ وہ جمع جس کا صیغۂ واحد جمع بناتے وقت ٹوٹ جاتا ہے جیسے خُلُقٌ سے اَخْلَاقٌ، اس کی معنے کے اعتبار سے دو اقسام ہیں ۱۔ جمع قلّت ۲۔ جمع کثرت۔

۱۔ **جمع قلت** ــــ وہ جمع ہے جس کا اطلاق تین سے دس افراد تک ہوتا ہے جیسے نَفْسٌ سے اَنْفُسٌ۔

۲۔ **جمع کثرت** ــــ وہ جمع جس کا اطلاق دس سے زیادہ غیر محدود پر ہوتا ہے جیسے جَاهِلٌ سے جُهَّالٌ۔

اور جمع کثرت کی مزید جمع مکسّر نہ بن سکے تو اسے جمع منتھی الجموع کا نام دیا جاتا ہے جیسے مَسَاجِدُ، اَكَالِبُ۔ اس جمع کا پہلا اور دوسرا حرف مفتوح ہوتا ہے اور تیسری جگہ الف ساکن اور اس کے بعد والا حرف مکسور اور کبھی اسکے ساتھ ی ساکن بھی آتی ہے دونوں اقسام کے مشہور اوزان الگ الگ ذکر کیے جاتے ہیں :۔

۱۔ جمع قلت کے اوزان

جمع قلت را چہار است اَبْنِیَہ
اَفْعُلٌ اَفْعَالٌ فِعْلَةٌ اَفْعِلَةٌ

یعنی جمع قلت کے عموماً چار وزن استعمال ہوتے ہیں جو یہ ہیں :۔

۱۔ اَفْعُلٌ ــــ یہ وزن اجوف اور صفت میں نہیں آتا، نیز اسم چہار حرفی جس کا تیسرا حرف مدہ ہو اور مؤنث معنوی ہو، اس سے یہ وزن عام استعمال ہوتا ہے جیسے ذِرَاعٌ سے اَذْرُعٌ، فَلْسٌ سے اَفْلُسٌ۔ قَوْسٌ کی جمع اَقْوُسٌ اور عَيْنٌ کی اَعْيُنٌ شاذ ہیں کیونکہ اجوف ہیں۔

۲۔ اَفْعَالٌ ــــ یہ وزن زیادہ تر اجوف میں آتا ہے جیسے ثَوْبٌ سے اَثْوَابٌ، ضَيْفٌ سے اَضْيَافٌ، حُرٌّ سے اَحْرَارٌ، بَطَلٌ سے اَبْطَالٌ۔

۳۔ اَفْعِلَۃٌ   اسم رباعی مذکر کی جمع اس وزن پر آتی ہے جس کا تیسرا حرف مدہ ہو جیسے طَعَامٌ سے اَطْعِمَۃٌ، رَغِیْفٌ سے اَرْغِفَۃٌ، عَمُوْدٌ سے اَعْمِدَۃٌ۔
صفت مضاعف کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے جیسے حَبِیْبٌ سے اَحِبَّۃٌ، اصل میں اَحْبِبَۃٌ تھا۔

۴۔ فِعْلَۃٌ   جیسے صَبِیٌّ سے صِبْیَۃٌ، غُلَامٌ سے غِلْمَۃٌ۔

نوٹ: عموماً جمع قلت کے یہی مذکور چاروں وزن شمار کئے جاتے ہیں مگر بعض صرفیوں کے نزدیک جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم بھی جمع قلت میں شمار کی جاتی ہیں جیسے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمَاتٌ ہیں مگر جب یہ معرف باللام ہوں تو جمع کثرت کے معنے دیتی ہیں۔

۲۔ جمع کثرت کے اوزان

	وزن جمع	وزن مفرد	شرط	مثال و معنے
۱	فُعْلٌ	اَفْعَلُ	صفت مشبہ	اَحْمَرُ (سرخ رنگ) سے حُمْرٌ
۲	فُعُلٌ	فِعَالٌ	مضاعف نہ ہو	حِمَارٌ (گدھا) سے حُمُرٌ
۳	فُعَلٌ	فُعْلَۃٌ	اسم اجوف	نَوْبَۃٌ (باری) سے نُوَبٌ
۴	فِعَلٌ	فِعْلَۃٌ	اسم	فِرْقَۃٌ (گروہ) سے فِرَقٌ
۵	فَعَلَۃٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل	طَالِبٌ (طلب کرنے والا) سے طَلَبَۃٌ
۶	فُعَلَۃٌ	فَاعِلٌ	ناقص	رَامٍ (پھینکنے والا) سے رُمَاۃٌ اصل میں رُمَیَۃٌ تھا
۷	فِعَلَۃٌ	فِعْلٌ	اسم	قِرْدٌ (بندر) سے قِرَدَۃٌ
۸	فُعَّلٌ	فَاعِلٌ	صفت	نَائِمٌ (سونے والا) سے نُوَّمٌ
۹	فُعَّالٌ	فَاعِلٌ	صحیح	جَاهِلٌ سے جُهَّالٌ
۱۰	فِعَالٌ	فَعْلٌ	صفت	صَعْبٌ (دشوار) سے صِعَابٌ
۱۱	فُعُوْلٌ	فَعْلٌ	اسم	فَلْسٌ (پیسہ) سے فُلُوْسٌ

	وزن جمع	وزن مفرد	شرط	مثال و معنے
۱۲	فُعْلَانٌ	فَعِيْلٌ	غیر صفت	رَغِيْفٌ (روٹی) سے رُغْفَانٌ
۱۳	فِعْلَانٌ	فُعَالٌ	صفت	شُجَاعٌ (بہادر) سے شِجْعَانٌ
۱۴	فَعْلٰی	فَعِيْلٌ	بمعنے مفعول	جَرِيْحٌ (زخمی) سے جَرْحٰی
۱۵	فِعْلٰی	فَعَلٌ		خَجَلٌ (چکور) سے خِجْلٰی
۱۶	فُعَلَاءُ	فَعَالٌ		جَبَانٌ (بزدل) سے جُبَنَاءُ
۱۷	أَفْعِلَاءُ	فَعِيْلٌ	صفت عاقل	غَنِيٌّ (امیر) سے أَغْنِيَاءُ
۱۸	فَعَالِیْ	فَعْلَاءُ		صَحْرَاءُ (جنگل) سے صَحَارِیْ
۱۹	فُعَالٰی	فَعِيْلٌ	بمعنے صفت	أَسِيْرٌ (قیدی) سے أُسَارٰی

جمع منتہی الجموع کے اوزان

اس کے پانچ اوزان ہیں:

۱۔ مَفَاعِلُ ۲۔ فَوَاعِلُ ۳۔ فَعَائِلُ ۴۔ فَعَالِیْ ۵۔ مَفَاعِيْلُ

	وزن جمع	وزن مفرد	شرط	مثال و معنے
۱	مَفَاعِلُ	مِفْعِلٌ	اسم ظرف و اسم آلہ	مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ، مِضْرَبٌ (مارنے کا آلہ) سے مَضَارِبُ۔
۲	فَوَاعِلُ	فَاعِلَةٌ و فَاعِلٌ	اسم ہو یا صفت	كَاثِبَةٌ (گھوڑے کا کندھا) سے كَوَاثِبُ، كَاهِلٌ (مونڈھا) سے كَوَاهِلُ۔
۳	فَعَائِلُ	فَعِيْلَةٌ و فَعَالَةٌ	صفت، اسم	نَفِيْسَةٌ (عمدہ) سے نَفَائِسُ، حَمَامَةٌ (کبوتر) سے حَمَائِمُ۔
۴	فَعَالِیْ	فَعْلَاءُ و فَعْلٰی	اسم یا صفت	عَذْرَاءُ (کنواری) سے عَذَارِیْ، فَتْوٰی (شرعی حکم) سے فَتَاوِیْ۔
۵	مَفَاعِيْلُ	مِفْعَالٌ و مَفْعُوْلٌ	اسم آلہ و اسم مفعول	مِصْبَاحٌ (چراغ) سے مَصَابِيْحُ، مَلْعُوْنٌ (لعنتی) سے مَلَاعِيْنُ۔

سبق نمبر ۸۲

نسبت کا بیان

نسبت کا لغوی معنٰی رابطہ اور تعلق ہے اور اصطلاح میں اس سے مراد اسم کے آخر میں یاء مشدد کا اس لئے اضافہ کرنا ہوتا ہے تاکہ ظاہر ہو سکے کہ اس اسم کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے، جس اسم کے آخر میں "یا" لگائی جاتے اس کو منسوب الیہ کہتے ہیں جیسے ھُوَ عَرَبِیٌّ (وہ عرب سے تعلق رکھنے والا ہے) اس میں ھُوَ منسوب اور عَرَب منسوب الیہ ہے۔

اسم منسوب الیہ کا عمل منسوب الیہ نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے جیسے اُنْدُلُسِیٌّ نِظَامُھَا (اس کا نظام اندلس والا ہے) اس مثال میں نِظَامُھَا کو اُنْدُلُسِیٌّ (منسوب الیہ) نے رفع دیا ہے۔

چند ضروری قواعد

۱۔ اگر کسی اسم کے آخر میں ۃ ہو تو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے جیسے مَکَّۃُ سے مَکِّیٌّ اور فَاطِمَۃُ سے فَاطِمِیٌّ۔

۲۔ اسم مقصور

۱۔ اگر الف مقصورہ تیسری جگہ ہو تو الف سے بدل جاتا ہے جیسے رِضَا سے رِضَوِیٌّ۔

۲۔ اگر چوتھی یا پانچویں جگہ ہو تو اسے واؤ سے بدلنا یا حذف کرنا دونوں طرح جائز ہے جیسے مَرْضٰی سے مَرْضِیٌّ یا مَرْضَوِیٌّ، مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ یا مُصْطَفَوِیٌّ۔

۳۔ اسم ممدود

۱۔ اگر الف ممدودہ کے بعد ہمزہ اصلی ہو تو قائم رہتا ہے جیسے اِبْتِدَاءٌ سے اِبْتِدَائِیٌّ۔

۲۔ اگر علامتِ تانیث ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوِیٌّ۔

۳۔ اگر اصلی حرف کا بدل ہو تو واؤ سے بدلنا یا نہ بدلنا دونوں جائز ہیں جیسے کِسَاءٌ سے کِسَائِیٌّ اور کِسَاوِیٌّ۔

۴۔ اسمِ منقوص

۱۔ اگر اسمِ منقوص کی ی تیسری جگہ ہو تو واوٗ ماقبل مفتوح سے بدل جاتی ہے جیسے اَلْعَمِيُّ (اندھا) سے اَلْعَمَوِيُّ۔

۲۔ اگر چوتھی جگہ ہو تو اسے حذف کرنا یا واوٗ ماقبل مفتوح سے بدلنا دونوں جائز ہے جیسے اَلدَّاعِيْ سے اَلدَّاعِيُّ یا اَلدَّاعَوِيُّ۔

۳۔ اگر ی پانچویں جگہ ہو تو حذف ہو جاتی ہے جیسے اَلْمُهْتَدِيْ سے اَلْمُهْتَدِيُّ۔

۵۔ یائے مشدّد

۱۔ اگر کلمہ کے آخر میں یائے مشدّد دوسری جگہ ہو تو پہلی ی اپنے اصل کی طرف لوٹ جاتی ہے اور دوسری واوٗ ماقبل مفتوح سے بدل جاتی ہے جیسے حَيٌّ حَيَوِيٌّ اور طَيٌّ سے طَوَوِيٌّ۔

۲۔ اگر یائے مشدّد تیسری جگہ ہو تو پہلی ی حذف ہو جاتی ہے اور دوسری واوٗ ماقبل مفتوح سے بدل جاتی ہے جیسے نَبِيٌّ سے نَبَوِيٌّ۔

۳۔ اگر یائے مشدّد چوتھی جگہ ہو تو وہی یائے نسبت کے قائم مقام ہو جاتی ہے جیسے شَافِعِيٌّ۔

۴۔ اگر یائے مشدّد اسم کے درمیان میں ہو تو مخفف کر دیتے ہیں جیسے طَيِّبٌ سے طَيْبِيٌّ۔

۶۔ فَعِيْلَةٌ کا قاعدہ

۱۔ اگر اس کا عین کلمہ حرف صحیح ہو تو نسبت کے وقت ی اور ۃ دونوں حذف ہو جاتی ہیں اور دوسرا حرف مفتوح ہو جاتا ہے جیسے مَدِيْنَةٌ سے مَدَنِيٌّ۔

۲۔ اگر وہ کلمہ مضاعف یا اجوف ہو تو حرفِ آخر سے ۃ گر جاتی ہے جیسے طَوِيْلَةٌ سے طَوِيْلِيٌّ، حَبِيْبَةٌ سے حَبِيْبِيٌّ۔

۷۔ فُعَيْلَةٌ کا قاعدہ

۱۔ اگر یہ وزن صحیح یا اجوف کا ہو تو ی اور ۃ دونوں گر جاتے ہیں جیسے جُهَيْنَةٌ سے جُهَنِيٌّ۔ عُيَيْنَةٌ سے عُيَنِيٌّ۔

۲۔ اگر وہ مضاعف ہو تو صرف ۃ حذف ہو جاتی ہے جیسے اُمَيْمَةٌ سے اُمَيْمِيٌّ۔

۸۔ چند ثلاثی اسم ایسے ہیں جن کے آخر سے حرفِ علت ہمیشہ محذوف ہو جاتا ہے جیسے یَدٌ، فَمٌ،

دَمٌ، اَخٌ وغیرہ۔ اِن اسمار کی نسبت کے وقت محذوف حرفِ علت واپس آجاتا ہے جیسے
دَمٌ سے دَمَوِیٌّ، اَخٌ سے اَخَوِیٌّ۔

۹۔ بعض الفاظ کی نسبت خلافِ قاعدہ استعمال ہوتی ہے جیسے نُوْرٌ سے نُوْرَانِیٌّ، بَادِیَۃٌ سے
بَدَوِیٌّ اور ری سے رَازِیٌّ۔

۱۰۔ کبھی اسم جامد سے فَاعِلٌ اور فَعِلٌ کا وزن بن کر نسبت کا معنے حاصل کرتے ہیں جیسے
لَبِنٌ، لَابِنٌ (صاحبِ لبن) جو لَبَنٌ بمعنے دودھ سے بنائے گئے ہیں۔

سبق نمبر ۷۹

تصغیر کا بیان

تعریف تصغیر کا لغوی معنٰے "چھوٹا کرنا" اور اصطلاح میں تصغیر سے مراد یہ ہے کہ اسم معرب میں ایک خاص قسم کا تغیر پیدا کر کے اس کے مدلول کی مقدار یا کیفیت میں کمی یا عظمت کو ظاہر کیا جائے اس طرح کہ پہلے حرف کو ضمہ دوسرے کو فتحہ دیا جائے اور تیسری جگہ یٰ ساکن کا اضافہ کیا جائے جیسے عَبْدٌ سے عُبَيْدٌ۔ اس کے چند مشہور اوزان یہ ہیں:۔

۱۔ فُعَيْلٌ ——— جب اسم ثلاثی ہو یا اس کے آخر میں کوئی علامتِ تانیث (ۃ، الف مقصورہ، الف ممدودہ) ہو یا وہ تثنیہ یا اَفْعَالٌ کے وزن پر جمع مکسر ہو یا اس کے آخر میں الف نون زائدتان ہوں تو ان سب کی تصغیر فُعَيْلٌ کے وزن پر آتی ہے:

۱۔ زَهْرَةٌ سے زُهَيْرَةٌ (چھوٹا پھول) ۲۔ حَمْرَاءُ سے حُمَيْرَاءُ (چھوٹا حمراء)

۳۔ حُسْنٰی سے حُسَيْنٰی (چھوٹی حسنٰی) ۴۔ قَلَمَانِ سے قُلَيْمَانِ (دو چھوٹے قلم)

۵۔ اَصْحَابٌ سے اُصَيْحَابٌ (چند دوست) ۶۔ قَبْلُ سے قُبَيْلُ (تھوڑا سا پہلے)

۷۔ عَطْشَانُ سے عُطَيْشَانُ (تھوڑا سا پیاسا) ۸۔ حَسَنٌ سے حُسَيْنٌ (چھوٹا حسن)

۲۔ فُعَيْعِلٌ ——— جب اسم رباعی ہو یا اس کے آخر میں ۃ یا الف ممدودہ یا یائے نسبت یا الف نون زائدتان ہوں تو ان کی تصغیر فُعَيْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے:

۱۔ مَسْجِدٌ سے مُسَيْجِدٌ (چھوٹی مسجد) ۲۔ قَنْطَرَةٌ سے قُنَيْطِرَةٌ (چھوٹا پل)

۳۔ خُنْفُسَاءُ سے خُنَيْفِسَاءُ (گندا کیڑا) ۴۔ مَغْرِبِیٌّ سے مُغَيْرِبِیٌّ (ننھا مغربی)

۵۔ ثُعْلُبَانٌ سے ثُعَيْلِبَانٌ (چھوٹا لومڑ)

۳۔ فُعَيْعِيْلٌ ——— جب اسم کا چوتھا حرف مدہ ہو تو اس کی تصغیر فُعَيْعِيْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے مِصْبَاحٌ سے مُصَيْبِيْحٌ (چھوٹا چراغ)۔

چند اضافی قاعدے

۱۔ جب اسم میں دوسری جگہ حرفِ علت ہو تو تصغیر کے وقت اپنے اصل کی طرف لوٹ جاتا ہے جیسے ۱۔ بَابٌ سے بُوَيْبٌ (چھوٹا دروازہ) ۲۔ نَابٌ سے نُيَيْبٌ (چھوٹی ڈاڑھ) ۳۔ قِيمَةٌ سے قُوَيْمَةٌ (معمولی قیمت)۔

۲۔ جب اسم میں دوسری جگہ الف زائد یا مجہول الاصل ہو یا ہمزہ سے بدلا ہوا ہو تو ان تینوں صورتوں میں واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے حَاكِمٌ سے حُوَيْكِمٌ (چھوٹا حاکم)، سَاجٌ سے سُوَيْجٌ (چھوٹا ساگوان) آكِلٌ سے أُوَيْكِلٌ (کم کھانے والا)

نوٹ: مجہول الاصل سے مراد وہ الف ہے جس کا اصل معلوم نہ ہو۔

۳۔ جب کسی اسم کا فا کلمہ یا لام کلمہ حذف ہو جائے، تصغیر کے وقت واپس آجاتا ہے جیسے عِدَةٌ سے وُعَيْدَةٌ (معمولی وعدہ)، أَخٌ سے أُخَيٌّ (أُخَيُوٌ) (چھوٹا بھائی)۔

۴۔ جب کوئی ثلاثی اسم مؤنث حقیقی یا غیر حقیقی ہو تو تصغیر کے وقت اس کے آخر میں تائے تانیث ظاہر کی جاتی ہے جیسے أَرْضٌ سے أُرَيْضَةٌ، هِنْدٌ سے هُنَيْدَةٌ۔

تمت بالخیر

و ما توفيقي الا بالله عز وجل عليه توكلت واليه انيب واليه المصير رب اوزعني ان اشكر نعمتك التي انعمت علي وعلى والدي وان اعمل صالحا ترضه واصلح لي في ذريتي اني تبت اليك واني من المسلمين۔

اللهم لك الحمد حمدا كثيرا ولك الشكر شكرا جزيلا على انك وفقتني بجمع قواعد الصرف وتصريفات التي سمّاها استاذي المكرم سيدي وسندي ابو الحسنات **محمد كرم شاه** الازهري لا يزال ظله الظليل مظللا على رءوسنا **بتسهيل الصرف**۔

اللهم ارجو منك ان تشرفه بحسن القبول وان تجعله نافعا لتلاميذ المدارس العربية والكليات اللسانية وسببا لكشف الغطاء عن اذهانهم وانت الموفق :

مولاي صل وسلم دائما ابدا
على حبيبك خير الخلق كلهم

كان الفراغ من جمع قواعد الصرف وتصريفات في الرابع والعشرين من ربيع الاول سنة سبع واربع مائة والف من هجرة سيد الاولين والآخرين قائد الغر المحجلين محمد المصطفى عليه وعلى آله الطيبين وعلى ازواجه الطاهرات القانتات امهات المؤمنين وعلى سائر الصحابة والتابعين اجمعين اطيب التحيات وازكى التسليمات الراجي رحمة الله القوي ابو الفتح الحافظ **محمد خان** النوري الابدالوي من علماء دار العلوم المحمدية الغوثية **بهيره** لا تزال ترتقي ولا تبرح شمس فضلها تطلع الى ابد الآباد غفر الله له ولوالديه واساتذته الكرماء الفضلاء ومن اعان في جمع قواعد الصرف وترتيبها آمين بجاه النبي الكريم عليه الصلوٰة والتسليم۔

۷ر نومبر سنہ ۱۹۸۷ء بمطابق ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۴۰۷ھ۔ احقر ابو الفتح حافظ محمد خان النوری الابدالوی